جلا جلالہ

(کیا آلِ محمدؐ کو جلا جلالہ کہہ سکتے ہیں؟)

تحریر و تحقیق

سید علی اصغر عباس زیدی

نام کتاب:- جلاجلالہ (کیا آل محمدؐ کو جلاجلالہ کہہ سکتے ہیں؟)

مؤلف:-سید علی اصغر عباس زیدی

Facebook Id:- https://www.facebook.com/syed.aliasghar.7503

Syed Ali Asghar Abbas Zaidi

Facebook Page:- https://www.facebook.com/Shia.Refrences/

Shia-Help Refrences

فہرست

انتساب

میں اپنی اس عدناسی کاوش کو اس ذات اعلی کی طرف انتساب کرتا ہوں جو ایک ہی وقت میں حجاب کبریاء بھی ہے اور مظہر کبریاء بھی۔

سید علی اصغر عباس زیدی

مقدمہ

الحمد لله الذی جعلنا من المتمسکین بولایت علی

الحمد ہے اس ذات کی جس نے ہمیں علیؑ کی ذات کے ساتھ متمسک رکھا

عرض خدمت یہ ہے کہ احقر کی ہمیشہ سے یہ آرزوں رہی کہ وہ ایسے موضوعات پے قلم اٹھائے جس پے اوروں نے نہ اٹھائے ہوں جلا جلالہ 'انہی موضوعات میں سے ایک ایسا سخت موضوع ہے جس پر میں نے مومنین کو بھی پریشان دیکھا ہے کہ کیا آل محمد کے اسماء کے ساتھ جلہ جلالہ لگایا جاسکتا ہے کہی یہ شرک تو نہیں ہے اکثر مومنین مجھ سے اس کے مطالق دریافت کرتے تھے مومنین کی اس پریشانی کو دیکھ کو میں نے سوچا کیوں نہ جلہ جلالہ پے ایسی نتیجہ خیز کتاب لکھی جائے کہ مومنین کی یہ پریشانی دور ہو جائے کتاب میں لفظ جلہ جلالہ پر لغوی اور اصطلاحی دونوں پر بحث کی گئی ہے اور قران واحادیث کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ محمد و آل محمد کے اسماء کے ساتھ لفظ جل جلالہ لگایا جاسکتا ہے اور ایسا کرنے والا مشرک نہیں بلکہ عین مومن ہے۔ امید ہے مومنین اس کتاب سے مستفید ہونگے۔

سید علی اصغر عباس زیدی

جلاجلالہ کے معنی

سب سے پہلے ہم جلا جلالہ کے معنی لغت میں دیکھتے ہیں کہ اسکے کیا معنی ہیں۔

فروزاللغات میں جل کے معنی

- خدا اسے بڑا بنائے۔
- ترقی دے۔
- افتخار بخشے کے ہیں۔

یعنی لفظ جل کے معنی ہوئی بلند، بڑا

فیروز اللغات

فارسی - اُردو

مرتب کردہ : مقبول بیگ بدخشانی

ایڈیٹر : ڈاکٹر وحید قریشی

فارسی کے پچاس ہزار سے زائد الفاظ کے اُردو مطالب پر مشتمل جامع فرہنگ



فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
لاہور - راولپنڈی - کراچی

جگر خراش: تکلیف دہ۔

جگر خوارہ: دلی صدمہ، جو دلی رنج و اندوہ کا باعث ہو

جگرسفید: پھیپھڑا۔

جگر سُوز: کلیجہ جلانے والی، دل کو اندوہگیں کرنے والی۔

جگر سیاہ: کلیجی۔

جگرک: خوراک جو بکری یا مینڈھے کے جگر کو گھی میں بریاں کر کے تیار کی جائے۔

جگرکی: مینڈے اور بکرے کے جگر بیچنے والا۔

جگر گاہ: جسم کا وہ حصہ جہاں جگر ہوتا ہے۔

جگر گوشہ: کنایہ ہے فرزند عزیزکا۔

جگری: جگر سے متعلق۔

جگن: (۱)ایک قسم کی گھاس جسے بُن کر پردوں کا کام لیا جاتا ہے (۲)بید جس کے چھلکے سے کرسیاں بنی جاتی ہیں۔

جُل: پالان جو گھوڑے پر ڈالا جاتا ہے۔

جَل: سب کا سب، کل، بہترین حصہ۔

جُل: گلاب، چنبیلی کا پھول۔

جَلّ: (ع) خدا اُسے بڑا بنائے، ترقی دے، خدا افتخار بخشے۔

عزّوَجلّ: با عظمت اور بزرگی والا اللہ تعالیٰ۔

جَلا: چمک، روشنی، ضیا، مثال:

دل کجا مظہر انوار جمال تو بود

گرنہ این آئینہ را از تو جلائی برسد

دل آپ کے حُسن و جمال کے انوار کا مظہر کیسے ہو سکتا ہے اگر اس دل کے آئینے میں آپ کی طرف سے روشنی عطا نہ ہو

جلا دار: چمکیلا، تابناک

جِلا: سُرمہ، کُحل

جلا: دوری، وطن اور خاندان سے دور ہو جانا

جَلا وطن: وطن سے دوری، دیس نکالا

جُلّاب: (ع)گلاب، عرق گلاب، شربت جو عرق گل سے تیار کیا جاتا ہے

جَلّاب: (ع)کشش رکھنے والا، دلکش، دلربا

جلاب: پرندوں کا غول جو ہوا میں پرواز کر رہا ہو

جَلاب: آویزہ

جِلاب: (ع)گندا پانی، میلا پانی

جَلّاب: (ع)مویشی چرانے والا ملازم

جلا جل: گھنٹی جو جانوروں کی گردن میں باندھی جاتی ہے

جَلّاد: گردن مارنے والا، پھانسی دینے والا

جَلا دادہ: جسے چمکایا گیا ہو

جَلادار: چمکدار، روشن، تابان، درخشاں

جَلادَت: (ع)دلیری، بہادری، استحکام

جلّادی: جَلاد کا کام

جلاقت: (ع)بیج میں سے خالی ہونا، بے مغزی، سبکی، حماقت

جَلاکار: جلاگر، چمکانے والا، پالش کرنے والا

جَلال: (ع)عظمت، بزرگی، افتخار، مرتبہ اعلیٰ، شان کبریائی، شان و شوکت

اب لفظ جلال اور جلالہ کے معنی دیکھتے ہیں۔

فیروز اللغات میں جلال کے معنی

- عظمت
- بزرگی
- افتخار
- مرتبہ اعلی
- شان و شوکت
- کبریائی کے ہیں۔

اور المنجد میں جلالہ کے معنی

- بڑے مرتبے والا ہونے کے ہیں۔

جگر خراش: تکلیف دہ۔

جگر خوارہ: دلی صدمہ، جو دلی رنج و اندوہ کا باعث ہو

جگرسفید: پھیپھڑا۔

جگر سُوز: کلیجہ جلانے والی، دل کو اندوہگیں کرنے والی۔

جگر سیاہ: کلیجی۔

جگرک: خوراک جو بکری یا مینڈھے کے جگر کو گھی میں بریاں کر کے تیار کی جائے۔

جگرکی: مینڈے اور بکرے کے جگر بیچنے والا۔

جگر گاہ: جسم کا وہ حصہ جہاں جگر ہوتا ہے۔

جگر گوشہ: کنایہ ہے فرزند عزیزکا۔

جگری: جگر سے متعلق۔

جگن: (١)ایک قسم کی گھاس جسے بُن کر پردوں کا کام لیا جاتا ہے (٢)بید جس کے چھلکے سے کرسیاں بنی جاتی ہیں۔

جُل: پالان جو گھوڑے پر ڈالا جاتا ہے۔

جَل: سب کا سب، کل، بہترین حصہ۔

جُل: گلاب، چنبیلی کا پھول۔

جَلّ: (ع) خدا اُسے بڑا بنائے، ترقی دے، خدا افتخار بخشے۔

عزّوَجلّ: با عظمت اور بزرگی والا اللّٰہ تعالیٰ۔

جَلا: چمک، روشنی، ضیا، مثال:

دل کجا مظہر انوار جمال تو بود
گرنہ این آئینہ را از تو جلائی برسد

دل آپ کے حُسن و جمال کے انوار کا مظہر کیسے ہو سکتا ہے اگر اس دل کے آئینے میں آپ کی طرف سے روشنی عطا نہ ہو

جلا دار: چمکیلا، تابناک

جِلا: سُرمہ، کُحل

جلا: دوری، وطن اور خاندان سے دور ہو جانا

جَلا وطن: وطن سے دوری، دیس نکالا

جُلاّب: (ع)گلاب، عرق گلاب، شربت جو عرق گل سے تیار کیا جاتا ہے

جَلاّب: (ع)کشش رکھنے والا، دلکش، دلربا

جلاب: پرندوں کا غول جو ہوا میں پرواز کر رہا ہو

جَلاب: آویزہ

جِلاب: (ع)گندا پانی، میلا پانی

جَلاّب: (ع)مویشی چرانے والا ملازم

جلا جل: گھنٹی جو جانوروں کی گردن میں باندھی جاتی ہے

جَلّاد: گردن مارنے والا، پھانسی دینے والا

جَلا دادہ: جسے چمکایا گیا ہو

جَلادار: چمکدار، روشن، تابان، درخشاں

جَلادَت: (ع)دلیری، بہادری، استحکام

جلاّدی: جلّاد کا کام

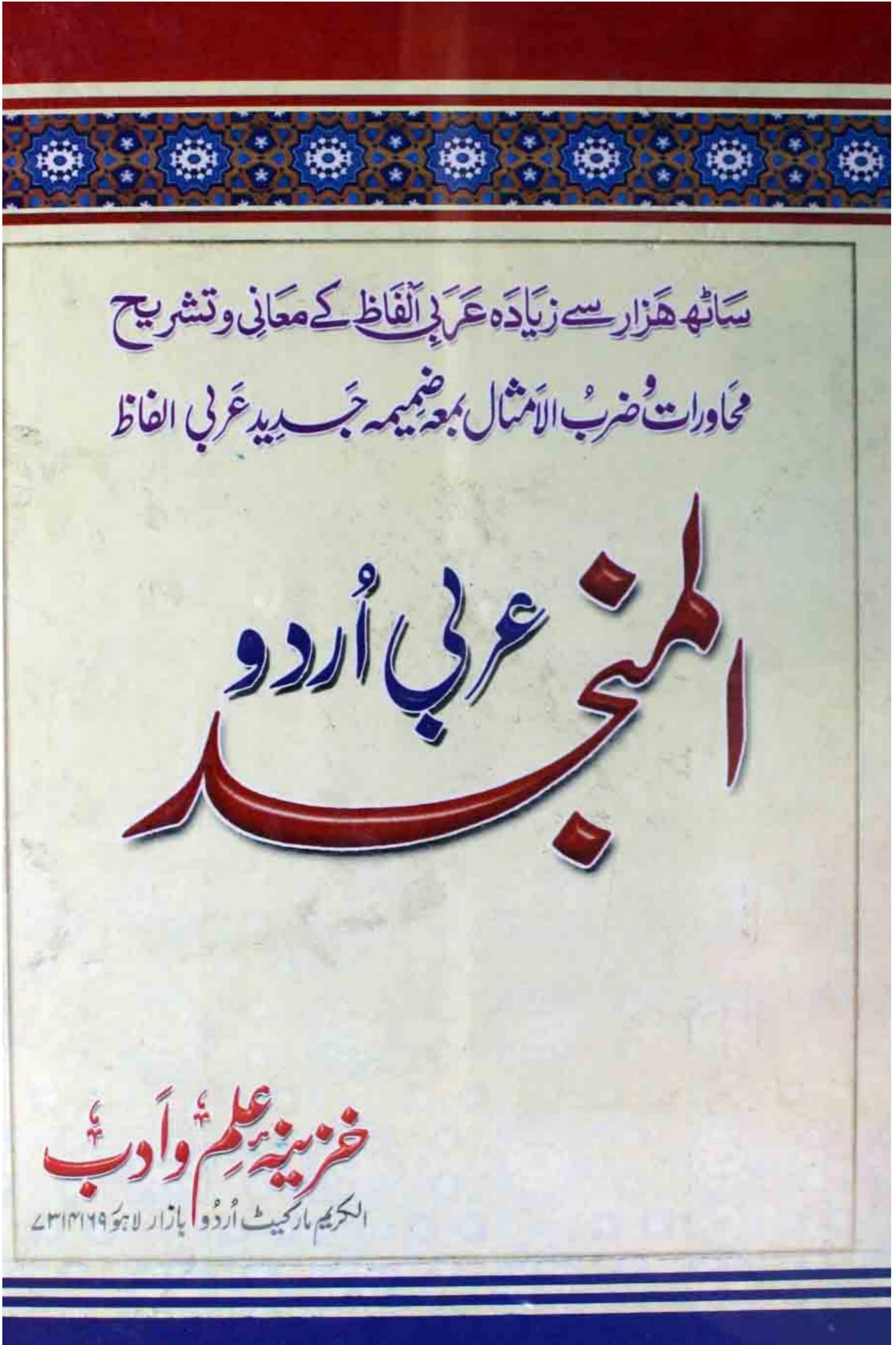
جلاقَت: (ع)بیچ میں سے خالی ہونا، بے مغزی، سبکی، حماقت

جَلاکار: جلاگر، چمکانے والا، پالش کرنے والا

جَلال: (ع)عظمت، بزرگی، افتخار، مرتبہ اعلیٰ، شان کبریائی، شان و شوکت

جَلالت: (ع)بزرگی، عظمت، شوکت

انعقاد، کسی کام کو انجام دینے کے لیے لوگوں کا اجتماع


ساٹھ ھزار سے زیادہ عربی الفاظ کے معانی و تشریح
محاورات و ضرب الامثال بمعہ ضمیمہ جدید عربی الفاظ
المنجد
عربی اردو
خزینۂ علم و ادب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور ۷۳۱۴۱۶۹

جَفَا يَجفُوا جَفاءً و جَفَانَةً: ایک جگہ پر نہ ٹھہرنا...... عَلَيهِ كَذا: گراں ہونا...... الثوبُ: موٹا ہونا۔ جنبهُ عن الفراش: قرار نہ پانا۔

جَفَا (ن) جَفوًا و جَفَاءً و جَفًا. صاحبه: اعراض کرنا۔ بدسلوکی سے پیش آنا۔

تجافٰی. عن مكانه: قرار نہ پانا۔

جَفَّاهُ: بداخلاق بنا دینا۔

جَافٰی. الرجلَ: بدسلوکی سے پیش آنا۔ دور رکھنا۔

اَجفٰی. الخيلَ: سخت محنت لینا اور کھانے کو نہ دینا...... فلانًا: نہ دور کرنا۔

تَجافٰی: علیحدہ ہونا۔ الگ ہونا۔ کہا جاتا ہے "تَجافَى السَرجُ عن ظَهرِ الفَرسِ": زین گھوڑے کی پیٹھ سے ہٹ گئی۔ "وتجافٰی جَنبُه عنِ الفِراشِ": اس کا پہلو بچھونے سے دور رہا۔

اِجتفٰی. الشئَ: جگہ سے ہٹانا۔ دور کرنا۔

اِستَجفٰی. اِستِجفاءً. الشئَ: بدسلوک سمجھنا ......ہ: دوری چاہنا۔

الجَفوَة و الجِفوَة: اجڈ پن۔ بدسلوکی۔

الجَافي: موٹا۔ جَافِي الخلق: اجڈ بداخلاق ج جفاة: مؤنث۔ جَافية ج جافيات و جَواف.

جَفٰى (ض) جَفيًا. الرَّجلَ: پچھاڑ دینا۔ (......واجتفٰی) النباتَ: جڑ سے اکھیڑنا۔

جَقَّ (ن) جَقًّا. الطائرُ: بیٹ کرنا۔

الجقَّة: بڑھیا اونٹنی۔

جَكِر (س) جَكَرًا و اَجكَرَ: بیچنے میں اصرار کرنا۔

الجَكَرة: حاجت۔

الجَكجَكة: لوہے پر لوہا گرنے کی جھنکار۔

جَلَّ (ض) جلالًا و جَلالَةً: بڑے مرتبہ والا ہونا۔ تم کہتے ہو "جَلَّ فلان في عيني": فلاں میری نظر میں عظیم المرتبہ ہوگیا۔ جسم میں بڑا ہونا۔ عمر میں بڑا ہونا۔ صفت (جَليل) ج اَجلاء. و اَجِلَّة و جِلَّة و (جِلّ و جَلّ و جُلّال و جُلّال)

جَلَّ و تَجَالَّ. عن كَذا: اپنے کو بالا و برتر سمجھنا۔ تَجَالَّ عَلَيهِ: بڑا بننا۔ (جَلَّ جَلًّا و جَلَّلَ) الفرسَ: جھول ڈالنا۔

جَلَّ (ن ض) جُلولًا و جَلًّا: اپنے وطن سے دوسرے شہر کو چلا جانا۔ صفت (جَالّ) ج جَالَّة.

جَلَّ (ن ض) جَلًّا و جِلَّةً و اجتَلَّ. البَعرَ: مینگنی چننا...... الشئَ: بڑے حصہ کو لینا۔

جَلَّلَ. الشئُ: عام ہونا...... الشئَ: ڈھانپ لینا اور اسی سے ہے "جَلَّلَ المَطرُ الارضَ" بارش نے زمین کو ڈھانپ لیا۔ الرجلَ: تعظیم کرنا۔

اَجَلَّهُ اِجلالًا: تعظیم کرنا۔ عن العيب: پاک کرنا...... الرَجلُ: قوی ہونا۔ کمزور ہونا۔ عَمرٌ وزيدًا: بہت دینا۔ کہا جاتا ہے "اتيت فلانا فما اجلني وما اَدقَّني": میں فلاں کے پاس آیا تو اس نے مجھے زیادہ دیا نہ تھوڑا۔

تَجَلَّلَ: بڑا ہونا...... بالثوب: اوڑھنا۔

تجلَّله: غالب ہونا۔

الجَلُّ: مص چنبیلی۔ سفید۔ سرخ۔ زرد۔ گلاب کا پھول۔ واحد جَلَّة: بادبان۔ ج جُلول.

الجُلُّ والجَلُّ: جھول۔ ج جِلال و اَجلال.

جُلُّ الشئِ: چیز کا بڑا حصہ۔ جُلُّ البيتِ: وہ جگہ جہاں خیمہ نصب کیا جائے۔ والجُلُّ: موٹا۔ بھاری۔ کہا جاتا ہے "فعلته من جُلِّكَ": اس نے اس کو تیری وجہ سے کیا۔

الجِلُّ: بہت۔ کہا جاتا ہے "مالَهُ دِقٌّ ولاجِلٌّ": اس کے پاس نہ کم ہے نہ بہت...... من المتاع: فرش بچھونا۔ چادر وغیرہ۔ رجل جِلٌّ: مرد بزرگ۔

اَمرٌ (جَلَلٌ): بڑا معاملہ۔ آسان معاملہ۔ کہا جاتا ہے "فعلته من جَلَلِكَ ومن اَجلالِكَ ومن تجلَّتِكَ" میں نے تمہاری وجہ یا تمہاری تعظیم کی وجہ سے یہ کیا۔

الجُلَّة: بتثليث الجيم: مینگنی اور کہا جاتا ہے "قوم جِلَّة": بڑے لوگ۔ یہ جَلِيل کی جمع ہے۔

الجُلَّة: بڑا ٹوکرا۔ ج جِلال و جُلَل.

الجَالَّة: وہ لوگ جو اپنے وطن سے چلے گئے ہوں۔

الجُلّٰى. الاجلُّ کا مؤنث۔ بڑا معاملہ۔ امر عظیم الشان۔ ج جُلَل.

التجلَّة: عظمت و بزرگی۔

المَجَلَّة: رسالہ۔ کاپی۔

الجَلّالة: پلیدی کھانے والی گائے۔

المُجَلِّل. فا. سحاب مُجَلِّل: عام بارش والا بادل۔ امرٌ مُجلِّل: عام معاملہ۔

جَلاه (ف) جَلاو جَلاو جَلاءَةً: پچھاڑ دینا۔ پٹک دینا۔ جَلاهُ بالثوب: پھینکنا۔

جَلَبه (ن ض) جَلبًا و جَلَبًا: ہانک کر لانا۔ الرَجُلُ: جانا۔ الجُرحُ: اچھا ہونا۔ (...... واَجلَبَ) القومَ: جمع کرنا۔ جَلَبَهُ واَجلَبَه: دھمکانا۔ جَلَبَ و اَجلَبَ لاهله: کمانا۔ جَلَبَ و اَجلَبَ على الفرس: چلا کر آگے بڑھنے پر اکسانا۔ جَلَبَ و اَجلَبَ الدمُ: خشک ہونا۔ جَلَبَ و اَجلَبَ القومُ: شوروغوغا کرنا۔

جَلِبَ (س) جَلَبًا: اکٹھا ہونا۔

جَلَبَ (ن) جَلبًا. عَلَيهِ: گناہ کرنا۔

جَلَّبَ. القومُ: چیخنا چلانا۔ على الفرسِ: ڈانٹنا...... واَجلَبَ) القومُ: ہر طرف سے جنگ کے لئے اکٹھا ہونا۔

اِنجَلَبَ: جانا۔

اِجتَلَبَه: لانا۔

اَلجِلبَة: کسی انگوری کا تانا جو کہ دست آور ہوتا ہے۔

اِستِجلَبَهُ: کسی چیز کو حاصل کرنا۔ یا سبب بن جانا۔

الجَلَب: مص گناہ۔ جرم۔

الجَلَب: مص۔ مال جو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جائیں۔ ج اَجلاب (والجَلَبة

تواب جلا جلالہ کے معنی ہوئے

- بلند سے بھی بلند بزرگی والا
- بلند سے بلند مرتبے والا
- بلند سے بلند شان و شوکت والا

بے شک بلند سے بلند مرتبے والا، بلند سے بلند بزرگی والا، بلند سے بلند شان و شوکت والا اللہ ہے جو کہ جلا جلالہ ہے۔

چلیں اب ڈھونڈتے ہیں ان ذوات جلا جلالہ کو جو اللہ جلا جلالہ کے مرتبے والی ہیں، اللہ کے مقام والی ہیں، اللہ کی بزرگی والی ہیں۔

آگے بڑھنے سے پہلے میں اپنی ایک اور کتاب (حقیقت شرک)

کا تعارف کروانا چاہوں گا جس میں میں نے ثابت کیا ہے کہ

(آل محمدؐ اللہ کا غیر نہیں ہیں)

اور شرک کو واضح کیا ہے کہ حقیقی شرک معصومؑ اور قرآن کی زبانی کیا ہے۔

اور گزارش کروں گا مومنین سے کہ یہ کتاب پڑھنے سے پہلے وہ کتاب ضرور

پڑھیں میں لنک شیئر کر دیتا ہوں تا کہ مومنین کتاب ڈاونلوڈ کر سکیں۔

http://www.mediafire.com/file/3iitjy6u12y25ff/%25D8%25AD%25D9%2582%25DB%258C%25D9%2582%25D8%25AA_%25D8%25B4%25D8%25B1%25DA%25A9.pdf/file

اسکے علاوہ یہ کتاب جعفری لائبریری پر بھی موجود ہے۔

https://jafrilibrary.com/books/33077

سورہ رحمان آیت نمبر 27

وَّيَبۡقٰى وَجۡهُ رَبِّكَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِكۡرَامِ‌ۚ

باقی رہے گا رب کا چہرہ جو ذوالجلال والا کرام ہے۔

پہلے تو ذاولجلال والا کرام کے معنی دیکھتے ہیں لغت سے پھر اسپر آگے بات کرتے ہیں۔

فروزاللغات میں ذوالجلال کے معنی صاحب جلال

اورالا کرام کے معنی صاحب عزت کے ہیں

یعنی ذوالجلال والا کرام کے معنی صاحب جلال و کرامت کے ہیں۔

ذَمیمہ:(ع) قابل مذمت فعل

ذَمیمہ:(ع) ذمیم کی تانیث

ذنابَت:(ع) قرابتداری، رشتے داری

ذنب:(ع) گناہ، جرم، نافرمانی، ناروابات، ناروا کام، (ذنوب جمع)

ذَنَب:دم

ذَنَبی:دُم نما

ذُنُوب:(ع) ذنب کی جمع، دمیں نیز ذنوب بمعنی گناہ، جرائم

ذُو:(ع) مالک، ذُو سابقے کی صورت میں آتا ہے

ذُوآبہ:لٹکتے ہوئے گھنگھریالے بالوں کی لٹ

ذوات:ذات کی جمع، اشخاص، شخصیتیں

ذواتُ الأذناب:(ع) دمدار ستارے

ذواتُ الأوتار:(ع) تاروں کے ذریعے بجنے والا ساز

ذواتُ الضَّرب:(ع) تاروں والا ساز جسے ضرب لگا کر بجایا جاتا ہے مثلاً ستار، رباب

ذواتُ النفخ:(ع) ساز جس سے ہوا کی لہروں سے سریں پیدا ہوتی ہیں

ذُوالاِحتَرام:(ع) محترم، معزز

ذواربعة الأضلاع:(ع) چہار گوشہ شکل، مستطیل وغیرہ

ذُوالاکتاف:(ع) کندھوں میں شگاف ڈالنے والا یہ لقب ساسانی بادشاہ شاہ پور دوم کا تھا، جو دشمن پر فتح پانے کے بعد اسیروں کے کندھوں میں سوراخ کر دیا کرتا تھا

ذُوالجلال:(ع) صاحب جاہ و جلال، اللہ تعالی

ذُوالجَناح:(ع) حضرت امام حسین (رض)کے گھوڑے کا نام، تیز رو گھوڑا، لفظی معنی ہیں پروں والا

ذوالحُبک:کنایہ ہے آسمان کا

ذُوالحِجَّہ:(ع) ذی الحجہ، ہجری سن کا بارھواں مہینہ

ذُوالحُوت:(ع) حضرت یونس(ع) کا لقب جو سات دن مچھلی کے پیٹ میں رہے، مچھلی کے مالک

ذوالفِقار:(ع) حضرت علی(رض) کی تلوار جس کی دو دھاریں تھیں، دو دھاری تلوار

ذُوفُنُون:(ع) ذی فنون، کئی فنون کا ماہر

ذُوالقَدر:(ع) پروقار، معزز

ذُوالقُربیٰ:(ع) قرابتداری، رشتے داری، خویشی

ذُوالقَرنَین:(ع) سکندر اعظم کا لقب، دو سینگوں والا

ذُوالقَعدَہ:(ع) ذی قعدہ، ہجری سن کا گیارھواں مہینہ

ذُوالمِنَن:(ع) فیاض، سخی

ذُوالنُون:(ع) ایک مصری زاہد ابوالفیض کا لقب (م ٢٣٥ھ)

ذوائب:(ع) ذوابہ کی جمع، پیشانی، سر کے سامنے کے حصے کے بال دیکھیے ذوابہ

ذُوب:دھات کا پگھلنا

ذُوب کردن:پگھلانا

کارخانہ ذوب فلزات:دھاتوں کو پگھلانے کا کارخانہ

ذُوبان:پگھلنا، آفتاب کی شدید گرمی

ذُوبَحرَین:(ع) عروض کی اصطلاح میں شعر جو دو بحروں میں پڑھا جائے

ذوحیَاتین:(ع) زندگی کے دو پہلو رکھنے والا مثلاً مینڈک جو پانی میں بھی رہتا ہے اور خشکی میں بھی

قُورباغہ حیوانِ ذوحیاتین است:مینڈک زندگی

اکارس: سفید کُھمبی۔
اکارع: (ع) جمع کراع، گائے یا بکری کے پائے۔
اکارم: (ع) اکرم کی جمع، سخی، بڑے لوگ۔
اکاسرہ: (ع) کسری کی جمع، ساسانی بادشاہوں کا لقب۔
اکّال: (ع) پُرخور، زیادہ کھانے والا، پیٹو۔
اکّالہ: (ع) اکال کی مونث۔
اکالیت: پرخوری، زیادہ کھانا۔
اکالیل: (ع) اکلیل کی جمع، تاج، ہار۔
اکامہ: آنت جس میں قیمہ اور مسالے بھر کر پکاتے ہیں اور پھر اس کے ٹکڑے کرلیتے ہیں۔
اکباد: (ع) کبد کی جمع، جگر بصورت جمع۔
اکبر: (ع) بڑا، اصغر کی ضد۔
اکبیا: عصب، پٹھے جسم کے۔
اکتاف: (ع) کتف کی جمع، شانے، کندھے۔
ذوالاکتاف: ایران کے قدیمی بادشاہ شاپور کا لقب۔
اکتام: (ع) پوشیدہ رکھنا۔
اکتحال: (ع) آنکھوں میں سرمہ لگانا۔
اکتسا: (ع) اپنے آپ کو تیار کرنا۔
اکتساب: (ع) کسب کرنا، حاصل کرنا۔
اکتسابی: محنت سے حاصل کی ہوئی چیز۔
اکتشاف: (ع) (کشف سے) ظاہر ہونا، دریافت ہونا۔
اکتفا: (ع) کافی، کفایت کرنا۔
اکتناہ: (ع) گہرائی میں جانا، گہراتجسس، زیادہ پڑتال، کسی چیز کی ماہیت کا پتا چلانا۔
اکثار: (ع) کثرت، زیادہ ہونا۔
اکثر: (ع) بہت زیادہ۔
اکثراً: (ع) بہت زیادتی میں، بیشتر۔
اکثریت: زیادہ ہونا، زیادہ تعداد میں ہونا، اقلیت کی ضد۔
اکثریت آرا: ووٹوں کی زیادہ تعداد۔

اکثم: (ع) موٹے پیٹ والا۔
اکحال: (ع) کُحل کی جمع، سرمہ۔
اکحل: (ع) سُرمگیں (آنکھ)۔
اکدر: (ع) زیادہ تاریک، اندھیرا۔
اکدش: ملی ہوئی نسل کا ، دونسلا۔
اکذب: (ع) بہت جُھوٹا، دروغ گو۔
اکذوبہ: (ع) دروغ، جھوٹ، اکاذیب جمع۔
اکراد: (ع) کُرد کی جمع، کردنسل کے لوگ۔
اکرام: (ع) احترام، کسی کی عزت کرنا۔
اکراہ: (ع) کراہت، نفرت۔ مجبوری۔
اکراہاً: مجبوری سے۔
اکرم: (ع) کریم کی تفضیل کل ، بہت زیادہ سخی۔بہت زیادہ قابل احترام۔
اکسا: (ع) کپڑے وغیرہ پہن کر تیار ہونا۔
اکسد: (ع) کاسد کی تفضیل کل، جس کا رواج نہ ہو۔ جس کا کوئی خریدار نہ ہو۔
اکسون: سیاہ رنگ کا ریشمی کپڑا۔
اکسیر: (ع) کیمیا۔
اکفا: (ع) (۱) کافی ہونا، کفایت کرنا (۲) مثل، نظیر۔
اکفا: ٹیڑھا کرنا۔ مایل کرنا۔
اکفال: (ع) کفالت کرنا، ضامن بننا۔
اککرا: عاقر قرعا۔
اکل: (ع) کھانا۔
اکل و شرب: کھانا پینا۔
اکلیل: (ع) تاج، تاجپوشی، ہار، سنہرا رنگ جو نقاشی میں استعمال ہوتا ہے۔
اکلیل الجبل: پہاڑی خوشبودار پودا۔
اکمال: (ع) مکمل کرنا۔
اکمال کردن: تکمیل کو پہنچانا۔

مولا اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

نحن وجہ اللہ

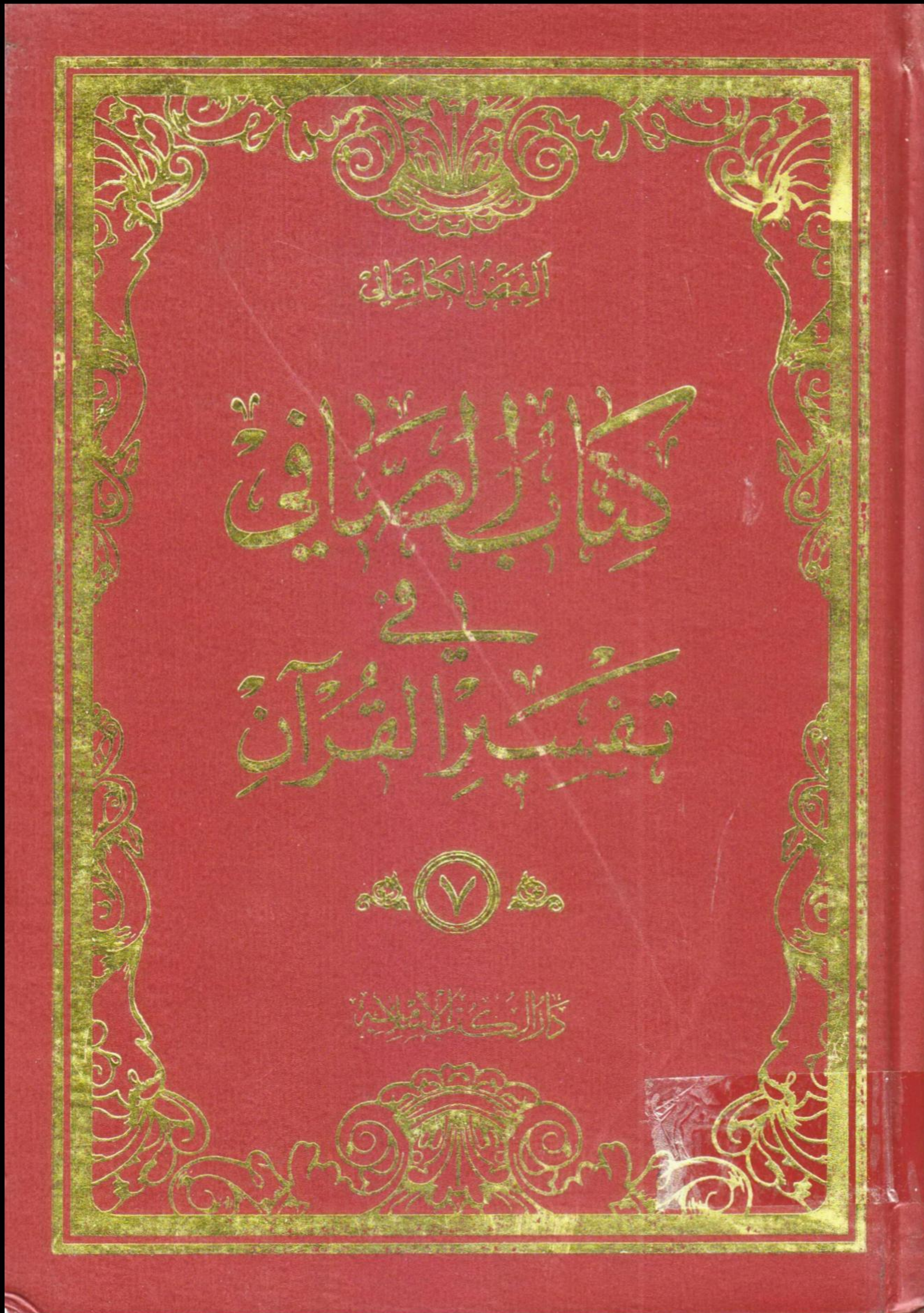
یعنی معصومؑ ہی وہ چہرہ ہیں جو ذوالجلال والاکرام (صاحب جلالت اور عزت)

ہیں۔

یعنی بے شک آل محمدؑ ہی ذوالجلال والاکرام ہیں۔

اب معصومؑ کس کا صاحب جلال ہیں یہ اگلی آیت میں پیش

کرتا ہوں۔



اللھم صل علی محمد وآل محمد

وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو ٱلْجَلَٰلِ وَٱلْإِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٨﴾ يَسْـَٔلُهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِى شَأْنٍ ﴿٢٩﴾

﴿فَانٍ * وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو ٱلْجَلَٰلِ وَٱلْإِكْرَامِ﴾: ذو الإستغناء المطلق، والفضل العام، وذلك لأنّك إذا استقريت[1] جهات الموجودات وتفحصت وجوهها وجدّتها بأسرها فانية في حدّ ذاتها إلّا وجه الله، أي الوجه الذي يلي جهته.

والقمّي: «كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ» قال: من على وجه الأرض «وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ» قال: دين ربّك[2]. وعن السجّاد عليه السلام: نحن وجه الله الذي يؤتى منه[3].

وفي المناقب: عن الصادق عليه السلام «وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ» قال: نحن وجه الله[4].

وفي التوحيد: عن الجواد عليه السلام في حديث، وإذا أفنى الله الأشياء أفنى الصور والهجاء[5]، ولا ينقطع ولا يزال من لم يزل عالماً[6].

﴿فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ * يَسْـَٔلُهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ﴾: فإنّهم مفتقرون إليه في ذواتهم، وصفاتهم، وسائر ما يهمّهم، ويعنّ[7] لهم، والمراد بالسؤال: ما يدلّ على الحاجة إلى تحصيل الشيء نطقاً كان أو غيره.

﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِى شَأْنٍ﴾: من إحداث بديع لم يكن كذا، عن أمير المؤمنين عليه السلام في خطبة رواها في الكافي[8].

---

١ ـ وفي نسخة: [إذا استقربت].
٢ ـ تفسير القمّي: ج ٢، ص ٣٤٥، س ٢.
٣ ـ تفسير القمّي: ج ٢، ص ٣٤٥، س ٣.
٤ ـ مناقب ابن شهرآشوب: ج ٤، ص ٢١٤.
٥ ـ الهجاء ـ ككساء ـ: تقطيع اللفظ بحروفها. مجمع البحرين: ج ١، ص ٤٧٠، مادة «هجا».
٦ ـ التوحيد: ص ١٩٣، ذيل حديث ٧، باب ٢٩ ـ أسماء الله تعالى.
٧ ـ عَنَّ لي الأمر يَعِنّ عنّاً إذا اعترض. مجمع البحرين: ج ٦، ص ٢٨٣، مادة «عنن».
٨ ـ الكافي: ج ١، ص ١٤١، س ٨، ح ٧، باب جوامع التوحيد.

سورہ رحمان آیت نمبر 78

تَبٰرَكَ اسۡمُ رَبِّكَ ذِى الۡجَلٰلِ وَالۡاِكۡرَامِ

تمہارا رب جو صاحب جلالت اور کرامت ہے اسکا نام بہت بڑا ہے۔

اسکی تفسیر میں مولاؑ فرماتے ہیں

نحن جلال اللہ

ہم اللہ کا جلال ہیں۔

جلال کے معنی میں نے صفحہ نمبر 8 میں بتائے کہ جلال کے معنی

- عظمت
- بزرگی
- افتخار
- مرتبہ اعلی
- شان و شوکت
- کبریائی کے ہیں۔

تو مولا کا فرمان

نحن جلال اللہ کے معنی ہوئے

- ہم اللہ کی عظمت ہیں
- ہم اللہ کی بزرگی ہیں
- ہم اللہ کا افتخار ہیں
- ہم اللہ کا مرتبہ اعلیٰ ہیں
- ہم اللہ کی شان و شوکت ہیں
- ہم اللہ کی کبریائی ہیں

جیسا کہ میں نے جلا جلالہ کے معنی لغات کی روشنی میں بتائے کہ جلا جلالہ کے معنی

- بلند سے بھی بلند بزرگی والا
- بلند سے بلند مرتبے والا
- بلند سے بلند شان و شوکت والا

اور معصومؑ فرمارہے ہیں

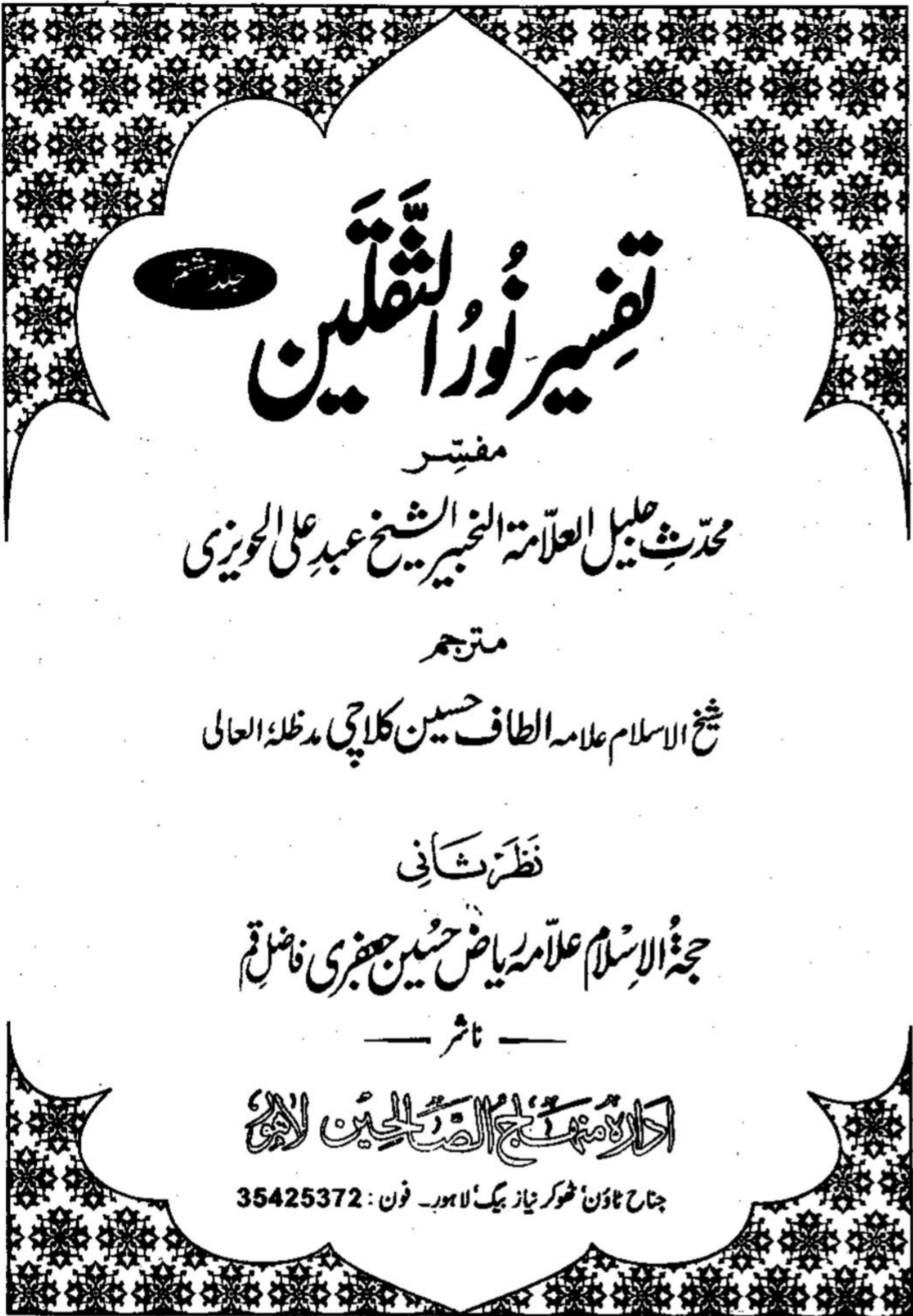
ہم اللہ کی بزرگی والے ہیں

ہم اللہ کے مرتبے والے ہیں

ہم اللہ کے مقام والے ہیں

یعنی مولاؑ فرمارہے ہیں

ہم جلا جلالہ ہیں۔



تفسیر نور الثقلین

جلد ہشتم

مفسر

محدث جلیل العلامۃ النحبیر الشیخ عبد علی الحویزی

مترجم

شیخ الاسلام علامہ الطاف حسین کلاچی مدظلہ العالی

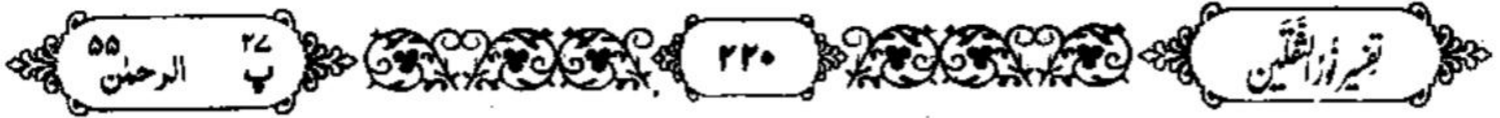
نظر ثانی

حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

— ناشر —

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

جناح ٹاؤن، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور۔ فون : 35425372



تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شبِ معراج جب مَیں جنت میں ایک نہر سے گزرا وہ نہر مرجان کے قبہ سے نکل رہی تھی تو اُس سے آواز آئی: السلام علیک یارسولؐ اللہ! اُس وقت میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا: یہ آواز کہاں سے آئی ہے؟ اُس نے کہا: یہ جنت کی حوروں کی آواز ہے۔ اُنھوں نے پروردگار سے آپ پر سلام کرنے کی اجازت لی ہے۔اب اُنھیں اجازت ملی ہے تو وہ کہہ رہی ہیں:

نحن الخالدات فلا تموت ونحن الناعمات فلا نبأس ازواج رجال کرام

''ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، ہمارے پاس موت آنے والی نہیں ہے۔ ہم ہمیشہ جوان رہنے والیاں ہیں، ہم کریم مردوں کی بیویاں ہیں''۔

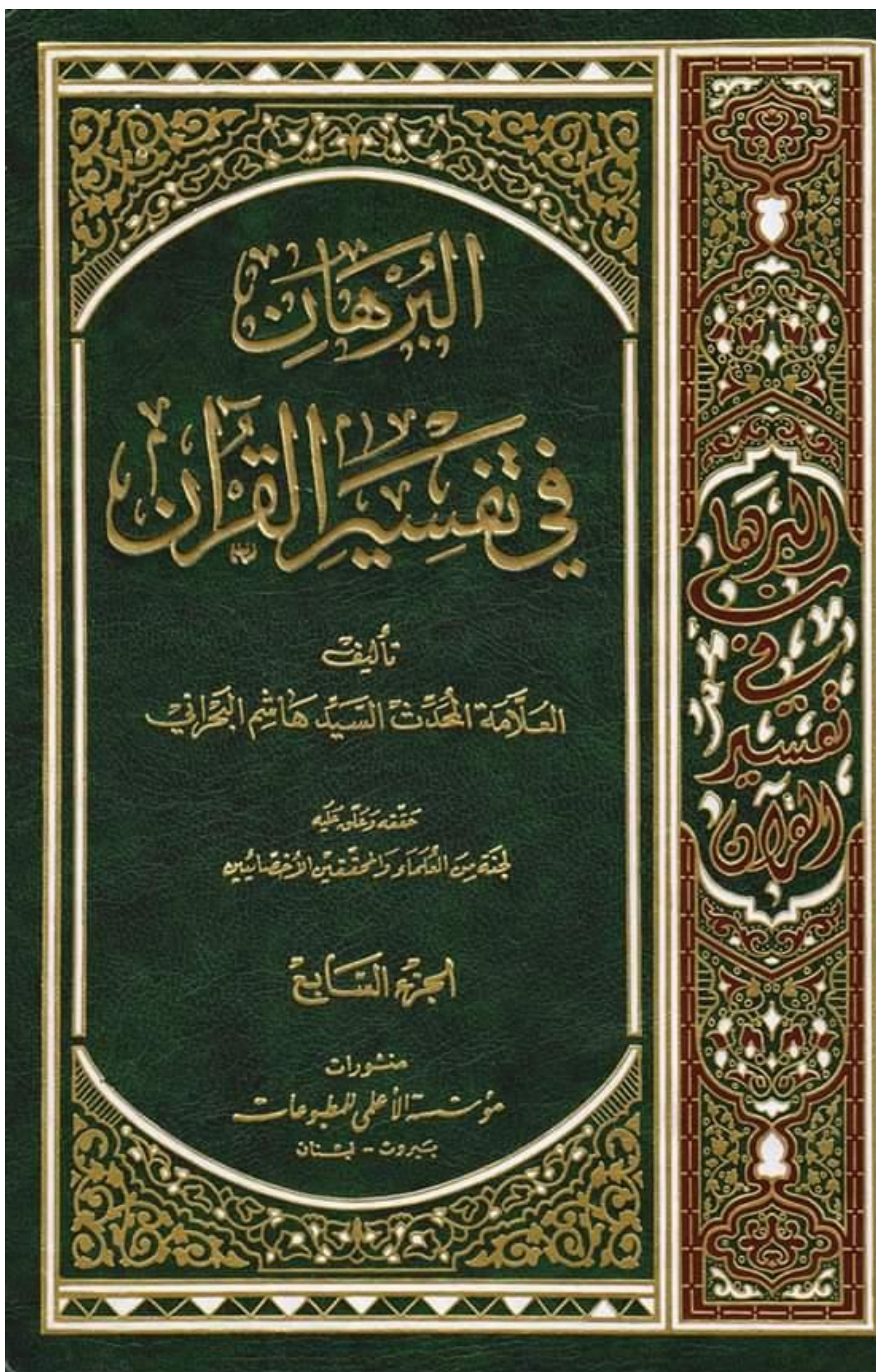
تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾

''آپ کے پروردگار کا نام بابرکت ہے جو صاحبِ جلالت واکرام ہے''۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے ضمن میں فرمایا:

نحن جلال اللّٰہ وکرامته الّتی اکرم اللّٰہ تبارك وتعالٰی العباد بطاعتنا ومحبتنا

''ہم ہی اللہ کا جلال اور اس کی کرامت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری اطاعت اور محبت سے اپنے بندوں کو مکرم کیا''۔



البرهان
في تفسير القرآن
تأليف
العلامة المحدث السيد هاشم البحراني
حققه وعلق عليه
لجنة من العلماء والمحققين الأخصائيين
الجزء السابع
منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان
البرهان في تفسير القرآن

لتَسَرْبَلْتُ بالعَبْقريّ[٤] المَنقوش من دِيباجكم»[٥].

﴿تَبَٰرَكَ ٱسْمُ رَبِّكَ ذِى ٱلْجَلَٰلِ وَٱلْإِكْرَامِ ۝٧٨﴾

١ ـ **عليّ بن إبراهيم**، قال: حدّثنا عليّ بن الحسين، عن أحمد بن عبد الله، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر، عن هِشام بن سالم، عن سعد بن طَريف، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله تبارك وتعالى: **﴿تبارك اسم ربّك ذي الجَلالِ**

(١) سورة الرحمن، الآيتان: ٥٦ و ٧٤. (٢) سورة الرحمن، الآية: ٥٨.

(٣) الاختصاص ص ٣٥١.

(٤) العَبْقَري: الدِّيباج، والبُسط التي فيها الأصباغ والنقوش، وأصله صفةٌ لكلّ ما بُولِغ في وصفه، وقيل: العَبْقَري: الذي ليس فوقه شيء. «لسان العرب مادة عبقر».

(٥) أمالي الصدوق ص ٤٩٦ ح ٧.

وَالإِكْرَامِ﴾، فقال: «نحن جلال الله وكرامته التي أكرم الله العباد بطاعتنا»[١].

٢ ـ **ورواه سعد بن عبد الله**، قال: حدّثنا أحمد بن محمّد بن عيسى، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر، عن هِشام بن سالم، عن سعد بن طريف، عن أبي جعفر عليه السلام، قال: «قال الله عزّ وجلّ: **﴿تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ﴾**، نحن جلال الله وكرامته التي أكرم الله تبارك وتعالى العباد بطاعتنا»[٢]. والحديث يأتي بتمامه ـ إن شاء الله تعالى ـ في قوله تعالى: **﴿وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الكِتَابَ وَالمِيزَانَ﴾**، من سورة الحديد[٣].

چند دعائیں مفاتیح الجنان سے پیش نظر ہیں۔

1۔ مفاتیح الجنان صفحہ نمبر 154

ترجمہ :-"پروردگار میں سوال کرتا **تیرے چہرے کے جلال (بزرگی، بڑائی، مرتبہ، کبریائی، شان و شوکت)** کے ذریعے جو نہ صرف یہ کہ عزت والا ہے بلکہ جتنے بھی عزت والے ہیں ان سب سے بڑا عزت والا ہے۔"

طوسیؒ، جمال الاسبوع سید ابن طاؤس اور کفعمی کی کتب میں یہ دُعا معتبر اسناد کے ساتھ حضرت امام العصرؑ کے نائب خاص محمد بن عثمان عمری سے نقل ہوئی ہے۔ نیز یہ دُعا امام محمد باقر علیہ السلام و امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی روایت کی گئی ہے، علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار میں اسے شرح کے ساتھ نقل کیا ہے اور یہاں ہم اسے مصباح سے نقل کر رہے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الَّذِیْ

اے معبود! میں تیرے عظیم بڑی عظمت والے بڑے بلند بڑے روشن بڑی عزت والے نام کے ذریعے سوال کرتا ہوں

اِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلٰی مَغَالِقِ اَبْوَابِ السَّمَآءِ لِلْفَتْحِ بِالرَّحْمَةِ انْفَتَحَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ

کہ جب آسمان کے بند دروازے رحمت کے لیے کھولنے کے لیے تجھے اس نام سے پکاریں تو وہ کھل جائیں اور جب زمین

بِهٖ عَلٰی مَضَآئِقِ اَبْوَابِ الْاَرْضِ لِلْفَرَجِ انْفَرَجَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلَی الْعُسْرِ

کے تنگ راستے کھولنے کے لیے تجھے اس نام سے پکارا جائے تو وہ کشادہ ہوجائیں اور جب سختی کے وقت آسانی کے لیے اس

لِلْیُسْرِ تَیَسَّرَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلَی الْاَمْوَاتِ لِلنُّشُوْرِ انْتَشَرَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ

نام سے پکاریں تو آسانی ہوجائے اور جب مردوں کو اٹھانے کے لیے تجھے اس نام سے پکاریں تو وہ اٹھ کھڑے ہوں اور جب تنگیاں

بِهٖ عَلٰی كَشْفِ الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ انْكَشَفَتْ وَبِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِیْمِ

سختیاں دور کرنے کے لیے تجھے اس نام سے پکاریں تو وہ دور ہوجائیں اور سوالی ہوں تیری ذات کریم کے جلال کے ذریعے

اَكْرَمِ الْوُجُوْهِ وَاَعَزِّ الْوُجُوْهِ الَّذِیْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَضَعَتْ لَهُ الرِّقَابُ

جو سب سے بزرگ ذات سب سے معزز ذات کہ جس کے آگے چہرے جھکتے ہیں اس کے سامنے گردنیں خم ہوتی ہیں

وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوْبُ مِنْ مَخَافَتِكَ وَبِقُوَّتِكَ

اس کے حضور آوازیں کانپتی ہیں اور دل خوف زدہ ہو جاتے ہیں سوال کرتا ہوں تیری اس قوت کے ذریعے

الَّتِیْ بِهَا تُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَتُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ

جس سے تونے آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے مگر جب تو اسے حکم دے اور اس سے آسمان اور زمین

وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَبِمَشِیَّتِكَ الَّتِیْ دَانَ لَهَا الْعَالَمُوْنَ وَبِكَلِمَتِكَ الَّتِیْ

کو روکا ہوا ہے کہ کھسک نہ جائیں اور تیری مشیت کے ذریعے سوالی ہوں عالمین جس کے مطیع ہیں تیرے ان کلمات کے واسطے

خَلَقْتَ بِهَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَبِحِكْمَتِكَ الَّتِیْ صَنَعْتَ بِهَا الْعَجَآئِبَ وَ

سے سوالی ہوں جن سے تونے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تیری حکمت کے واسطے سے جس سے تونے عجیب چیزیں بنائیں اور

جلا

بعض لوگ کہتے ہیں کہ لفظ جل جو ہے یہ صرف اللہ کی ذات کیلیے مخصوص ہے۔ معصومین علیہ السلام کے ساتھ یہ لفظ نہیں لگایا جا سکتا ان لوگوں کیلیے مفاتیح الجنان میں سے ایک دعا پیش کرتا ہوں۔

مفاتیح الجنان صفحہ نمبر 328

دعائے نیمہ شعبان میں مولا امام زمانہ عج کو **جلا مولدہ (عظیم ولادت)** والا کہہ کر واسطہ دیا گیا ہے اللہ جلا جلالہ کو۔



(۲) نماز اور دُعا و استغفار کے لیے شب بیداری کرے کہ امام زین العابدین علیہ السلام کا فرمان ہے، کہ جو شخص اس رات بیدار رہے تو اس کے دل کو اس دن موت نہیں آئے گی جس دن لوگوں کے قلوب مُردہ ہو جائیں گے۔

(۳) اس رات کا سب سے بہترین عمل امام حسین علیہ السلام کی زیارت ہے کہ جس سے گناہ معاف ہوتے ہیں جو شخص یہ چاہتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس سے مصافحہ کریں تو وہ کبھی اس رات یہ زیارت ترک نہ کرے۔ حضرتؑ کی چھوٹی سے چھوٹی زیارت بھی ہے کہ اپنے گھر کی چھت پر جائے اپنے دائیں بائیں نظر کرے۔ پھر اپنا سر آسمان کی طرف بلند کرکے یہ کلمات کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

سلام ہو آپ پر اے ابو عبد اللہ سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

کوئی شخص جہاں بھی اور جب بھی امام حسین علیہ السلام کی یہ مختصر زیارت پڑھے تو امید ہے کہ اس کو حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔ نیز اس رات کی مخصوص زیارت انشاء اللہ باب زیارات میں آئے گی۔

(۴) شیخ و سید نے اس رات یہ دُعا پڑھنے کا ذکر فرمایا ہے، جو حضرت امام العصر علیہ السلام کی زیارت کے مثل ہے اور وہ یہ ہے؛

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ لَیْلَتِنَا وَمَوْلُوْدِهَا وَحُجَّتِكَ وَمَوْعُوْدِهَا الَّتِیْ قَرَنْتَ اِلٰی فَضْلِهَا

اے معبود! واسطہ ہماری آج کی رات اور اس کے مولود اور تیری حجت اور اس موعود کا جس کو تو نے فضیلت پر فضیلت عطا کی

فَضْلًا فَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِكَ وَلَا مُعَقِّبَ لِاٰیَاتِكَ

اور تیرا کلمہ صدق و عدل کے لحاظ سے پورا ہو گیا تیرے کلموں کو بدلنے والا کوئی نہیں اور نہ کوئی تیری آیتوں کا پیچھا کرنے والا

نُوْرُكَ الْمُتَاَلِّقُ وَضِیَاۤؤُكَ الْمُشْرِقُ وَالْعَلَمُ النُّوْرُ فِیْ طَخْیَاۤءِ الدَّیْجُوْرِ

ہے وہ (مہدی موعودؑ) تیرا نور تاباں اور جھلملاتی روشنی ہے وہ نور کا ستون سیاہ رات کی تاریکی میں پنہاں و

الْغَاۤئِبُ الْمَسْتُوْرُ جَلَّ مَوْلِدُهُ وَكَرُمَ مَحْتِدُهُ وَالْمَلَاۤئِكَةُ شُهَّدُهُ وَاللّٰهُ نَاصِرُهُ

پوشیدہ ہے شان والی ہے اسکی ولادت بلند مرتبہ ہے اسکی اصل فرشتے اس کے گواہ ہیں اور اللہ اس کا مددگار

اجل واشرف

پہلے تو اجل واشرف کے معنی دیکھتے ہیں لغت سے

اجل کے معنی (جلیل کی تفضیل کل، جلیل ترین، بہت بڑا، بہت معزز) کے ہیں۔

اب جلیل کی تفضیل کل پر تھوری بات کرتے ہیں۔

تفضیل کے معنی (فضیلت دینا برتری دینا) کے ہیں۔

اور لفظ جلیل کے معنی (باعظمت، صاحب جلال، بزرگ) کے ہیں۔

اشرف کے معنی ہیں (بلند تر، افضل) جیسے اشرف المخلوقات!

یعنی اجل واشرف کے معنی ہوئے (بلند سے بھی بلند تر جلال والا)

پیچھے جلال کے کیاں معنی بتائیے تھے عظمت، بزرگی، بڑائی، بلندی (صفحہ نمبر 8)

یعنی اجل واشرف کے معنی ہوئے

- بلند سے بھی بلند تر بزرگی والا

- بلند سے بھی بلند تر عظمت والا
- بلند سے بھی بلند تر بڑائی،بلندی والا

اور جلا جلالہ کے کیا معنی بتائے تھے

- بلند سے بھی بلند بزرگی والا
- بلند سے بلند مرتبے والا
- بلند سے بلند شان و شوکت والا

(یعنی جو اجل واشرف ہے وہ جلا جلالہ بھی ہے۔)

اب دیکھتے ہیں کون ہے اجل واشرف

مفاتیح الجنان صفحہ 95۔ "پروردگار! میں تیرے اس اسم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جسے تونے پردہ غیب میں پوشیدہ رکھا کہ تیرے پاس محفوظ ہے۔ وہ تیرے سوا کسی چیز کی طرف اپنا رخ نہیں کرتا۔ میں اس اسم کے ذریعے۔ اور تیرے ذریعے اور اسی کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو تیرے اسماء میں **اجل واشرف** ہے۔"

یہ اللہ کا کون سا اسم ہے جو اللہ کے پاس پردہ غیب میں پوشیدہ ہے۔

اور اس اسم نے اللہ کی طرف رخ کیا ہوا ہے۔اور یہ ہی اسم اللہ کے باقی اسما میں اجل واشرف ہے۔

کون ہیں اللہ کے اسماالحسنی ؟؟؟

مولا فرماتے ہیں

" نحن اسماالحسنی "(اس فرمان کے حوالاجات آگے پیش کروں گا۔)

معصومؑ میں کوئی ایسا ہے جو اجل واشرف ہے اور وہ میرے مولا قائم جلاجلالہ ہیں۔

(حوالاجات ملاحظہ ہوں)

مذہبی امر میں تاویلات و تحقیقات سے کام لینا۔

اجتہاداً: اجتہاد کے طور سے۔

اِجتیاز: (ع)عبور کرنا، گزرنا۔

اِجحاف: (ع)غیر منصفانہ، ظلم و جبر، ستم کرنا، حد اعتدال سے تجاوز۔

اجحاف کردن: غیر منصفانہ سلوک کرنا، ظالمانہ روش اختیار کرنا۔

اجداد: (ع)جد کی جمع، دادا، پردادا، اسلاف۔

اجدادی: (ع)آباؤ اجداد سے نسبت۔

اجدَع: (ع)جس کی ناک کٹی ہو۔

اِجرا: (ع)جاری کرنا، دستور کو عمل میں لانا۔

اجرای قانونی: قانون کو عمل میں لانا۔

مامور اجرا: قانون کو عمل میں لانے کا حکم دینے والا۔

اجراس: جرس کی جمع، گھنٹیاں۔

اَجرام: (ع)جرم کی جمع، ستارے سیارے۔

اجرام فلکی: آسمان کے ستارے سیارے۔

اُجرت: کام کی مزدوری،

اجزا: (ع)جزو کی جمع، حصّے۔

اجساد: (ع)جَسَد کی جمع، اجسام۔

اجسام: (ع)جسم کی جمع۔

اجفان: (ع)جفن کی جمع، آنکھوں کی پلکیں۔

اجَل: (ع)موت، اختتام زندگی کا مقررہ وقت۔

اجَل رسیدہ: جسے موت آگئی۔

اجل معلّق: ناگہانی موت۔

اجلّ: (ع)جلیل کی تفضیل کل، جلیل ترین۔ بہت بڑا، بہت معزز۔

اجلّ علمای عصر بود: وہ اپنے وقت کا بہت بڑا عالم تھا۔

اِجلا: (ع)ملک بدر، وطن سے دور ہوجانا۔

اجلاد: (ع)جلد کی جمع۔

اِجلاس: (ع)جلسہ، جلسہ کرنا، مل بیٹھنا، تبادلہ خیال کے لیے اجتماع

اجلاسیہ: اجلاس سے متعلق۔

اجلاف: (ع)جلف کی جمع، فرومایہ لوگ۔

اجِلّہ: (ع)بزرگ لوگ، نامور، اچھی شہرت والے، جمع جلیل۔

اِجماع: (ع)جمع ہونا، یک رائے ہونا، ہم آواز ہونا۔

بالاجماع: جمعیت کے طور پر۔

اِجمال: (ع)اختصار۔

بالاجمال: مختصر طور سے۔

اجمالاً: (ع)مختصراً

اجمالی: (ع)مختصر

اَجمَعِین: (ع)جمع الجمع، سب، تمام۔

رحمة اللّٰه علیهم اجمعین: خدا اُن سب پر رحم کرے۔

اجمَل: (ع) جمیل کی تفضیل کل، خوبصوت ترین، زیبا ترین۔

اجناس: جنس کی جمع۔

اجنَب: (ع) اجنبی۔

اجنبی: بیگانہ، غیر، غیر ملکی، جس کی کسی کو جان پہچان نہ ہو۔

اجنبیت: بیگانگت، غیریت۔

اجنحہ: (ع) جمع جناح، دست و بازو۔

اجواد: (ع) جواد کی جمع، سعادت مند لوگ، سخی لوگ۔

اجُوبہ: (ع) جمع جواب۔

اجُور: (ع) جمع آجر، پختہ اینٹیں۔

اجوَف: (ع) جوف دار، بیچ میں سے خالی، کھوکھلا

تفزیع:(ع) ڈرانا

تفس:گرمی، حدت، حرارت

تفسان:کوئی چیز جس پر آفتاب کی حدت یا آگ کی گرمی سے داغ پڑا ہو

تفسرہ:ڈاکٹر کا پیشاب کا معائنہ کرنا

تفسیدن:تپنا، زیادہ گرمی محسوس کرنا

تفسیدہ لب:جس کے ہونٹوں پر پیاس کی وجہ سے پپڑی جمی ہو

تفسیر:(ع) تشریح، معنی سخن کو واضح کرنا قرآن مجید کی شرح و بیان (تفاسیر جمع)

تفسیق:(ع) فاسق ہونا، گنہگاری، بد کاری، فسق و فجور، کسی سے فسق منسوب کرنا

تفسیلہ:ریشمی کپڑا جس سے لباس تیار ہوتا ہے

تفش:سرزنش، تنبیہ، ملامت

تفشّل:تفش

تفصّی:(ع) رہائی پانا

تفصیل:(ع) کھول کر بیان کرنا، مفصل بیان کرنا، شرح و بسط سے وضاحت کرنا

تفصیلاً:(ع) مفصل طور سے

تفضُّل:(ع) نیکی کرنا، ہمدردی کرنا، احترام کرنا، برتری حاصل کرنا، لطف و مہربانی

تفضل کردن:مہربانی سے پیش آنا، برتری حاصل کرنا

تفضلاً:(ع) شفقت کے طور سے، ہمدردی کے طور سے

تفضیح:(ع) ذلیل کرنا، بے عزت کرنا، رسوا کرنا، فضیحت کرنا، رسوائی

تفضیض:چاندی کی تہ چڑھانا

تفضیل:(ع) فضیلت دینا، برتری

تفضیلی:فضیلت کے اعتبار سے

تفطُّن:(ع) فراست سے بات کی تہ تک پہنچنا

تفطین:(ع) فطانت، کسی کو سمجھنے کے قابل بنانا تاکہ وہ اپنی ذہانت سے کام لے

تفظیع:(ع) کام کو بری طرح انجام دینا، برائی سے نسبت دینا

تفقُّد:(ع) مہربانی کرنا، توجہ دینا، کھوئی ہوئی چیز کی جستجو کرنا

مثال:

اے صاحب کرامت　شکرانہ سلامت
روزی تفقدی کن درویش بینوا را

اے بخشش کرنے والے اپنی سلامتی کے طور پر اس بینوا درویش پر مہربانی فرما

تفقُّہ:(ع) فقہ پڑھنا، مذہبی قوانین کی تعلیم

تفکُّر:(ع) غور و فکر، تامل

تفکر کردن:فکر کرنا، غور و خوض کرنا

تفکُّہ:(ع) پھل کھانا، کسی چیز سے بہرہ یاب ہونا

تفکیر:(ع) فکر کرنا، سوچنا، غور و خوض کرنا

تفکیک:(ع) جدا ہونا، علیحدہ ہونا، تنہائی، کسی چیز سے کوئی چیز الگ ہونا

تفکیک نمودن:جدا کرنا، کوئی چیز الگ کرنا

امور مذہبی باید از امور سیاسی تفکیک شود:مذہبی اور سیاسی امور میں فرق ہونا چاہیے

تفکیکاً:(ع) جدا جدا، الگ الگ، علیحدہ علیحدہ

تفلیس:دیوالیہ ہونا

تُفنگ:بندوق

تفنگ درکردن:بندوق چلانا

تفنگچی:بندوق باز، بندوقچی

جلوخان: مکان کے سامنے کی کھلی زمین، احاطہ، پیشگہ
جُلُوْد: (ع)جلد کی جمع
جَلُوزہ: چلغوزہ
جُلُوس: تخت نشینی، بیٹھنا
جُلُوس کردن: تخت نشین ہونا
جلو گرفتن: کسی کا راستہ روکنا، منع کرنا
جلو گیری: براستہ روکنا، حائل ہونا، روک تھام
از ہوا و ہوسِ خود جلو گیری کردن: حرص و ہوا سے اپنے آپ کو روکنا
جلوند: چراغ، قندیل
جَلوہ: دیدار، آب و تاب سے اپنے آپ کو ظاہر کرنا، نمودار ہونا، تجلی، مثال:

دل تنگ تر از غنچہ زگلزار گذشتم
تا جلوہ بنظارہ دھم لالہ ستان را

میرا دل غنچے سے بھی زیادہ سمٹا سکڑا ہوا تھا، اس صورت میں میں چمن زار سے گزرا کہ لالہ زار میں آکر اپنی صورت حال کا منظر پیش کروں
جلوہ: رُونُمائی، ہدیہ جو شادی کے موقع پر داماد عروس کو دیتا ہے، حاضرین میں سے دوسرے لوگ جو عروس کو رونمائی کے طور پر ہدیہ دیتے ہیں
جلوہ دادن: نمودار ہونا، سامنے آنا
جلوہ ساز: جلوہ گر
جلوہ فُروش: آب و تاب سے اپنی نمائش کرنے والا، نخرے باز، نازو انداز دکھانے والا
جلوہ گاہ: وہ مقامِ جہاں حسن و جمال کی نمائش ہو
جلوہ گر: حسن کی نمود و نمائش کرنے والا
جلوہ گری: نمائشِ حسن
جلوہ نما: جلوہ فروش، آب و تاب سے اپنی نمائش کرنے والا
جَلَوی: جو سامنے جاگزیں ہو، آگے کا

جَلویز: (۱)کمند (۲)مفسد، غماز
جُلّہ: گرہ، رسی کی گرہ، رسی کا لپٹا ہوا گولہ
جَلی: (ع)واضح، صاف، روشن، موٹا خط (خفی کی ضد)
جلیب: جس چیز کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جائیں فروخت کی غرض سے
جلیتقہَ: واسکٹ، بنیان جو لباس کے نیچے پہنی جاتی ہے
جَلید: (ع)سخت، قوی، طاقتور، بردبار، نیز بمعنی یخ
جلیس: (ع)ہم نشین، ساتھی، ہمدم
جَلیف: (ع)درشت خُو، احمق
جَلیق: (ع)بزرگ، بزگوار، محترم
جلیل: (ع)با عظمت، صاحب جلال، بزرگ
رب جلیل: بزرگ و برتر خدا
جلیل القدر: بڑے مرتبے والا، معزز
جَلیلہ: مونث جلیل، معزز خاتون
جلیّہ: کسی امر کی حقیقت، آشکار اور واضح امر
جَم: جمشید، ایران کا قدیمی بادشاہ
جَمّ: انبوہ، ہجوم، کثیر، فراوان
جَمّ غفیر: بہت بڑا ہجوم یا اجتماع
جماح: (ع)سرکشی، گھوڑے کی سرکشی
جماد: (ع)وہ چیز جو جاندار نہ ہو، عام طور اس کا اطلاق پتھر اور معدنی اشیا پر ہوتا ہے (جمادات جمع)
جمادُالکَف: جامدِ الکف، تنگ منھی والا، بخیل، کنجوس
جمادی: (ع)ہجری سن کا پانچواں اور چھٹا مہینہ جمادی الاول، جمادی الثانی۔
جمادی: جماد سے متعلق۔ مثال:

از جمادی مُردم و نامی شدم
از نُما مردم بحیوان سرزدم

میں پہلے بے جان پتھر تھا، پتھر کی حالت سے میں نے

اشتباہی: غلطی
اشتداد: (ع) شدت، سخت ہونا، مضبوط ہونا
اُشتر: شُتَر، اونٹ
اشتراء: (ع) خریدنا و بیچنا
اُشترابہ: کپڑا جو اونٹ کے بالوں سے بنایا جاتا ہے
اشتراط: (ع) شرط ہونا، شرط لگانا
اشتراک: (ع) شرکت کرنا، حصے دار ہونا، حصے داری
اشتراک کردن: مشترک کام کرنا
اشتراکِ مساعی: مشترک کوشش
وجہ اشتراک: حصے داری کی فیس
اشتراکاً: اشتراک کے ساتھ، بالاشتراک
اشتراکی: کمیونسٹ
اُشتَربان: شتربان
اُشتر دل: بزدل
اشتعال: (ع) لپٹ، شعلہ، بھڑک اٹھنا، اکسانا
اشتعال کردن: مشتعل کرنا
اشتغال: (ع) مشغول ہونا
اشتغال ورزیدن: مشغول ہونا
اشتقاق: (ع) استخراج، استنباط، اخذ
اشتقاقاً: (ع) استخراجاً
اشتک: قُنداق، بچے کو خوب اچھی طرح لپیٹ دینا
اشتکا: (ع) شاکی ہونا، شکایت کرنا
اشتکاک: (ع) شک
اُشتُلم: شدت، تندی، طاقت، دباؤ، ظلم
اشتمال: (ع) شامل ہونا، مشتمل ہونا
اُشتُود: زرتشتوں کے جشن کا ایک دن
اشتہاء: (ع) بھوک، خواہش، تمنا
اشتہار: (ع) شہرت، ناموری، اعلان
اشتہار یافتن: ناموری حاصل ہونا
اشتہار نامہ: اعلان، اطلاع عام
اِشتیاق: (ع) شوق، دلی تمنا، خواہش
اشجار: (ع) شجر کی جمع، درخت
اِشجَع: (ع) شجاع، بہت زیادہ دلیر
اشخار: نوشادر
اَشخاص: شخص کی جمع، لوگ
اَشد: (ع) شدید کی تفضیل کل، نہایت شدید
اَشَر: (ع) شریر کی تفضیل کل، نہایت شریر
اَشرار: (ع) شریر کی جمع، بُرے لوگ، بد اخلاق لوگ
اَشراف: شریف کی جمع، شریف النسب لوگ، امرا
حکومت اشراف: حکومت خاصیہ، طبقہ امرا کی حکومت
اِشراف: (ع) بلند ہونا
اشرافی: حکومت خاصیہ، طبقہ امرا کی حکومت
اشرافیت: حکومت خاصیہ، حکومت اشرافیہ
اِشراق: (ع) چمکدار، چمکنا، آفتاب طلوع ہونا، درخشانی، تنویر
اشراقی: وہ مرتاض گروہ حکما جو بذریعہ تصفیہ قلب و کشف اپنے شاگردوں کو روحانی فروغ کی تعلیم دیا کرتے تھے، اس عمل کو اشراقی عمل کہتے ہیں، اشراقیون جمع
اشراقیون: افلاطون کے پیرو جو طریق الہام پر یقین رکھتے ہیں
اِشراک: (ع) شرک کرنا
اَشراک: (ع) شریک کی جمع، شرکا
اَشربہ: (ع) شراب کی جمع، پینے کی چیزیں، مشروبات
اشرف: (ع) بہت شریف، بلند تر
اشرفُ المخلوقات: مخلوقات میں سے سب سے بلند ترین صاحب عزت و مرتبہ
اشرفی: سونے کا سکہ جو کسی زمانے میں ہند میں رائج تھا

إِلَىٰ أَيِّ شَيْءٍ أَلْجَأُ وَمَنْ أَرْجُوا وَمَنْ يَجُودُ عَلَيَّ بِفَضْلِهِ حِينَ تَرْفُضُنِي يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ

کس چیز کی پناہ میں جاؤں کس سے امید لگاؤں کون مجھ پر فضل و کرم کرے گا جب تو نے مجھے چھوڑ دیا ہو اے وسیع بخشش کے مالک

وَإِنْ قُلْتَ نَعَمْ كَمَا هُوَ الظَّنُّ بِكَ وَالرَّجَاءُ لَكَ فَطُوبَىٰ لِي أَنَا السَّعِيدُ وَأَنَا الْمَسْعُودُ

اور اگر تو نے میرے جواب میں ہاں کہی جس کا مجھے تجھ سے گمان اور تجھ سے امید ہے تو میرا حال کیا ہی اچھا ہے میں نیک بخت اور خوش نصیب ہوں

فَطُوبَىٰ لِي وَأَنَا الْمَرْحُومُ يَا مُتَرَحِّمُ يَا مُتَرَئِّفُ يَا مُتَعَطِّفُ يَا مُتَجَبِّرُ يَا مُتَمَلِّكُ يَا

تو میرا حال کیا ہی اچھا ہے کہ میں رحمت شدہ ہوں اے رحم والے اے مہربان اے دلجوئی کرنے والے اے کمی پوری کرنے والے اے حکومت کرنے والے اے

مُقْسِطُ لَا عَمَلَ لِي أَبْلُغُ بِهِ نَجَاحَ حَاجَتِي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ فِي

معاف کرنے والے میں کوئی ایسا عمل نہیں رکھتا جس کے ذریعے اپنی مراد کو پہنچ سکوں میں تیرے اس نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جسے تو نے پردہ

مَكْنُونِ غَيْبِكَ وَاسْتَقَرَّ عِنْدَكَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْكَ إِلَىٰ شَيْءٍ سِوَاكَ أَسْأَلُكَ بِهِ

غیب میں پوشیدہ رکھا کہ تیرے پاس محفوظ ہے وہ تیرے سوا کسی چیز کی طرف اپنا رخ نہیں کرتا میں اسی نام کے ذریعے اور تیری

وَبِكَ وَبِهِ فَإِنَّهُ أَجَلُّ وَأَشْرَفُ أَسْمَائِكَ لَا شَيْءَ لِي غَيْرُ هٰذَا وَلَا أَحَدَ أَعْوَدُ

ذات سے اسی کے واسطے سوال کرتا ہوں جو تیرے ناموں میں بزرگ اور برتر ہے اس کے علاوہ کچھ بھی میرے پاس نہیں تیری ذات کے علاوہ کوئی

عَلَيَّ مِنْكَ يَا كَيْنُونُ يَا مُكَوِّنُ يَا مَنْ عَرَّفَنِي نَفْسَهُ يَا مَنْ أَمَرَنِي بِطَاعَتِهِ يَا مَنْ

پناہ دینے والا نہیں ہے اے وہ کہ از خود موجود اور وجود دینے والا ہے، اے وہ جس نے خود کو مجھے پہچنوایا اے وہ جس نے اپنی اطاعت کا حکم مجھے دیا اے وہ جس نے

نَهَانِي عَنْ مَعْصِيَتِهِ وَيَا مَدْعُوُّ يَا مَسْئُولُ يَا مَطْلُوبًا إِلَيْهِ رَفَضْتُ وَصِيَّتَكَ الَّتِي

اپنی نافرمانی سے مجھے روکا ہے اے وہ جسے پکارا جاتا ہے اے وہ جس سے سوال کیا جاتا ہے جس سے مانگا جاتا ہے جو ہدایت تو نے مجھے فرمائی میں نے اس پر

أَوْصَيْتَنِي وَلَمْ أُطِعْكَ وَلَوْ أَطَعْتُكَ فِيمَا أَمَرْتَنِي لَكَفَيْتَنِي مَا قُمْتُ إِلَيْكَ

عمل نہیں کیا اور تیری اطاعت نہیں اگر میں تیرے حکم پر عمل پیرا ہوتا تو اس مقصد میں تو کافی تھا جس کے سلسلے میں حاضر ہوا ہوں

فِيهِ وَأَنَا مَعَ مَعْصِيَتِي لَكَ رَاجٍ فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ مَا رَجَوْتُ يَا مُتَرَحِّمًا لِي

اور میں تیری نافرمانی کر کے بھی تجھ سے امید رکھتا ہوں پس تو میرے اور میری امید کے درمیان حائل نہ ہو اے مجھ پر رحمت کرنے والے

أَعِذْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ كُلِّ جِهَاتِ

مجھے پناہ میں رکھ میرے آگے سے اور میرے پیچھے سے اور میرے اوپر سے اور میرے نیچے سے اور ہر طرف سے بطریق

الْإِحَاطَةِ بِي اللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِي وَبِعَلِيٍّ وَلِيِّي وَبِالْأَئِمَّةِ الرَّاشِدِينَ عَلَيْهِمُ

حفاظت میں لے لے اے معبود! تجھے واسطہ میرے آقا محمدؐ کا میرے ولی علیؑ اور ہدایت یافتہ اماموں کا ان پر درود اور

آل محمدؐ اللہ کی بزرگی والے مرتبے والے اور مقام والے ہیں اسپر مزید استدلال پیش کرتا ہوں۔

آل محمدؐ قدیم (بزرگ)

قدیم اس شے کو کہتے ہیں جسکی نہ ابتدا ہو نہ انتہاء۔ یعنی جو قید زمان و مکان سے باہر ہو اور جس کیلیے تب، کب، کہاں، یہاں، وہاں اور کہاں جیسے الفاظ نہ استعمال کیے جا سکتے ہوں۔ قدیم کا تعارف قدیم ہی کے ذریعے ممکن ہے۔ حادث کبھی بھی قدیم کا تعاف نہیں کروا سکتا۔ لہذا جس سے اللہ کا تعارف ہوتا ہو اسکا اللہ جتنا قدیم ہونا عقلا واجب ہے۔

1۔ التوحید صفحہ نمبر 106۔ حدیث 7۔ مولا باقر جلا جلالہ فرماتے ہیں

<u>اللہ اپنے بابرکت اسماء کے ساتھ اپنے علو حقیقت و ماہیت میں یکتا ہے۔</u>

<u>مولا کے اس فرمان سے اسماءاللہ کی اللہ کے ساتھ معیت دائیمی ثابت ہوتی ہے۔</u>

<u>پس کسی ایسے لمحے کا تصور نہیں کیا جا سکتا جب اللہ ہو اور اسکے اسماء نہ ہوں۔</u>

(۴) میرے والد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم سے سعد بن عبداللہ نے بیان کیا اس نے ابراہیم بن ہاشم سے، اس نے ابن ابو عمیر سے، اس نے ابوالحسن صیرفی سے، اس نے بکار واسطی سے، اس نے ابو حمزہ ثمالی سے، اس نے حمران بن اعین سے، اس نے ابو جعفر (امام محمد باقر) علیہ السلام سے علم کے بارے میں بیان کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ علم تمہارے ہاتھ کی طرح ہے۔

اس کتاب کے مؤلف محمد بن علی فرماتے ہیں کہ علم اللہ کا غیر نہیں ہے بلکہ وہ اس کی ذات کی صفات سے متعلق ہے اس لئے کہ اللہ عزوجل علامہ، سمیعہ بصیرہ والی ذات ہے اور ہماری مراد اس کے وصف علم کے ساتھ دراصل اس سے جہل کی نفی ہے۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ علم اس کا غیر ہے۔ اس لئے کہ جب ہم یہ کہیں گے تو پھر یہ بھی کہیں گے کہ اللہ ہمیشہ سے عالم ہے تو ہم نے اس کے ساتھ ایک قدیم شے کو ثابت کردیا جو ہمیشہ سے ہے۔ اللہ اس سے کہیں زیاد بلند و بالا ہے۔

(۵) میرے والد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم سے سعد بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم بن ہاشم سے، انہوں نے ابن ابو عمیر سے، انہوں نے منصور بن حازم سے، انہوں نے حضرت ابو عبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام سے بیان کیا کہ میں نے انؑ سے عرض کیا کہ کیا آپؑ کی رائے میں جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے، اللہ کے علم میں ہے؟ اس نے کہا کہ آپؑ نے جواب میں فرمایا ہاں اس کے علم میں تھا قبل اس کے کہ وہ آسمانوں اور زمین کو خلق کرے۔

(۶) ہم سے حسین بن احمد بن ادریس رحمہ اللہ نے اپنے والد کے ذریعے بیان کیا، انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران اشعری سے، انہوں نے علی بن اسمعیل اور ابراہیم بن ہاشم سے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے منصور بن حازم سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ان سے یعنی حضرت ابو عبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا کوئی چیز آج ہو اور وہ علم الٰہی میں نہ ہو؟ آپؑ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ اس کے علم میں ہے قبل اس کے کہ وہ آسمان و زمین کو خلق کرے۔

(۷) ہم سے حسن بن احمد بن ادریس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے ابراہیم بن ہاشم نے محمد بن اسمعیل بن بزیع سے، انہوں نے یونس سے، انہوں نے ابوالحسن سے (حسن بن السری صحیح ہے)، انہوں نے جابر سے انہوں نے کہا کہ حضرت ابو جعفر (امام محمد باقر) علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ اپنے بابرکت ناموں کے ساتھ اپنے علو حقیقت و ماہیت میں یکتا ہے اور وہ اپنی توحید کی وجہ سے توحید میں منفرد ہے۔ پھر اس کو اپنی مخلوق پر نافذ کردیا۔ پس وہ احد ہے، صمد ہے، ملک ہے، قدوس ہے، ہر شے اس کی بندگی کرتی ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتی ہے۔ اور اس سے بڑھ کر قریب ہے کہ ہم اپنے رب تک پہنچ جائیں۔ ہمارا

ہے اور تھا ایسے لفظ ہیں جو قید زمان کے اندر بھی ہیں اور اسے خارج بھی ہیں۔ جب ہم اللہ کیلیے کہتے ہیں کہ (وہ ہے) تو اس (ہے) سے کوئی زمانہ مراد بھی ہوتا ہے اور مراد نہیں بھی ہوتا۔ یہی کیفیت لفظ (تھا) کی بھی ہے۔

اسی بات کو امیر المومنین خطبہ التطنجیہ میں یوں بیان کیا ہے۔

"میں ہر زمانے کے ساتھ اور ہر زمانے سے پہلے تھا۔ میں ہر دور کے ساتھ اور ہر دور سے پہلے تھا۔ میں قلم کے ساتھ اور قلم سے پہلے تھا۔ میں لوح محفوظ کے ساتھ اور لوح محفوظ سے پہلے تھا۔ میں صاحب ازل ہوں"

یؤتی الحکمۃ من یشآء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا
(البقرۃ)

نہج الاسرار

من کلام

حیدر کرار علیہ السلام

(جلد اول)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے وہ خطبات، ارشادات، احتجاجات اور کلمات قصار جو نہج البلاغہ میں نہیں ہیں اور علمائے اعلام کے مصدقہ ہیں متعدد مستند کتب سے جمع کئے گئے ہیں۔ یہ حمد باری تعالیٰ، علوم معرفت الٰہیہ، منقبت رحمۃ للعالمین، منزلت محمدؐ و آل محمدؐ، اسرار ربانی اور علایم الظہور وغیرہ کا ایک بحر بیکراں ہے جو نطق لسان اللہ سے معرض وجود میں آیا۔ ہر طالب علم معرفت اور تحقیق و بصیرت کے شیدا کو چاہیئے کہ ان ارشادات سے فیض حاصل کرے۔

تالیف

سلطان العلماء مولوی سیّد غلام حسین رضا آقا مجتہد
(حیدر آباد دکن)

پیشکش : محمد بشارت علی مؤلف "امت اور اہلبیت" منتخب فضائل اہلبیت و خطبۂ غدیر

سنہ ۱۳۹۹ھ

ولو علمتم ما كان بين آدم ونوح من
عجائب اصطنعتها وامم اهلكتها فحق
عليهم القول فبئس ما كانوا يفعلون
انا صاحب الطوفان الاول انا صاحب الطوفان
الثاني انا صاحب سيل العرم انا صاحب
الاسرار المكنونات انا صاحب عاد والجنات
انا صاحب ثمود والآيات انا مدمرها
انا مزلزلها انا مرجعها انا مهلكها انا مدبرها
انا بانيها انا داحيها انا مميتها انا محييها
انا الاوّل انا الآخر انا الظاهر انا الباطن
انا مع الكور قبل الكور انا مع الدور قبل
الدور انا مع القلم قبل تعلما انا مع اللوح
قبل اللوح انا صاحب الازليّة الاوّليّه
انا صاحب جابلقا وجابرصا انا صاحب
الرفرف وبهرام انا مدبر العالم الاوّل
حين لا سمائكم هذه ولا غبراكم
فقام ابن صويرمه وقال انت
انت يا امير المؤمنين ؑ
فقال انا انا لا اله الا الله ربي و
رب الخلائق اجمعين له الخلق والامر
الذي دبر الامور بحكمته وقامت
السموات والارضون بقدرته كاني
بضعيفكم يقول الا تستمعون ما يدّعيه
علي ابن ابي طالب في نفسه وبالامس
تكفهر عليه عساكر اهل الشام فلا يخرج

پیٹ میں لوگ گذرنے والے آنے والے اور صبح وشام مرنے
جینے والے ہیں۔ اگر تم پردہ اسرار کھل جائیں جو دور قدیم میں
مجھ پر گزارے ہیں اور جو میرے ساتھ دور آخر میں گذرنے
والے ہیں تو تم عجائبات مشاہدہ کروگے اور حیرت انگیز امور
صنائع دیکھوگے۔ میں نوح اول سے پہلے خلقت اول کا
ساتھی ہوں اگر تم جانتے کہ آدم و نوح کے درمیانی دور میں جو
کچھ عجائبات مجھ سے ظاہر ہوتے اور جو امتیں مجھ سے ہلاک
ہوتیں پس خدا کا عذاب ان کے لئے ثابت ہوگیا کہ وہ بہت
برے افعال کرتے تھے (تو البتہ تم حیرت میں پڑجاتے)
میں ہی صاحب طوفان اول ہوں (میں ہی دوسرے طوفان
والا ہوں میں بند کو توڑ کر نکلنے والے سخت سیلاب کا مالک
ہوں۔ میں ہی چھپے ہوئے اسرار کا مالک ہوں میں ہی قوم
عاد اور ان کے باغات کا تباہ کرنے والا ہوں میں ثمود اور
ان کی نشانیوں کا مٹانے والا ہوں میں ہی ان پر زلزلہ لانے
والا ہوں، میں ہی ان کا مرجع ہوں ان کو ہلاک کرنے والا ان
کا مدبر ان کا بانی ان کا پھیلانے والا ان کو مارنے والا اور
ان کو حیات دینے والا ہوں میں اول ہوں، میں آخر
ہوں میں ہی ظاہر اور میں ہی باطن ہوں میں ہر زمانہ کے
ساتھ اور ہر زمانہ سے پہلے تھا میں ہر دور کے ساتھ اور ہر
دور سے پہلے تھا میں قلم (قدرت) کے ساتھ تھا اور اس
سے پہلے میں لوح محفوظ کے ساتھ ہوں اور اس سے پہلے
تھا میں صاحب ازل ہوں میں جابلقا اور جابلسا کا مالک
ہوں میں رفرف (مقام اسرافیل) اور بہرام (مریخ) کا
مالک ہوں میں عالم اول کا مدبر تھا جبکہ نہ یہ تمہارے آسمان
تھے اور نہ زمین۔

(انا انا و انا انا، انا ذات الذوات و الذات فی الذوات الذات)

مشارق انوار الیقین

فی حقائق اسرار امیر المومنین صلوات اللہ علیہ

تالیف

الحافظ رجب بن محمد بن رجب البرسی الحلی

مترجم امداد حسین ہمدانی۔ ایم اے عربی

پبلیشر

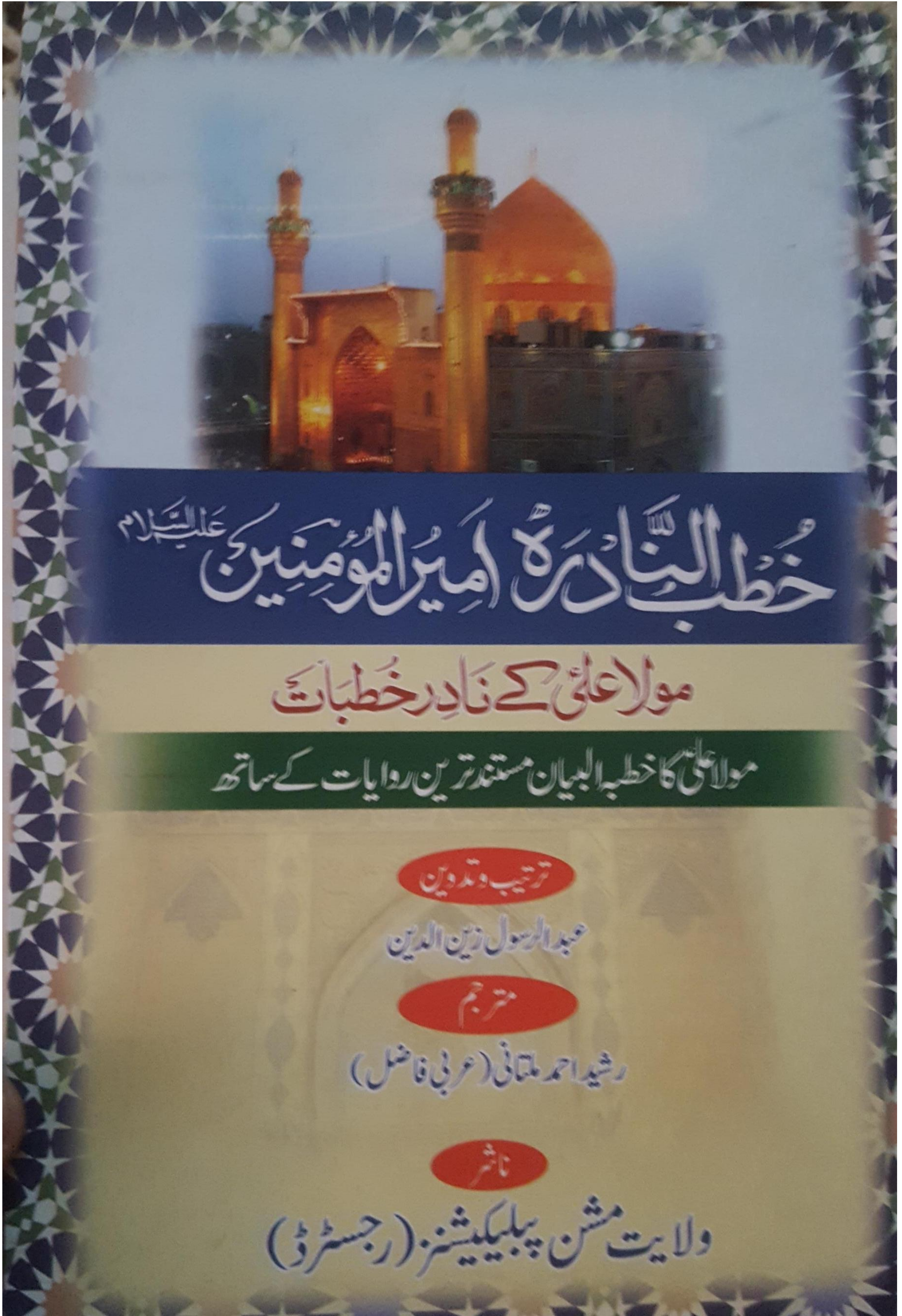
ولایت مشن پبلیکیشنز (رجسٹرڈ)

ہی سیلِ عرم کا لانے والا تھا، میں ہی چھپے ہوئے اسرار کا مالک ہوں میں قوم عاد اور اُن کے باغات کا اُجاڑنے والا ہوں اور میں ہی قوم ثمود اور اُن کی نشانیوں کا مٹانے والا ہوں۔ میں نے اُن قوموں کو تباہ کیا، میں نے اُن کو تباہ کُن ارضی جھٹکوں سے دو چار کیا۔ میں ہی ان کا مرجع ہوں میں ہی اُن کو ہلاک کرنے والا ہوں میں ہی اُن کو بنانے والا ہوں میں ہی اُن میں جوڑ توڑ کرنے والی عقل تھا، میں ہی اُن کو مار ڈالنے والا اور اُن کو زندہ کرنے والا ہوں میں اول ہوں میں آخر ہوں میں ظاہر ہوں میں باطن ہوں، میں ہر زمانے کے ساتھ اور ہر زمانے سے پہلے تھا، میں دور کے ساتھ بھی تھا اور دور سے پہلے بھی، میں قلم کے ساتھ بھی تھا اور قلم سے پہلے بھی، میں لوح کے ساتھ تھا اور لوح سے پہلے بھی۔ میں روزِ ازل اول کا مالک ہوں میں جابلقا اور جابلسا کا مالک ہوں میں رفرف (مقام اسرافیل) اور بہرام (مریخ) کا مالک ہوں میں عالم اول کا مدبر ہوں یہ اُس وقت کی بات ہے جب نہ یہ تمہارا آسمان تھا اور نہ یہ تمہاری زمین۔

سرکارؑ کا خطبہ یہاں تک پہنچا تھا کہ ایک آدمی جس کا نام ابن صویر یہ تھا کھڑا ہو گیا اور اونچی آواز سے کہنے لگا آپ کو کیا ہو گیا ہے امیر المومنینؑ ابھی تو آپؑ ٹھیک تھے؟

مولاؑ نے جواب میں اشارہ فرمایا میں میں ہوں، وہ میرا رب جو تمام خلائق کا رب ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں جو اپنی حکمت سے ہر کام کو رائج کرتا ہے جس نے اپنی قدرت سے آسمانوں اور زمین کو قائم کیا ہوا ہے جب تمہارے کمزور عقل و ایمان والے لوگ میری باتیں سنتے ہیں تو کہتے ہیں دیکھو دیکھو ابو طالبؑ کا بیٹا کیسے دعوے کر رہا ہے یہ کل ہی کی بات ہے کہ یہ شام کی فوجوں کو شکست دیئے بغیر واپس آ گیا۔

محمد رسول اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ کو بھیجنے والے خدا کی قسم میں شامیوں کو بار بار قتل کروں گا اور ہر بار نئے انداز سے وہ قتل کا مزہ چکھیں گے اور دیکھنا میں جنگ صفین میں شہید ہونے والے ہر


خطب النادرہ امیر المومنین علیہ السلام
مولا علیؑ کے نادر خطبات
مولا علیؑ کا خطبہ البیان مستند ترین روایات کے ساتھ
ترتیب و تدوین
عبد الرسول زین الدین
مترجم
رشید احمد ملتانی (عربی فاضل)
ناشر
ولایت مشن پبلیکیشنز (رجسٹرڈ)

نشانیوں میں سے اور کتنا فرق ہے مقتول اور وصیت میں پس بعض تو پرندوں کے پوٹوں میں چلے گئے اور بعض وحشیوں کے شکموں میں اور بعض کہاں بعض کہاں اور لوگ چلنے والے اور جانے والے کے بین بین ہیں کچھ شام کی طرف جارہے ہیں اور کچھ صبح کی طرف اور اگر تمہارے سامنے کھول دیا جائے جو کہ میرے سامنے ہے قدیم اول میں اور جو میرے سامنے ہے آخرت میں تو تم بڑے بڑے عجائبات دیکھو گے اور انتہائی تعجب انگیز امور ملاحظہ کرو گے اور کئی ہنر اور صائع دیکھو گے میں ہی پہلا خلق کرنے والا ہوں نوح اول سے بھی پہلے اگر تمہیں معلوم ہو جو کچھ ہوا آدمؑ و نوحؑ کے ان عجائبات میں سے جن کو میں نے بنایا اور وہ امتیں جن کو میں نے ہلاک کیا پس ثابت ہو چکی ان پر بات پس بہت برا ہوا جو وہ کرتے رہے اور میں ہی اول طوفان والا ہوں اور میں ہی ثانی طوفان والا ہوں اور میں ہی سیل العرم والا ہوں اور میں ہی پوشیدہ رازوں والا ہوں اور میں ہی عاد والا اور جنات والا ہوں اور میں ہی ثمود والا اور نشانیوں والا ہوں میں ہی ان کو تباہ کرنے والا ہوں اور میں ہی ان کو زلزلے میں مبتلا کرنے والا ہوں میں ہی ان کو لوٹانے والا ہوں اور میں ہی ان کو عذاب دینے والا ہوں اور میں ہی ان کی تدبیر کرنے والا ہوں اور میں ہی ان کو خلق کرنے والا ہوں میں ہی ان کو گرانے والا ہوں اور میں ہی ان کو مارنے والا ہوں اور میں ہی ان کو زندہ کرنے والا ہوں اور ہی اول ہوں میں ہی آخر ہوں میں ہی ظاہر ہوں میں ہی باطن ہوں اور میں ہر زمانے سے پہلے تھا اور میں ہی ہر زمانے کے بعد بھی رہوں گا میں قلم سے پہلے تھا اس کے ساتھ ہوں اس کے بعد بھی ہونگا میں لوح سے پہلے تھا اس کے ساتھ ہوں میں صاحب ازل ہوں میں جابلقا اور جابلسا والا ہوں میں ہی رفرف اور بہرام والا ہوں اور میں عالم اول کی تدبیر کرنے والا ہوں جبکہ نہ تو تمہارا یہ آسمان تھا اور نہ ہی تمہاری یہ زمین تھی راوی کہتے ہیں کہ ابن صویرمہ کھڑا ہوا اور اس نے کہا آپؑ تو آپؑ ہی ہیں اے امیر المومنینؑ تو آپؑ نے فرمایا بے شک میں تو میں ہی ہوں نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو میرا رب ہے اور تمام مخلوق کا رب ہے اسی کی تمام مخلوق اور حکومت ہے جس نے تمام امور کی اپنی حکمت سے تدبیر کی ہے اور آسمان و زمین اس کی قدرت سے قائم ہیں گویا میں تمہارے کمزور ایمان کو دیکھ رہا ہوں جو کہتا ہے کیا تم سنتے نہیں اس بات کو

التوحید صفحہ نمبر 107 حدیث نمبر 8 میں مولا رضا فرماتے ہیں۔"اس (اللہ) کا علم اسکی مشیعت کے ساتھ ان اشیاء کے وجود سے پہلے تھا"

کون ہے علم اللہ

التوحید 131 میں مولاؑ فرماتے ہیں انا علم اللہ (میں اللہ کا علم ہوں)

پس سلسلہ خلق جاری ہونے سے پہلے مولا کا وجود ثابت ہوتا ہے۔

یہاں بھی اللہ کی ذات کے ساتھ اسکا علم اور اسکی مشیعت بھی قدیم قرار پاتی ہے۔اسکے علم و مشیعت کیلیے لفظ (ہے) اور (تھا) علی الاطلاق ثابت ہیں۔

نہ مسکراتا ہے اور نہ دھوکا دیتا ہے ۔ لیکن وہ عزوجل ان کو مسخرا پن و ہنسی ٹھٹھا، مکر اور دھوکا و فریب کا بدلہ دیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند ہے جو ظالم لوگ کہتے ہیں ۔

باب (۲۲) اللہ عزوجل کے پہلو کے معنیٰ

(۱) ہم سے علی بن احمد بن محمد بن عمران دقاق رحمہ اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر کوفی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عمران نخعی کوفی نے اپنے چچا حسین بن یزید سے، انہوں نے علی بن حسین سے اس شخص نے اس سے جس نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبدالرحمن بن کثیر سے، انہوں نے ابو عبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام سے، انہوں نے فرمایا کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ کا علم ہوں اور میں اللہ کا زیادہ یاد کرنے والا قلب ہوں اور اللہ کی بولنے والی زبان، اللہ کی آنکھ، اللہ کا پہلو اور اللہ کا ہاتھ ہوں ۔

رب ہر شے سے علم کے اعتبار سے وسیع ہے۔

(۸) ہم سے عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے احمد بن فضل بن مغیرہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے ابو نصر منصور بن عبداللہ بن ابراہیم اصفہانی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے حسین بن بشار نے ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام سے روایت بیان کی، اس نے کہا کہ میں نے انؑ سے دریافت کیا کہ کیا اللہ اس شے کا علم رکھتا ہے جو نہیں تھی یا اگر ہو گئی تو کس طرح ہوئی اور ہوگی؟ یا اس کو علم نہیں ہوتا مگر یہ کہ وہ ہو جائے۔ تو آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اشیاء کا عالم ہے قبل اس کے کہ اشیاء وجود میں آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ **انا کنا نستنسخ ماکنتم تعملون** (سورۃ جاثیہ۔ آیت ۲۹)۔ تم جو کچھ بھی کرتے ہو ہم لکھواتے جاتے ہیں۔ اور اہل جہنم سے فرمایا کہ **ولوردو العادو المانھواعنہ وانھم لکذبون** (سورۃ انعام۔ آیت ۲۸)۔ اگر وہ (دنیا میں) لوٹا دیئے جائیں تو انہیں جس چیز سے منع کیا گیا ہے تو وہ وہی کریں گے بے شک یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ تو اللہ عزوجل کو علم تھا کہ اگر ان کو لوٹا دیا جاتا تو وہ وہی کرتے جس سے ان کو روکا گیا تھا۔ اور اس نے ملائکہ سے فرمایا جبکہ انہوں نے کہا **اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک قال انی اعلم مالا تعلمون** (سورۃ بقرہ آیت ۳۰)۔ کیا تو زمین میں ایسے شخص کو خلیفہ مقرر کرے گا جو فساد و خون ریزی کرے گا اور ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو۔ پس اللہ عزوجل کا علم ہمیشہ سے اشیاء سے پہلے ہے، قدیم ہے کہ قبل اس کے کہ ان کو خلق کرے، ہمارا رب بابرکت ہے اور بہت بلند ہے اس نے اشیاء کو پیدا کیا اور اس کا علم اس کی مشیت کے ساتھ ان اشیاء کے وجود سے پہلے تھا۔ اس طرح ہمارا رب علیم سمیع، بصیر ازل سے ہے۔

(۹) اور ان ہی اسناد کے ساتھ علی بن عبداللہ سے، اس نے کہا کہ ہم سے صفوان بن یحییٰ نے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے، اس نے کہا کہ میں نے ابو عبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے متعلق دریافت کیا کہ کیا اس کو مکان کا علم تھا قبل اس کے کہ مکان کو خلق کرے یا اس کو خلق کرتے وقت اور خلق کرنے کے بعد علم ہوا؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ اللہ کی ذات بلند و بالا ہے، وہ مکان کی تکوین سے قبل عالم تھا جس طرح وہ بعد تکوین مکان عالم ہے۔ اسی طرح اس کو تمام اشیاء کا علم ہے جس طرح اس کو مکان کا علم ہے۔

اس کتاب کے مصنف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ دلیل ہے اس پر کہ اللہ تبارک و تعالیٰ عالم ہے، اس پر کہ وہ افعال مختلف جو اندازہ خداوندی ہیں متضاد افعال جو سوچ بچار کا نتیجہ ہیں مختلف و متباین افعال میں جو کارگیری ہے وہ اس ذات سے جو ان کو نہیں جانتا ہے حکمت سے اس کا تعلق نہیں ہے اور وہ اس درست راستہ سے نہیں گزر سکتا ہے

آل محمدؐ اللہ کا مقام

مقام نام ہے اللہ کی صفت کا۔ اللہ کی صفات ہماری صفات کیطرح نہیں ہیں بلکہ وہ وجود خارجی رکھتی ہیں اور ہم جیسے مجبوروں کی مشکل دور کرنے کیلیے جسم و جسمانیت کے ساتھ ظہور کرتی ہیں اور ان سے قلبی اعتبار سے قریب ہونے کا نام قربت خدا ہے۔ اب ہم اللہ کے مقامات کا آپ سے تعارف کرواتے ہیں اور اسکے لیے ہم آپکو کتابیں ڈھونڈنے کی زحمت سے دوچار نہیں کریں گیں بلکہ آل محمد جلا جلالہ کی تعلیم کردہ دعائیں ہی ہماری رہنمائی کریں گیں اور یہ وہ دعائیں ہیں جو اکثر مومنین اپنی نمازوں کے بعد پڑھتے ہیں اب انشااللہ و علی العظیم وہ ان دعاؤں سے حقیقی لطف اٹھائیں گیں۔

مفاتیح الجنان صفحہ 276

"پروردگار میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان تمام معنی کے ذریعے جن سے تیرے امر کے ولی تجھے پکارتے ہیں۔ (یہاں سے معلوم ہوا کہ ہم اللہ کو اسکے اسم کے ذریعے پکارتے ہیں لیکن اسکے اولیاءامر اسے اسکے معنی کے ذریعے پکارتے ہیں، اللہ کے حقیقی معنی کون ہیں یہ ہم آگے جا کر بتائیں گیں)۔ جو تیرے راز کے

امانتدار (یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کون سے راز کے امانتدار ہیں۔ پس سمجھ لیجیے کہ وہ راز خود اللہ کی ذات ہے جسکا تعارف کرانے کیلیے یہ مقدس ہستیاں دنیا میں آئی تھیں اور انہوں نے خود کو ظاہر کر کے ذات کا تعارف کروایا۔ اسطرح وہ ذات راز ہوتے ہوئے بھی ظاہر ہو گئی اور ظاہر ہونے کے باوجود راز ہی رہی)۔ **تیرے امر کی خوشخبری پانے والے اور تیری قدرت کی توصیف کرنے والے ہیں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری اس مشیعت کے واسطے سے جو ان میں بولتی ہے۔ پس تو نے بنایا انکو اپنی کلمات کی کانیں۔ اپنی توحید ، اپنی آیات، اپنے مقامات کے ارکان۔ جو تجھے پہچانتا ہے انکے ذریعے پہچانتا ہے۔ ان میں اور تجھ میں کوئی فرق نہیں مگر یہ کہ وہ تیرے بندے اور تیری مخلوق ہیں اور انکی حرکت اور سکون تیرے حکم سے ہے۔ انکی ابتداء تجھ سے ہے اور انتہاء تجھ تک ہے۔"**

اس دعا سے دو باتیں واضح ہو گئی۔

پہلی :- کہ انکی ابتدا اللہ سے ہے (یعنی جب سے اللہ ہے تب سے آل محمدؑ ہیں)

انکی انتہاء اللہ تک ہے (یعنی جب تک اللہ ہے تب تک آل محمدؑ ہیں)

دوسری:-آل محمدؑ اللہ کے مقامات اور توحید کے ارکان

ارکان رکن کی جمع ہے جسکے معنی ہیں ستون۔ کسی بھی عمارت کا دارو مدار اسکے ستونوں پر ہوتا ہے اور پوری عمارت ستونوں پر ہی کھڑی ہوتی ہے۔ عمارت جتنی ہی عظیم الشان ہو گی اتنا ہی اسکے ستونوں کو مضبوط اور پائیدار ہونا ضروری ہو گا۔ اگر ستونوں کو ہٹا دیا جائے تو پوری عمارت منہدم ہو جائے گی اور اسے دوبارہ اپنی اصلی حالت میں نہیں لایا جاسکے گا جب تک دوبارہ ستونوں کا ظہور نہ ہو۔

بلکل اسی طرح اللہ کا مقام اور اسکی توحید کی عمارت بھی اپنے ستونوں پر قائم ہے۔ یہ ستون نہ ہوں تو اللہ کا مقام اور توحید کا کوئی تصور موہوم بھی باقی نہیں رہتا۔

اب توحید اور اللہ کا مقام جتنا بھی آپکے تصور میں آسکتا ہے کم از کم اتنی ہی عظمت اسکے ارکان (آل محمدؑ) کی بھی تسلیم کرنا پڑے گی (یہاں سے بھی آل محمدؑ جلا جلالہ ثابت ہوتے ہیں) مگر یہ سوچ کر کہ عظمت کا یہ تصور ہماری حد ہے نہ کہ ارکان توحید اور ارکان مقام اللہ کی۔ اور اگر کوئی آپکے تصور سے بڑھ کر بات کہدے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ آپکی معرفت میں اضافہ ہو گیا نہ کہ اس پر فتوے لگانا شروع کر دیں۔ فتوے لگانے کا مطلب یہ ہو گا کہ آپ توحید کی عظمت اور اللہ کے مقام کو محدود سمجھ رہے ہیں اور یہ بات منافی ایمان ہے۔



(۵)

شیخ نے روایت کی ہے کہ ناحیہ مقدسہ (امام زمان کی جانب) سے امام العصرؑ کے وکیل شیخ کبیر ابوجعفر محمد بن سعید بن عثمان رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے یہ توقیع یعنی مکتوب آیا ہے۔ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" رجب کے مہینے میں یہ دعا ہر روز پڑھا کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَعَانِيْ جَمِيْعِ مَا يَدْعُوْكَ

خدا کے نام سے شروع جو رحمان و رحیم ہے اے معبود میں سوال کرتا ہوں تجھ سے ان پر معنی الفاظ کے ذریعے جن سے تیرے

بِهٖ وُلَاةُ اَمْرِكَ الْمَاْمُوْنُوْنَ عَلٰى سِرِّكَ الْمُسْتَبْشِرُوْنَ بِاَمْرِكَ الْوَاصِفُوْنَ

امر کے ولی تجھے پکارتے ہیں جو تیرے راز کے امانتدار تیرے امر کی خوشخبری پانے والے تیری قدرت کی توصیف کرنے والے

لِقُدْرَتِكَ الْمُعْلِنُوْنَ لِعَظَمَتِكَ اَسْئَلُكَ بِمَا نَطَقَ فِيْهِمْ مِنْ مَشِيَّتِكَ فَجَعَلْتَهُمْ

اور تیری عظمت کا اعلان کرنے والے ہیں تجھ سے سوال کرتا ہوں بواسطہ تیری اس مشیت کے جو ان کے حق میں گویا ہے پس تو

مَعَادِنَ لِكَلِمَاتِكَ وَاَرْكَانًا لِتَوْحِيْدِكَ وَاٰيَاتِكَ وَمَقَامَاتِكَ الَّتِيْ لَا تَعْطِيْلَ

نے بنایا ان کو اپنے کلمات کی کانیں اور اپنی توحید، آیات اور مقامات کے ارکان کہ جو کسی جگہ بھی اپنے فرض کے ادا

لَهَا فِيْ كُلِّ مَكَانٍ يَعْرِفُكَ بِهَا مَنْ عَرَفَكَ لَا فَرْقَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا اِلَّا اَنَّهُمْ

کرنے سے باز نہیں رہتے کہ جو تجھے پہچانتا ہے ان کے ذریعے پہچانتا ہے ان میں تجھ میں کوئی تفریق نہیں مگر یہ کہ وہ تیرے

عِبَادُكَ وَخَلْقُكَ فَتْقُهَا وَرَتْقُهَا بِيَدِكَ بَدْؤُهَا مِنْكَ وَعَوْدُهَا اِلَيْكَ

بندے اور تیری مخلوق ہیں کہ ان کی حرکت اور سکون تیرے حکم سے ہے ان کی ابتدا تجھ سے اور انتہا تجھ تک ہے

اَعْضَادٌ وَّاَشْهَادٌ وَّمُنَاةٌ وَّاَذْوَادٌ وَّحَفَظَةٌ وَّرُوَّادٌ فَبِهِمْ مَلَاْتَ سَمَائَكَ وَ

وہ مددگار گواہ آزمودہ دافع محافظ اور پیغام رساں ہیں انہی کے ذریعے تُو نے اپنے آسمان و

اَرْضَكَ حَتّٰى ظَهَرَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَبِذٰلِكَ اَسْئَلُكَ وَبِمَوَاقِعِ الْعِزِّ مِنْ

زمین کو آباد کیا تب آشکار ہوا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں پس ان کے ذریعے اور تیری رحمت کے عظیم موقعوں کے واسطے

رَحْمَتِكَ وَبِمَقَامَاتِكَ وَعَلَامَاتِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ تَزِيْدَنِيْ

سے اور تیرے مراتب اور نشانیوں کے ذریعے سوال کرتا ہوں کہ محمد و آل محمد پر رحمت فرما اور میرے ایمان و

دلیل اللہ

یہ حقیقت ہے کہ جیسا دعوہ ہوتا ہے ویسی ہی دلیل ہوتی ہے۔

اگر دعوہ کچھ اور ہو اور دلیل کچھ اور ہو تو دعوہ بے کار ہوتا ہے۔

اللہ کی صفات اور ذات ہے دعوہ چودہؑ ہیں دلیل

کیونکہ زیارت کے جملے ہیں

السلام عليك يا حجة الله و دليل ارادته

میرا اسلام ہو اللہ کی حجت پر اللہ کی دلیل پر اللہ کے ارادے پر

یعنی جو جو اللہ ہے وہ وہ معصومؑ ہیں

اب اللہ خالق ہے وہ کیسے خالق ہے معصوم نے خلق کر کے بتایا وہ ایسا خالق ہے۔

اللہ رازق ہے وہ کیسا رازق ہے معصوم نے رزق دے کر بتایا کہ وہ ایسے رزق دیتا ہے۔

یعنی دلیل کو وہ ہونا لازمی ہوتا ہے جیسا دعوہ ہے۔

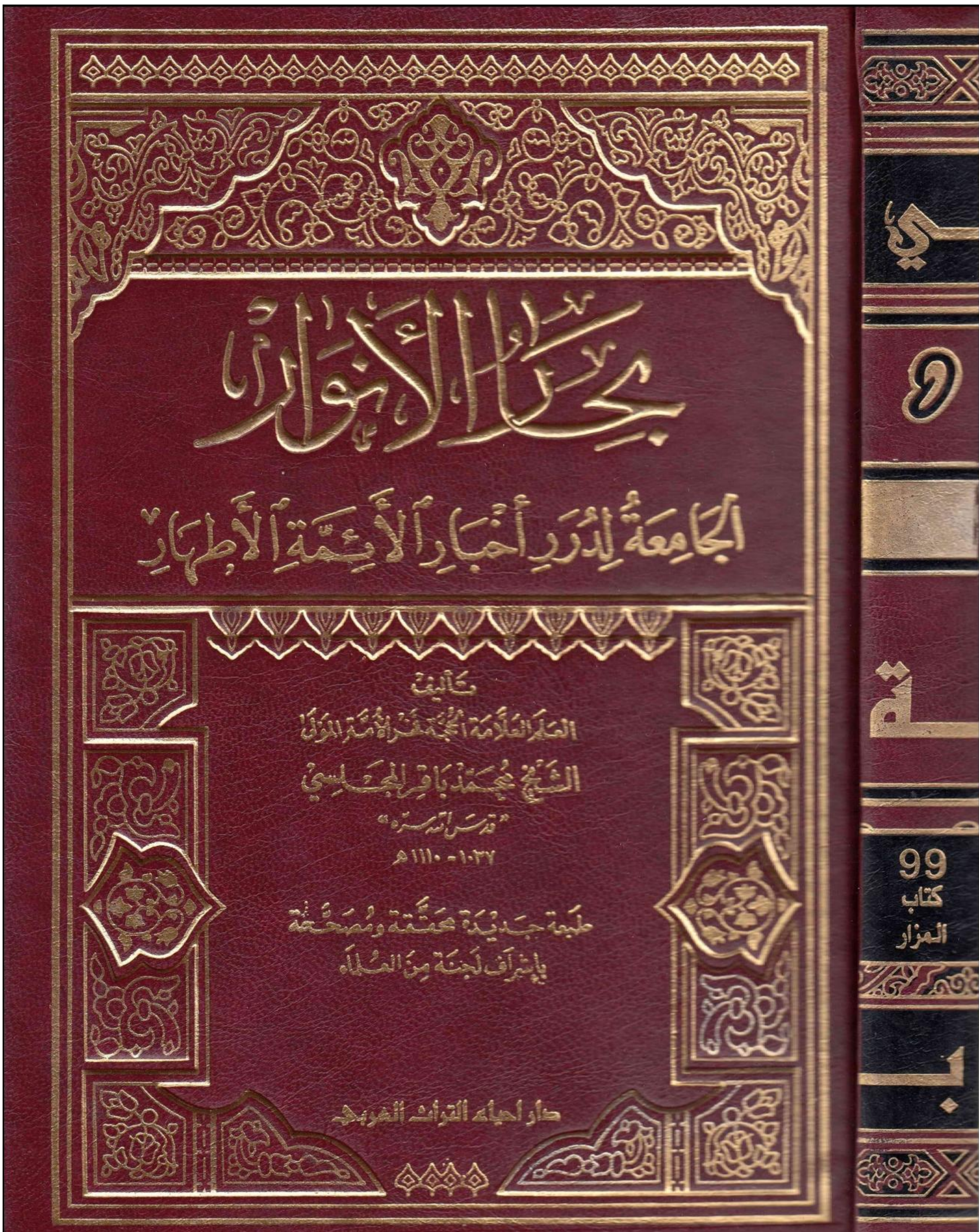
اللہ خالق (دعوہ) ہے چودہؑ (دلیل) کا خالق ہونا لازمی ہے۔

اللہ ذوالجلال والاکرام (دعوہ) ہے چودہؑ کا ذوالجلال والاکرام ہونا لازمی ہے۔

اللہ جلاجلالہ ہے تو معصوم کا بھی جلاجلالہ ہونالازمی ہے۔

اب یہ تو اللہ کو جلاجلالہ ماننا چھوڑ دو

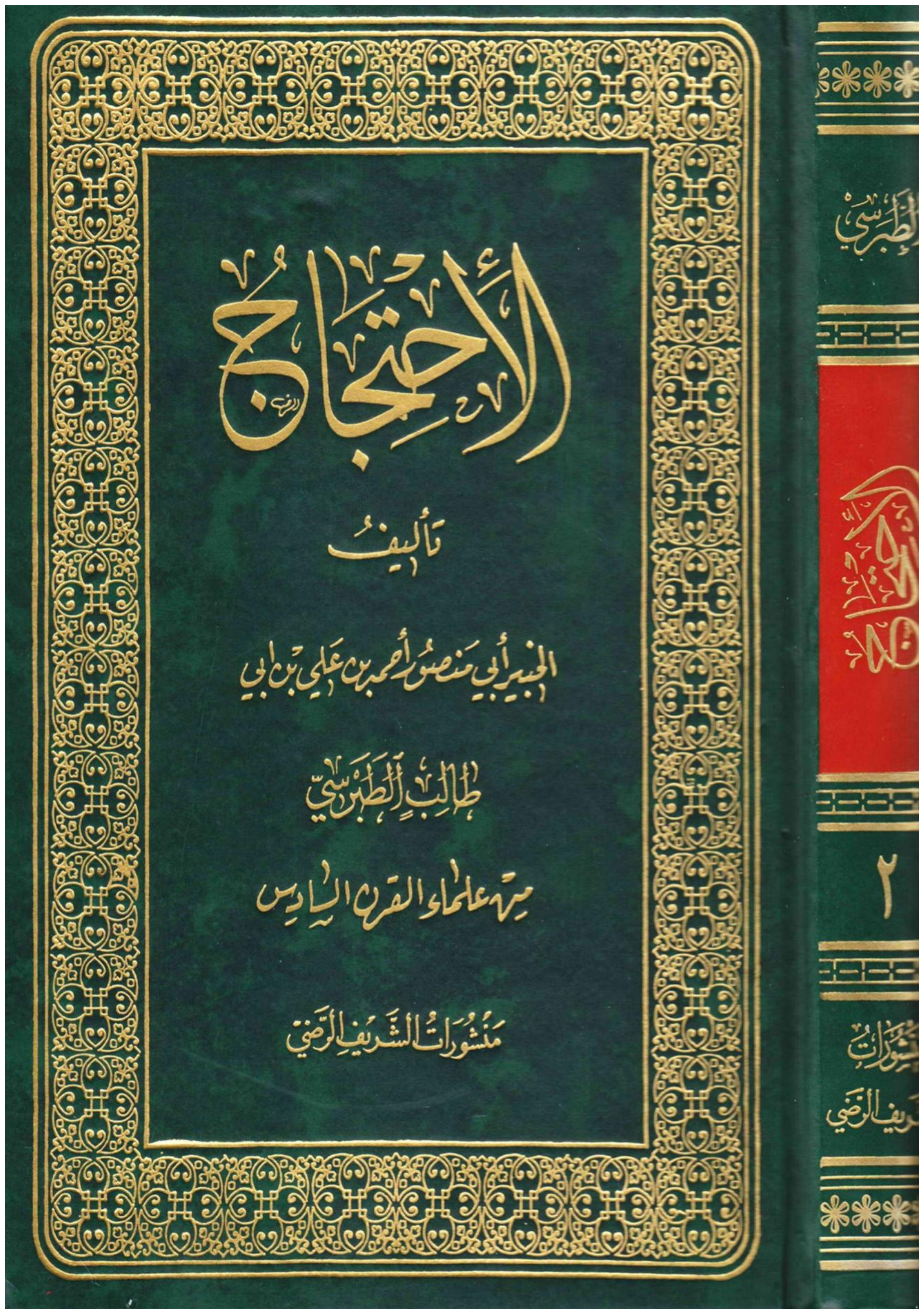
یہ معصوم کو جلاجلالہ ماننا شروع کر دو۔



٧
« (باب) »

« (زيارة الامام المستترعن الابصار) »
« (الحاضر فى قلوب الاخيار المنتظر) »
« (فى الليل والنهار الحجة بن الحسن) »
« (صلوات الله عليهما فى السرداب وغيره) »

١ ـ ج : خرج من الناحية المقدّسة إلى محمّد الحميري بعد الجواب عن المسائل الّتي سألها (بسم الله الرّحمن الرّحيم) لا لأمره تعقلون ، ولا من أوليائه تقبلون ، حكمة بالغة فما تغني النّذر عن قوم لا يؤمنون ، السّلام علينا وعلى عباد الله الصّالحين ، إذا أردتم التوجّه بنا إلى الله تعالى وإلينا فقولوا كما قال الله تعالى : سلام على آل ياسين ، السّلام عليك يا داعي الله وربّاني آياته ، السّلام عليك يا باب الله وديّان دينه ، السّلام عليك يا خليفة الله وناصر حقّه ، السّلام عليك ياحجّة الله ودليل إرادته ، السّلام عليك يا تالي كتاب الله وترجمانه ، السّلام عليك في آناء ليلك وأطراف نهارك ، السّلام عليك يا بقيّة الله في أرضه ، السّلام عليكياميثاق الله الّذي أخذه ووكّده ، السّلام عليك ياوعد الله الّذي ضمنه ، السّلام عليك أيّها العَلَم المنصوب ، والعِلم المصبوب ، والغوث والرحمة الواسعة ، وعداً غير مكذوب ، السّلام عليك حين تقوم ، السّلام عليك حين تقعد ، السّلام عليك حين تقرأ وتبين ، السّلام عليك حين تصلّي وتقنت ، السّلام عليك حين تركع وتسجد ، السّلام عليك حين تهلّل وتكبّر ، السّلام عليك حين تحمد و تستغفر ، السّلام عليك حين تصبح وتمسي ، السّلام عليك في الليل إذا يغشى ، و النّهار إذا تجلّى ، السّلام عليك أيّها الامام المأمون ، السّلام عليك أيّها المقدّم المأمول ، السّلام عليك بجوامع السّلام .
أُشهدك يا مولاي أنّي أشهد أن لا إله إلاّ الله وحده لا شريك له ، وأنّ محمّداً


الاحتجاج
تأليف
الجبير أبي منصور أحمد بن علي بن أبي
طالب الطبرسي
من علماء القرن السادس
منشورات الشريف الرضي
الطبرسي
٢
منشورات
الشريف الرضي

الأرانب فوقّع : يجوز ، وروي عنه أيضاً : أنّه لا يجوز ، فأيّ الخبرين يعمل به ؟

فأجاب عليه السلام : «إنّما حرم في هذه الأوبار والجلود ، فأمّا الأوبار وحدها فكلّ حلال» .

وسأل فقال : يتّخذ باصفهان ثياب عتابية على عمل الوشا من قز أو إبريسم هل يجوز الصلاة فيها أم لا ؟

فأجاب عليه السلام : «لا تجوز الصلاة إلّا في ثوب سداه أو لحمته قطن أوكتان» .

وسأل : عن المسح على الرجلين وبأيّهما يبدأ ؛ باليمين أو يمسح عليهما جميعاً معاً ؟

فأجاب عليه السلام : «يمسح عليهما معاً فإن بدأ بإحداهما قبل الأُخرى فلا يبتدئ إلّا باليمين» .

وسأل : عن صلاة جعفر في السفر هل يجوز أن تصلّى أم لا ؟

فأجاب عليه السلام : «يجوز ذلك» .

وسأل : عن تسبيح فاطمة عليها السلام : من سهى فجاز التكبير أكثر من أربع وثلاثين هل يرجع إلى أربع وثلاثين أو يستأنف ؟ وإذا سبّح تمام سبعة وستّين هل يرجع إلى ستّة وستّين أو يستأنف ؟ وما الّذي يجب في ذلك ؟

فأجاب عليه السلام : «إذا سها في التكبير حتّى تجاوز أربعة وثلاثين عاد إلى ثلاثة وثلاثين وبنى عليها ، وإذا سها في التسبيح فتجاوز سبعاً وستّين تسبيحة عاد إلى ستّة وستّين وبنى عليها ، فإذا جاوز التحميد مائة فلا شيء عليه» .

وعن محمّد بن عبدالله بن جعفر الحميري أنّه قال : خرج التوقيع من النّاحية المقدّسة حرسها الله ـ بعد المسائل ـ :

بسم الله الرحمن الرحيم

«لا لأمره تعقلون ، حكمة بالغة فما تغني النّذر عن قوم لا يؤمنون .

السّلام علينا وعلى عباد الله الصالحين .

إذا أردتم التوجّه بنا إلى الله وإلينا ، فقولوا كما قال الله تعالى :

﴿ سلامٌ عَلَىٰ آلِ يس ﴾ (١) .

السلام عليك يا داعي الله وربّاني آياته ، السلام عليك يا باب الله وديّان دينه ، السلام عليك يا خليفة الله وناصر حقّه ، السلام عليك يا حجّة الله ودليل إرادته ، السلام عليك يا تالي كتاب الله

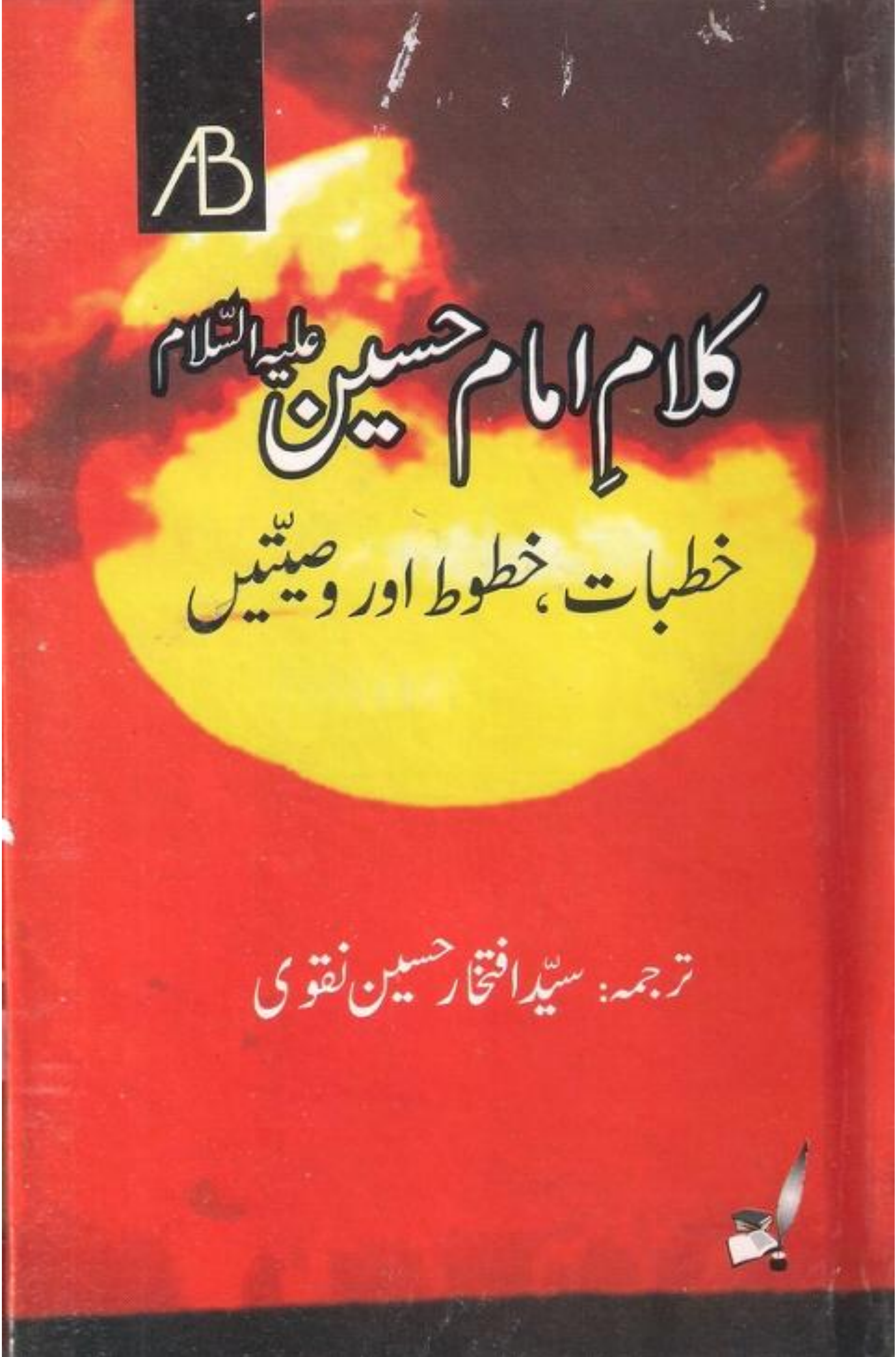
---

(١) الصافات : ١٣٠.

حضرت مسلم بن عقیل نے کوفے میں جو خطبہ دیا اسکا تھوڑا سا حصہ پیش کرنا چاہوں گا

حضرت مسلم بن عقیل فرماتے ہیں:۔ بے شک اللہ نے محمدؐ اور علیؑ کو اپنی ذات پر دلیل بنایا اور اپنا قائم مقام کرار دیا۔

(مقام اللہ پر ہم پہلے بات کر چکے ہیں)



کوفہ میں حضرت امیر مسلمؑ کا تاریخی خطاب

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصل علی محمد والہ اجمعین اما بعد ایھا الناس ان اللہ جعلا محمد اوعلیا صلوات اللہ علیھا دلیلا لذاته واقامھما مقامه فی سائر بریاته مجعل احدھما وجھه والا خر نفسه وجعل الواحد منھما تاجالمشیته والثانی سیفالارادته وکان سیدنا الاکبر ینطق عن اللہ وللہ باللہ وسیدنا الاصغر کان یفعل عنه وله وبه فمضیاطاھرین طیبین راضیین ومرضیین عند اللہ ولیس لھما الیوم علی وجه الارض وارث سوی ابی عبداللہ الحسین علیه السلام کلیم القرآن والمناجی بالرحمن وحلیف الایمان وقاسم کل خیر المفروض طاعته علی الجن والانس والوحش والطیر فاعقلوااھل الکوفة لوتستطیعوا فاعقلو أأترکتم اباعبداللہ علیه السلام مصباح الصلوٰة ونور المحراب وخلاصة الوجود وتفسیر الکتاب ؟لشاربٌ الخمور واللاّعب بالکلاب أرقیتم باالحمیم المتروک المطروک من عین الحیوة المرزوق ھل یستوی الخمر والسلسبیل وسامع الطفامی والغوانی من مناجی له جبرئیل ھا انا ارسلت فیکم سفراو کنت فیکم داعیاالی بیعة اللہ تعالیٰ والی بیعة ابی عبداللہ علیه السلام وامشو ااثرغیار ہ فاثرو النخیة.

(بحوالہ ریاض القدس، مقتل ابی داود، مسلم بن عقیل تالیف آقای کمرہ ای)

ترجمہ ۵ شوال ۶۰ ھجری کو حضرت مسلمؑ بن عقیل کا کاروان کوفہ کے باہر پہنچا اور رات کو حضرت امیر مختار ثقفیؒ کے گھر میں رونق افروز ہوا　آپؑ کوفہ کے تمام حالات سے آگاہ ہو چکے تھے۔

دوسری صبح آپؑ نے جامع مسجد کوفہ میں نماز فجر ادا فرمائی اور آپؑ کا خطاب سننے کیلئے لوگوں کو منادی کے ذریعہ جمع ہونے کا اعلان ہوا۔

لوگوں کی کثیر تعداد جامع مسجد میں آئی لوگوں کی باہمی سرگوشیوں نے اس وقت دم توڑ دیا جب حضرت امیر مسلمؑ نے حضرت امام حسینؑ کا خط لوگوں کو پڑھ کر سنانا شروع فرمایا جس میں اہل کوفہ کے خطوط ملنے کی اطلاع اور حضرت مسلمؑ کی سفارت کے بارے میں تحریر تھا۔

جب حضرت مسلمؑ حضرت امام حسین علیہ السلام کا خط پڑھ رہے تھے تو اس وقت مسجد میں موجود لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ خط سننے کے بعد سب سے پہلے عابس بن شبیب شاکری اُٹھے قبضہ تلوار پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ میں حلف اٹھا کر کہتا ہوں کہ جب تک ہماری جان میں جان ہے ہم اس تلوار سے فرزند رسولؐ کی نصرت کرتے رہیں گے۔

اسی دوران رئیس کوفہ محمد بن بشیر کے ساتھ مجمع میں حجاج بن علی بیٹھا ہوا تھا اس نے محمد بن بشیر سے کہا کہ تو کیوں گفتگو میں شریک نہیں ہو رہا؟ اس نے جواب میں کہا کہ میں خاندان تطہیر کو ساری دُنیا سے محبوب سمجھتا ہوں مگر نہیں چاہتا کہ ان کی حمایت کا اعلان کر کے قتل کیا جاؤں اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں کہ آج لوگوں کے درمیان حلف اُٹھاؤں اور کل کو اس کو توڑ دوں۔

اس پہلی بیعت کے بعد حضرت مسلمؑ نے عابس بن شبیب شاکریؓ کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے نام خط دے کر روانہ کیا جس میں آپؑ نے امام عالی مقامؑ کو تمام تفصیلات سے آگاہ فرمایا۔

﴿حضرت مسلمؑ مسجد کوفہ میں﴾

تمام کوفہ کے مخالف و موافق لوگ جامع مسجد میں جمع تھے کہ خانوادہ تطہیر کے سفیر کا خطبہ سنیں حضرت مسلمؑ بن عقیلؑ کا خطبہ ہاشمی فصاحت و بلاغت کا نمونہ تھا اس خطبہ ہی کی تاثیر سے قاضی شریح جیسا مخالف شخص بھی بیعت پر آمادہ ہو گیا وحی سرشت خاندان کے ماحول میں پرورش پانے والے فرزند عقیلؑ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور پیغمبر خداؐ پر درود و سلام کے بعد فرمایا۔

اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے شہنشاہ انبیاءؐ اور امیر کائناتؑ کو اپنی ذات کی دلیل قرار دیا ہے آپ جانتے ہیں کہ ہر دعویٰ کی دلیل ہوتی ہے اور دعویٰ اس وقت تک ثابت نہیں ہوتا جب تک اس کی کوئی دلیل نہ ہو اور جس دعویٰ کی کوئی محکم دلیل نہ ہو وہ باطل ہوتا ہے بالکل اسی طرح ان ذوات مقدسہ کے ذریعہ ہی سے اللہ تعالیٰ کی ذات کی معرفت ہوئی ہے۔ ذات واجب نے

مثَل اعلٰی

سورہ روم آیت نمبر 27

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اور وہی تو ہے جو خلقت کو پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے پھر اُسے دوبارہ پیدا کرے گا۔اور یہ اس کو بہت آسان ہے۔اور آسمانوں اور زمین میں اس کی مثَل اعلی ہیں۔اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

جو صفات میں ایک جیسے ہو اسے مثَل کہتے ہیں جیسے

سورہ آل عمران آیت نمبر 59 میں اللہ فرماتا ہے

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

اللہ کے نزدیک آدم کے مثال عیسی کی سی ہے کیونکہ دونوں اسے مٹی سے بنایا پھر کہا ہو جا تو وہ ہو گیا۔

اب چونکہ آدم اور عیسی کے باپ نہیں تو اللہ نے عیسی کو آدم کی مثَل کہا۔۔۔۔

یعنی صفات میں آدم اور عیسی ایک جیسے ہیں۔

سورہ روم آیت نمبر 27 کی تفسیر میں مولا نے فرمایا

نحن مثل اعلی

ہم اللہ کی مثَل اعلی ہیں۔

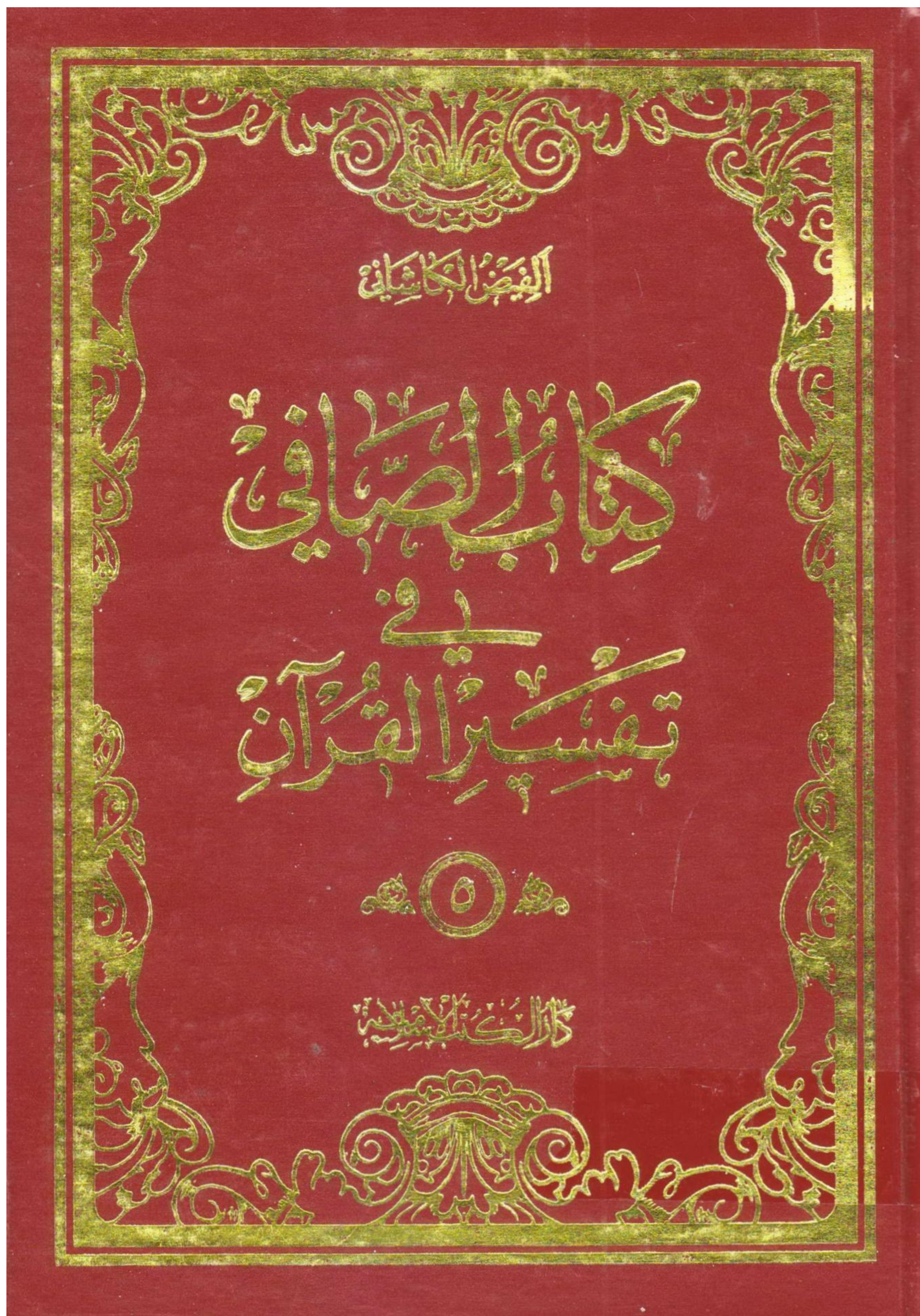
یعنی زمین و آسمان میں اللہ کو جو جو کہہ کر پکارا جاتا ہے وہ وہ معصومؑ ہیں۔۔۔۔

اللہ کو خالق کہہ کر پکارا جاتا ہے چودہ بھی خالق

اللہ کو معبود کہہ کر پکارا جاتا ہے چودہ بھی معبود

اللہ کو رب کہہ کر پکارا جاتا ہے چودہ بھی رب

اللہ کو جلاجلالہ کہہ کر پکاراا جاتا ہے چودہ بھی جلاجلالہ


الفيض الكاشاني
كتاب الصافي
في
تفسير القرآن
٥
دار الكتب الإسلامية

﴿ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَـٰنُكُم مِّن شُرَكَآءَ فِي مَا رَزَقْنَـٰكُمْ فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَآءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ ٱلْأَيَـٰتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴾ ٢٨

وفي رواية إنّه قال في آخر خطبته: نحن كلمة التّقوى، وسبيل الهدى، والمثل الأعلى[1].

وفي الزيارة الجامعة الجواديّة: السلام على أئمّة الهدى، إلى قوله: وورثة الأنبياء، والمثل الأعلى[2].

﴿فِي ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ﴾: يصفه به ما فيهما دلالة ونطقاً.

﴿وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ﴾: القادر الّذي لا يعجز عن إبداء وإعادة.

﴿ٱلْحَكِيمُ﴾: الّذي يجري الأفعال على مقتضى حكمته.

﴿ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ﴾: منتزعاً من أحوالها الّتي هي أقرب الأُمور إليكم.

﴿هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَـٰنُكُم﴾: من مماليككم.

﴿مِّن شُرَكَآءَ فِي مَا رَزَقْنَـٰكُمْ﴾: من الأموال وغيرها.

﴿فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَآءٌ﴾: فتكونون أنتم وهم فيه سواء، يتصرّفون فيه كتصرّفكم مع أنّهم بشر مثلكم وإنّها معارة لكم.

﴿تَخَافُونَهُمْ﴾: أن تستبدّوا بتصرّف فيه.

﴿كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ﴾: كما يخاف الأحرار بعضهم من بعض.

---

١ ـ الخصال: ص٤٣٢، ح١٤، باب ١٠ ـ عشر خصال جمعها الله عزّوجلّ لنبيه وأهل بيته صلوات الله عليهم.

٢ ـ من لا يحضره الفقيه: ج٢، ص٣٧٠، ح١٦٢٥ / ٢، باب٢٢٥ ـ زيارة جامعة لجميع الأئمّة عليهم السلام، ولكن الرواية مرويّة عن الإمام علي بن محمّد الهادي عليه السلام كما جاء في سنده فراجع. وهكذا راجع عيون أخبار الرضا: ج٢، ص٢٧٣، ح١، باب زيارة أُخرى جامعة للرضا علي بن موسى عليه السلام ولجميع الأئمّة عليهم السلام، والرواية أيضاً مرويّة عن الإمام علي بن محمّد الهادي عليه السلام.

الميزان في تفسير القرآن

كتاب علمي ، فني ، فلسفي ، أدبي ،
تاريخي ، روائي ، اجتماعي ، حديث
يفسر القرآن بالقرآن

تأليف

العلامة السيد محمد حسين الطباطبائي

قدس سره

المجلد السادس عشر

منشورات
جماعة المدرسين في الحوزة العلمية
في قم المقدسة

(بحث روائي)

في العيون عن عبيد الله بن عباس قال : قام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فينا خطيباً فقال في آخر خطبته : نحن كلمة التقوى وسبيل الهدى والمثـــل الأعلى والحجة العظمى والعروة الوثقى . الحديث .

وفي تفسير القمي في قوله تعالى : « ضرب لكم مثلاً من أنفسكم » الآية أن سبب نزولها أن قريشاً كانوا يحجون البيت بحج إبراهيم عليه السلام ويلبّون تلبيته : لبّيك اللهم لبّيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك .

فجاءهم إبليس في صورة شيخ فغير تلبيتهم إلى قول : لبيك اللهم لا شريك لك إلا شريكاً هو لك تملكه وما ملك . فكانت قريش تلبي هذه التلبية حتى بعث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فأنكر عليهم ذلك وقال : إنه شرك .

فأنزل الله عز وجل : « ضرب لكم مثلاً من أنفسكم هل لكم من ما ملكت أيمانكم من شركاء فيما رزقناكم فأنتم فيه سواء » أي أترضون أنتم فيما تملكون أن يكون لكم فيه شريك ؟ فكيف ترضون أن تجعلوا لي شريكاً فيما أملك ؟ .

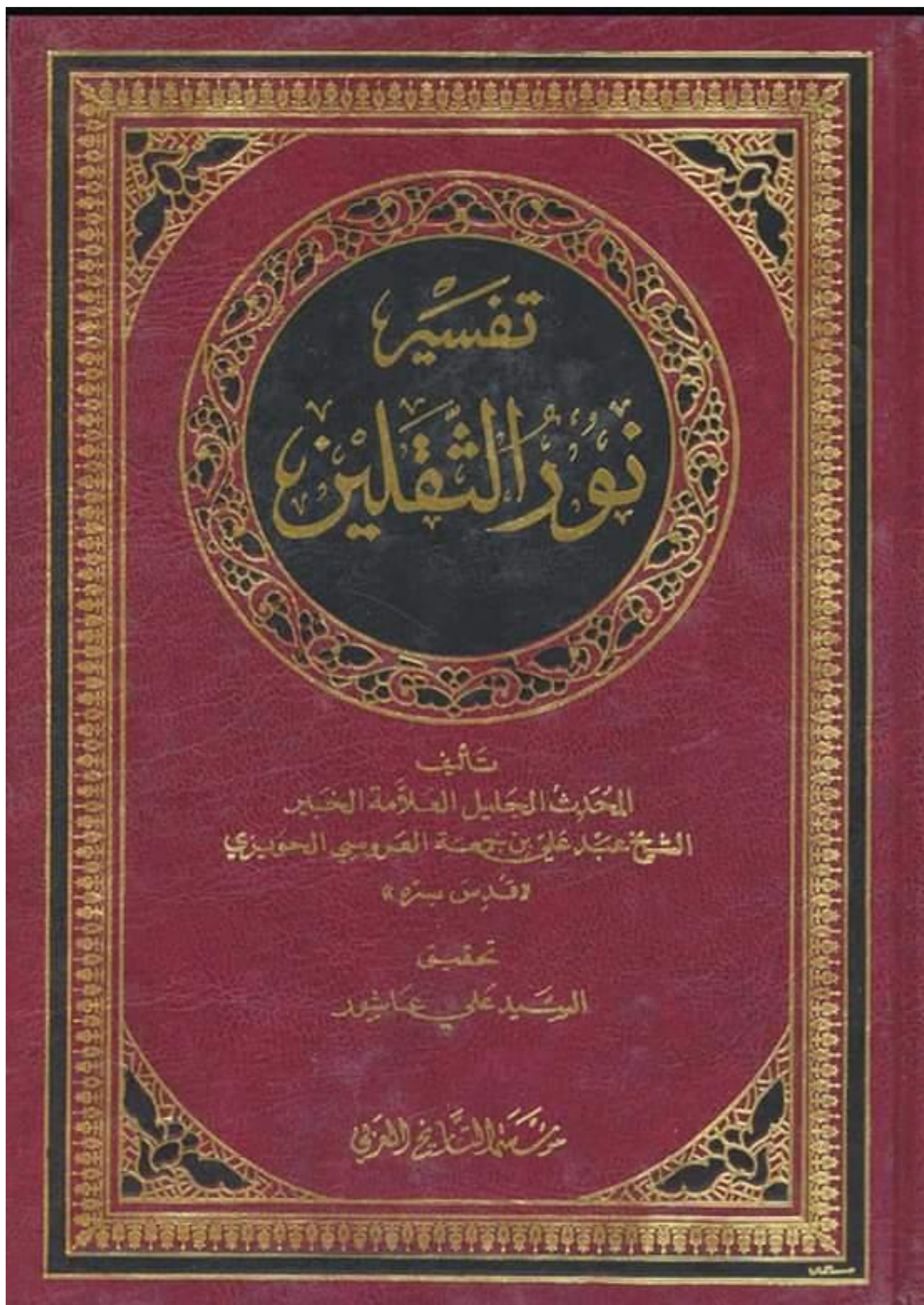
وفي الكافي بإسناده عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله تعالى : « فأقم وجهك للدين حنيفاً » قال : هي الولاية .

وفيه بإسناده عن هشام بن سالم عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت : « فطرة الله التي فطر الناس عليها » قال : التوحيد .

أقول : ورواه أيضاً عن الحلبي وزرارة عنه عليه السلام ورواه الصدوق في التوحيد عن العلاء بن فضيل وزرارة وبكير عنه عليه السلام .

وفي روضة الكافي بإسناده عن إسماعيل الجعفي عن أبي جعفر عليه السلام قال: كانت شريعة نوح عليه السلام أن يعبد الله بالتوحيد والإخلاص وخلع الأنداد ، وهو الفطرة التي فطر الناس عليها .

وفي تفسير القمي بإسناده عن الهيثم الرماني عن الرضا عن أبيه عن جده عن أبيه محمد بن علي عليهم السلام في قوله عز وجل : « فطرة الله التي فطر الناس عليها » قال :


تفسير
نور الثقلين
تأليف
المحدث الجليل العلامة الخبير
الشيخ عبد علي بن جمعة العروسي الحويزي
«قدس سره»
تحقيق
السيد علي عاشور
مؤسسة التاريخ العربي

المنقولة عن الجواد عليه السلام : السلام على ائمة الهدى الى قوله : وورثة الانبياء والمثل الاعلى .

٤٧ ـ عن عبدالله بن العباس قال : قام رسول الله ﷺ فينا خطيباً فقال في آخر خطبته : نحن كلمة التقوى وسبيل الهدى والمثل الاعلى والحجة العظمى والعروة الوثقى ، والحديث طويل أخذنا منه موضع الحاجة .

٤٨ ـ في تفسير علي بن ابراهيم قال قوله عزوجل **ضرب لكم مثلا من انفسكم ازواجاً هل لكم مما ملكت ايمانكم من شركاء فيما رزقناكم** فانه كان سبب نزولها ان قريشاً والعرب كانوا اذا حجوا يلبون ، وكانت تلبيتهم : لبيك اللهم لبيك لبيك لاشريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لاشريك لك وهي تلبية ابراهيم والانبياء عليهم السلام ، فجاءهم ابليس في صورة شيخ فقال لهم: ليست هذه بتلبية أسلافكم ، قالوا : وما كانت تلبيتهم ؟ قال : كانوا يقولون : اللهم لبيك لاشريك لك الاشريك هولك ، فنفرق قريش من هذا القول فقال لهم ابليس : على رسلكم (١) حتى آتي على آخر كلامي ، فقالوا : وماهو ؟ فقال : الاشريك هولك تملكه ومايملك ، الا ترون انه يملك الشريك وماملكه ؟ فرضوا بذلك و كانوا يلبون بهذا قريش خاصة ، فلما بعث الله عزوجل رسوله ﷺ أنكر ذلك عليهم وقال : هذا شرك فأنزل الله عزوجل : «ضرب لكم مثلا من أنفسكم هل لكم من ماملكت ايمانكم من شركاء فيما رزقناكم فأنتم فيه سواء» اي لترضون أنتم فيما تملكون أن يكون لكم فيه شريك واذا لم ترضوا أنتم أن يكون لكم فيما تملكو شريك فكيف ترضون أن تجعلوا الى شريكا فيما أملك

٤٩ ـ وقوله عزوجل : **فاقم وجهك للدين حنيفاً** اي طاهراً أخبرنا الحسين ابن محمد عن المعلي بن محمد عن محمد بن جمهور عن جعفر بن بشير عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي جعفر ﷺ في قوله عزوجل : «فاقم وجهك للدين حنيفاً» قال : هي الولاية .

(١) الرسل ـ بالكسر ـ : الرفق والتؤدة يقول اتئدوا ولا تعجلوا .

شر الجن والانس ومن شر مايدب في الارض ومايخرج منها وماينزل من السماء وما يعرج فيها ، ومن كل دابة ربي آخذ بناصيتها ، ان ربي على صراط مستقيم وهو على كل شيء قدير ولاحول ولاقوة الا بالله العلي العظيم ؛ فان رسول الله ﷺ كان يعوذ بها الحسن والحسين عليهما السلام وبذلك أمر رسول الله ﷺ ، اذا أنتبه أحدكم من نومه فليقل : لااله الا الله الحليم الكريم الحي القيوم وهو على كل شيء قدير سبحان رب النبيين واله المرسلين وسبحان رب السموات السبع وما فيهن ورب الارضين السبع ومافيهن ورب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين ، واذا جلس من نومه فليقل قبل أن يقوم : حسبي الله حسبي الرب من العباد ، حسبي الذي هو حسبي مذ كنت، حسبي الله ونعم الوكيل .

٤٢ ـ عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ثلاث خصال فيهن المقت من الله تعالى : نوم من غير سهر ، وضحك من غير عجب ، وأكل على الشبع .

٤٣ ـ **في تفسير علي بن ابراهيم ومن آياته ان تقوم السماء والارض بأمره** قال : يعني السماء والارض هيهنا .

٤٤ ـ **في كتاب التوحيد** باسناده الى حنان بن سدير عن أبي عبدالله عليه السلام حديث طويل يقول فيه: وقوم وصفوه بيدين فقالوا «يدالله مغلولة» وقوم وصفوه بالرجلين فقالوا : وضع رجله على صخرة بيت المقدس فمنها ارتقى الى السماء ، ووصفوه بالانامل فقالوا : ان محمداً قال : اني وجدت برد أنامله على قلبي ، فلمثل هذه الصفات قال : «رب العرش عما يصفون» يقول : رب المثل الاعلى عما به مثلوه **ولله المثل الاعلى** الذي لايشبهه شيء ، ولا يوصف ولايتوهم فذلك المثل الاعلى .

٤٥ ـ **في عيون الاخبار** باسناده الى ياسر الخادم عن أبي الحسن علي بن موسى الرضا عليهما السلام قال : قال رسول الله ﷺ لعلي عليه السلام : ياعلي أنت حجة الله وأنت باب الله وأنت الطريق الى الله ؛ وأنت النبأ العظيم وأنت الصراط المستقيم ، **وأنت المثل الاعلى**، والحديث طويل أخذنا منه موضع الحاجة .

٤٦ ـ وفي عيون الاخبار ايضاً في الزيارة الجامعة لجميع الائمة عليهم السلام

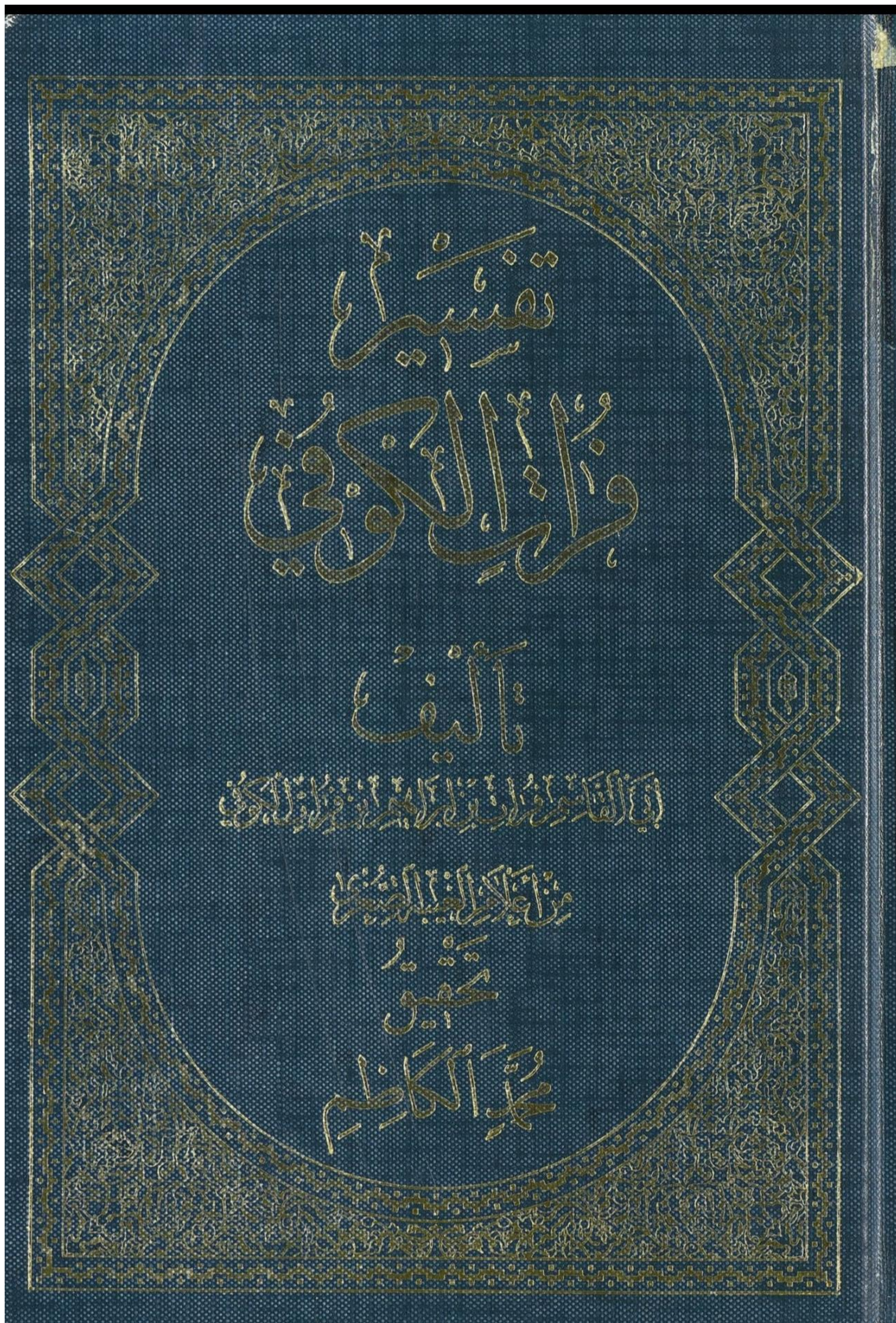
علیؑ لباس اللہ

مولا محمد جلاجلالہ فرماتے ہیں

يا على انك لبأس الله الذي ينتقم به

یا علی ! آپ اللہ کا وہ لباس ہیں جسکے ذریعے اللہ انتقام لے گا۔

علیؑ ہیں اللہ کا لباس۔ یہاں لباس سے مراد کپڑے والا لباس نہیں بلکہ صفات والا لباس ہے۔ علیؑ تب ہی لباس اللہ ہوں گیں کہ جب اللہ والی صفات علیؑ کے پاس ہو نگی۔ اب آپ کا ذہن جہاں تک سوچ سکتا ہے اتنا سوچیں جو جو صفات آپکو اللہ کی ملیں گیں وہ وہ صفات مولا علیؑ کی بھی ہو نگی کیو نکہ علیؑ ہی اللہ کی صفات کو ظاہر کرنے والے ہیں۔


تفسير
فرات الكوفي
تأليف
أبي القاسم فرات بن إبراهيم بن فرات الكوفي
من أعلام الغيبة الصغرى
تحقيق
محمد الكاظم

ومن سورة اقتربت (القمر)

وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنا فَتَمارَوْا بالنُذُرِ ٣٦

٥٩٦ ــ ٢ ــ فرات قال: حدثنا جعفربن محمد الأودي معنعناً: عن سلمان الفارسي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم في كلام ذكره في علي فذكره سلمان لعلي فقال: والله يا سلمان لقد أخبرني بما أخبرك به ثم قال: يا علي انك مبتلًى والناس مبتلون بك والله انك لحجة الله على أهل السماء وأهل الأرض وما خلق الله من خلقٍ إلا وقد احتج عليه باسمك وفيما أخذت إليهم من الكتب. ثم قال: والله ما يؤمن المؤمنون إلا بك ولا يضل الكافرون إلا بك، ومن أكرم على الله منك. ثم قال: يا علي إنك لسان الله الذي ينطق منه، وانك لبأس الله الذي ينتقم به، وإنك لسوط عذاب الله الذي ينتصر به، وانك لبطشة الله التي قال الله: (ولقد أنذرهم بطشتنا فتماروا بالنذر) وانك إيعاد الله، فمن أكرم على الله منك وانك والله لقد خلقك الله بقدرته وأخرجك [من المؤمنين. ر، ب] من خلقه، ولقد أثبت مودتك في صدور المؤمنين، والله يا علي إن في السماء لملائكة ما يحصيهم إلا الله وأنت القائم بالقسط ينتظرون أمرك ويذكرون فضلك ويتفاخرون أهل السماء بمعرفتك ويتوسلون إلى الله بمعرفتك وانتظار أمرك، [والله، أ، ب] يا علي ما سبقك أحدٌ من الأولين ولا يدركك أحدٌ من الآخرين.

وَما أمْرُنا إلّا واحِدَةٌ كَلَمْحٍ بالبَصَرِ ٥٠

[تقدم في ذيل الآية ٥٩/آل عمران آية المباهلة في حديث على عليه السلام

---

٥٩٦. أورده المجلسي في البحار ج ٤٠ ص ٦٤.

نحن اسماالحسنی

ایک روایت پیش کرتاہوں جہاں مولاامام حسن عسکریؑ نے اللہ کی صفت جلیل کے ساتھ جلاجلالہ استعمال کیاہے۔

بحارالانوار جلد 75 صفحہ نمبر 327

ج ٧٥ ٢٨ـ باب مواعظ أبي الحسن الثالث عليه السلام ـ٣٦٧ـ

إن كنتم لا تعلمون » (١) .

يا فتح كما لا يوصف الجليل جلّ جلاله والرّسول والخليل و ولد البتول فكذلك لا يوصف المؤمن المسلم لأمرنا ، فنبيّنا أفضل الأنبياء ، و خليلنا أفضل الأخلاّء ، و [وصيّه] أكرم الأوصياء ، اسمهما أفضل الأسماء ، و كنيتهما(٢) أفضل الكنى و أحلاها ، لولم يجالسنا إلاّ كفوٌ لم يجالسنا أحدٌ ، ولو لم يزوّجنا إلاّ كفو لم يزوّجنا أحدٌ ، أشدّ النّاس تواضعاً ، أعظمهم حلماً ، و أنداهم كفّاً ، وأمنعهم كنفاً ، ورث عنهما أوصياؤهما علمهما ، فاردد إليهما الأمر وسلّم إليهم ، أماتك الله مماتهم ، و أحياك حياتهم ، إذا شئت رحمك الله .

قال فتح : فخرجت فلمّا كان الغد تلطّفت في الوصول إليه فسلّمت عليه فردّ عليّ السّلام فقلت: ياابن رسول الله أتأذن لي في مسئلة اختلج في صدري أمرها ليلتي ، قال : سل و إن شرحتها فلي، وإن أمسكتها فلي ، فصحّح نظرك وتثبّت في مسألتك، و اصغ إلى جوابها سمعك، ولاتسأل مسئلة تعنّت واعتن بما تعتني به ، فإنّ العالم والمتعلّم شريكان في الرّشد ، مأموران بالنّصيحة ، منهيّان عن الغشّ ، و أمّا الّذي اختلج في صدرك ليلتك فإن شاء العالم أنبأك بإذن الله ، إنّ الله لم يظهر على غيبه أحداً إلاّ من ارتضى من رسول ، فكلّ ما كان عند الرّسول كان عند العالم ، وكلّما اطّلع عليه الرّسول فقد اطّلع أوصياؤه عليه ، كيلا تخلو أرضه من حجّة يكون معه علم يدلّ على صدق مقالته ، و جواز عدالته .

يا فتح عسى الشّيطان أراد اللّبس عليك فأوهمك في بعض ماأودعتك وشكّكك في بعض ما أنبأتك حتّى أراد إزالتك عن طريق الله وصراطه المستقيم ، فقلت : من أيقنت أنّهم كذافهم أرباب ؟ معاذالله إنّهم مخلوقون مربوبون مطيعون لله ، داخرون راغبون ، فإذا جاءك الشّيطان من قبل ما جاءك فاقمعه بما أنبأتك به ، فقلت : جعلت فداك فرّجت عنّي و كشفت ما لبّس الملعون عليّ بشرحك فقدكان أوقع

(١) الانبياء : ٧ .
(٢) أى النبى و الوصى .

مولا کا اللہ کی صفت جلیل کے ساتھ جلاجلالہ استعمال کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کی صفات اور اسما کے ساتھ جلاجلالہ لگایا جاسکتا ہے۔۔۔۔۔

اب دیکھتے ہیں کہ اللہ کی صفات اور اسماء میں کیا آل محمدؑ شامل ہیں؟؟؟

ایک آیت پیش نظر ہے

ولله الأسماء الحسنى فادعوه بها

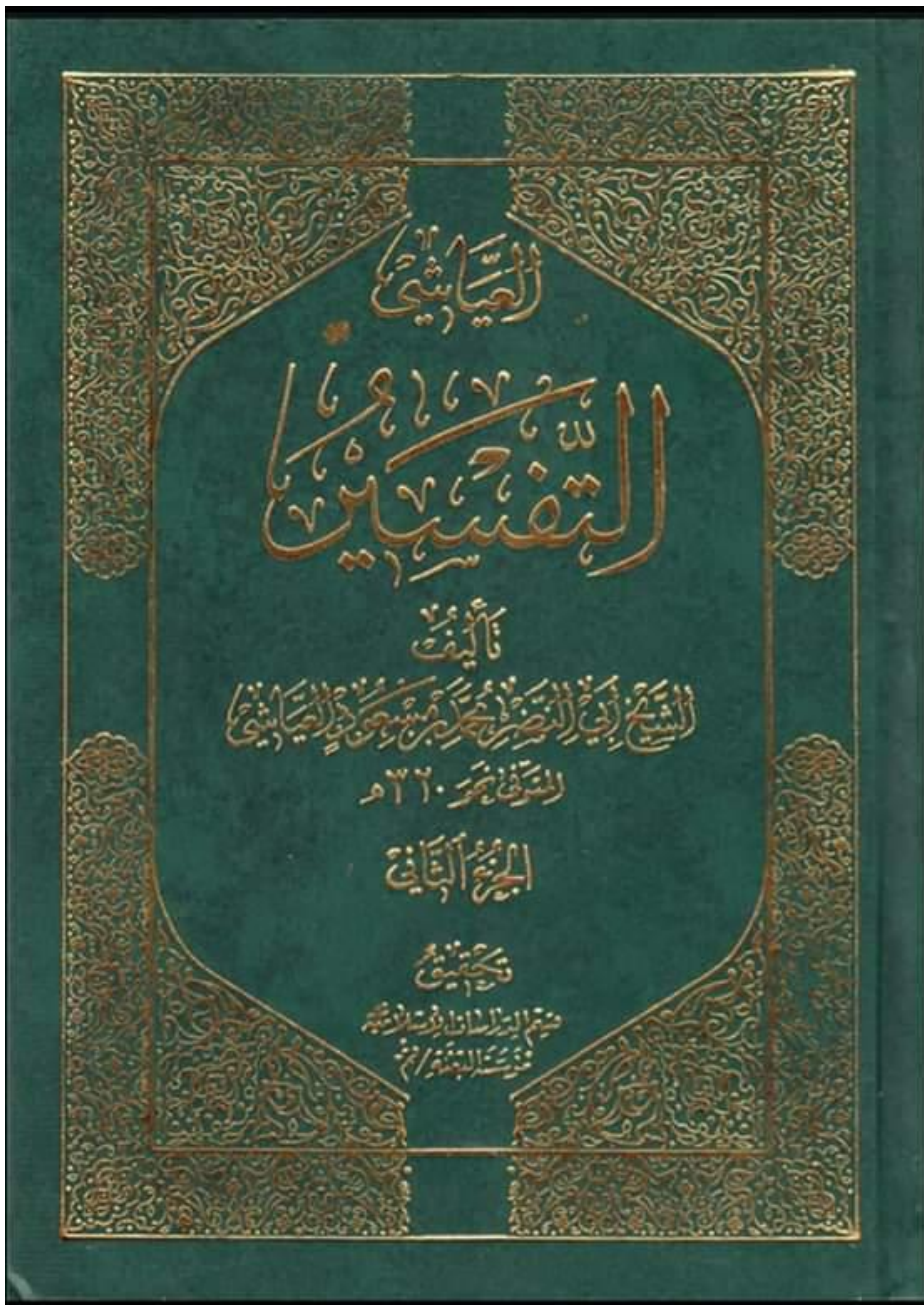
اور اللہ کو اسکے اچھے ناموں (اسما) کے ساتھ پکارو۔

(سورہ الاعراف 180)

مولا امام جعفر صادق جلاجلالہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

نحن والله الأسماء الحسنى الذي لا يقبل من أحد الا بمعرفتنا "قال فادعوه بها"

اللہ کی قسم ہم وہ اسمائے حسنیٰ ہیں کہ کسی کی اطاعت قبول نہیں کی جائے گی جب تک ہماری معرفت نہ ہو لہذا ان اسماء کے واسطے سے دعا کرو۔


العياشي
التفسير
تأليف
الشيخ أبي النضر محمد بن مسعود العياشي
المتوفى نحو ٣٢٠ هـ
الجزء الثاني
تحقيق

كيف عَلِموا القول حيث قيل لهم: ألست بربّكم؟ قال: إنّ الله جعل فيهم ما إذا سألهم أجابوه[1].

١٦٦١/١١٩ـ عن سليمان اللبّان، قال: قال أبو جعفر عليه السلام: أتدري ما مَثَل المُغيرة ابن سعيد[2]؟ قال: قلت: لا. قال: مَثَله مَثَل بَلعم[3] الذي أُوتي الاسم الاعظم الذي قال الله تعالى: ﴿ءَاتَيْنَاهُ ءَايَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ﴾[4] [١٧٥].

١٦٦٢/١٢٠ـ عن محمّد بن أبي زيد الرازي، عمّن ذكره عن الرضا عليه السلام، قال: إذا نزلت بكم شِدّة، فاستعينوا بنا على الله، وهو قول الله تعالى: ﴿وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا﴾ [١٨٠]. قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: نحن والله الأسماء الحسنى الذي لا يُقبَل من أحدٍ إلّا بمعرفتنا. قال: فادعوه بها[5].

١٦٦٣/١٢١ـ عن حُمران، عن أبي جعفر عليه السلام، في قول الله تعالى: ﴿وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ﴾ [١٨١]. قال: هم الأئمّة[6].

---

(١) بحار الأنوار ٥: ٦٣/٢٥٨، و٦٧: ١٩/١٠٢.

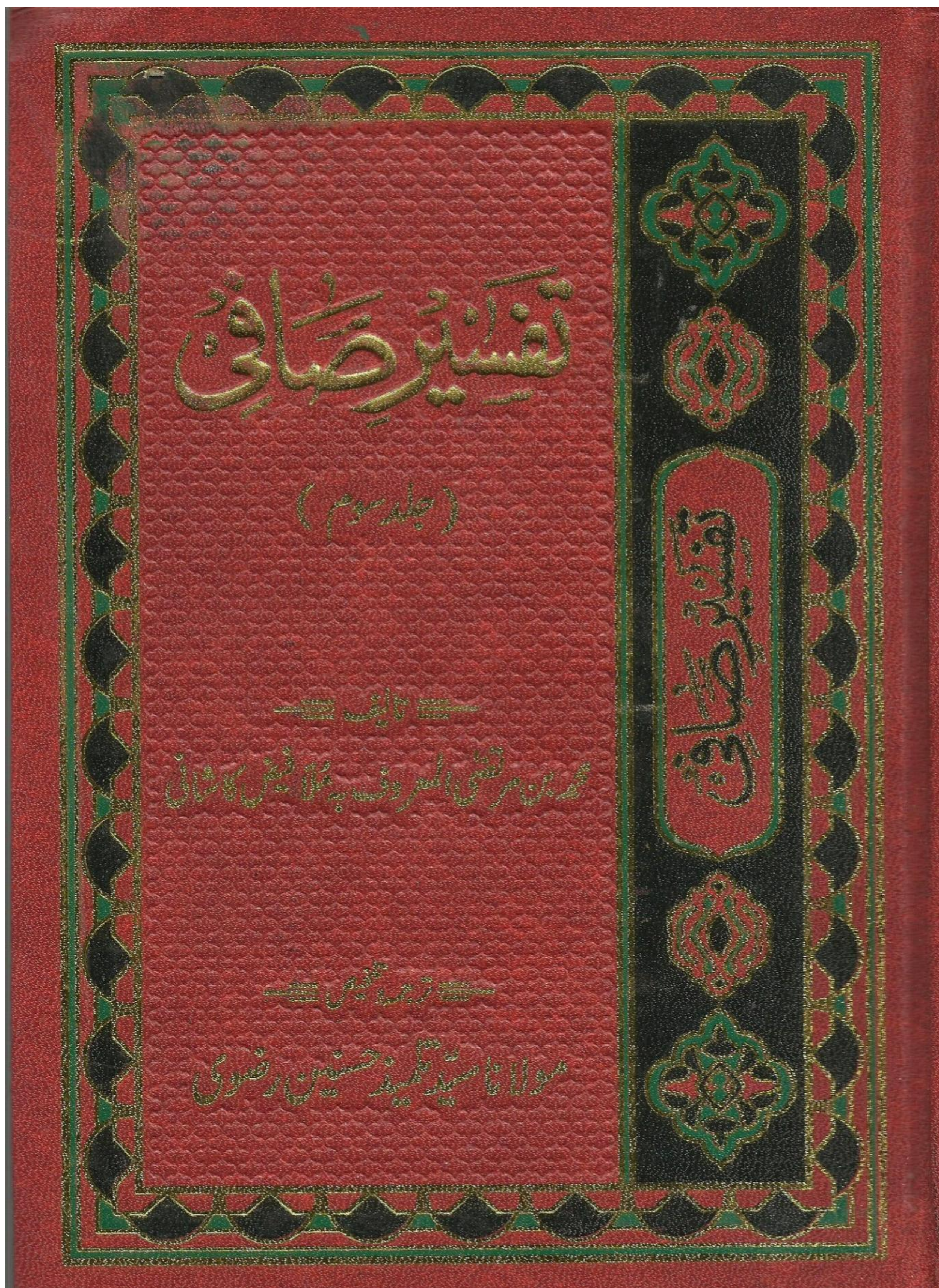
(٢) في «ب، هـ»: المغيرة بن شعبة، تصحيف صوابه ما أثبتناه، راجع رجال الكشي، ومعجم رجال الحديث ١٨: ٢٧٥.

(٣) زاد في الكشي: قلت: ومن بلعم؟ قال.

(٤) رجال الكشي: ٤٠٦/٢٢٧ عن سلمان الكناني، بحار الأنوار ١٣: ٣/٣٧٩، و٤٦: ١٥/٣٣٢.

(٥) الكافي ١: ٤/١١١ عن معاوية بن عمار، عن أبي عبدالله عليه السلام، الإختصاص: ٢٥٢، بحار الأنوار ٩٤: ٧/٥.

(٦) الكافي ١: ١٣/٣٤٣ عن عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله عليه السلام، بحار الأنوار ٢٤: ٥/١٤٤.


تفسیر صافی
(جلد سوم)
تالیف
محمد بن مرتضی المعروف بہ ملا فیض کاشانی
ترجمہ تحشیہ
مولانا سید محمد حسنین رضوی
تفسیر صافی

مولارضاجلاجلالہ تفسیر صافی اورالکافی میں فرماتے ہیں

اسماء موصوف کی صفات ہیں۔

اسماء ہیں آل محمدؑ

اور مولافرمارہے ہیں کہ اسماء موصوف کی صفت ہوتے ہیں

یعنی آل محمدؑ اللہ کی صفات ہیں۔

توکیاآل محمدؑ جو کہ صفت اللہ ہیں انکے ساتھ جلاجلالہ نہیں لگایاجاسکتا؟؟؟؟؟

وَ لِلّٰہِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی فَادۡعُوۡہُ بِہَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِیۡنَ یُلۡحِدُوۡنَ فِیۡۤ اَسۡمَآئِہٖ ؕ سَیُجۡزَوۡنَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۸۰﴾
وَ مِمَّنۡ خَلَقۡنَاۤ اُمَّۃٌ یَّہۡدُوۡنَ بِالۡحَقِّ وَ بِہٖ یَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۸۱﴾ ع
وَ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا سَنَسۡتَدۡرِجُہُمۡ مِّنۡ حَیۡثُ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۲﴾
وَ اُمۡلِیۡ لَہُمۡ ؕ اِنَّ کَیۡدِیۡ مَتِیۡنٌ ﴿۱۸۳﴾

۱۸۰۔ اور اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں تم انھی ناموں سے اُسے پکارا کرو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں کج روی اختیار کرتے ہیں وہ جو کچھ کر رہے ہیں عنقریب اس کی جزا پائیں گے۔

۱۸۱۔ اور ہماری مخلوقات میں ایک ایسی امت بھی ہے جو حق کی راہ دکھاتی ہے اور اسی کے مطابق عدل سے کام لیتی ہے۔

۱۸۲۔ اور جنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ہم بتدریج اُن کو تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ انھیں پتا تک نہیں چلے گا۔

۱۸۳۔ اور میں انھیں مہلت بھی دیتا ہوں یقیناً میری تدبیر بہت پائیدار ہے۔

۱۸۰–وَ لِلّٰہِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی–

اور اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں۔ تمام اسماء میں اللہ کے نام سب سے زیادہ خوب صورت اور اچھے ہیں۔ اس لیے کہ وہ جن مفاہیم پر مشتمل ہیں وہ بھی احسن ہیں۔ تفسیر قمی میں ہے فرمایا اس سے مراد الرحمٰن الرحیم ہیں۔ [۱]

فَادۡعُوۡہُ بِہَا–تم اللہ کو ان ہی ناموں سے پکارو

کتاب کافی میں امام رضاؑ سے مروی ہے کہ اُن سے نام کے بارے میں سوال کیا گیا تو امامؑ نے فرمایا کہ یہ اسماء موصوف کی صفات ہیں۔ [۲]

تفسیر عیاشی امام رضاؑ سے مروی ہے کہ جب بھی تم پر کوئی مصیبت نازل ہو تو ان ناموں کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے قول سے ثابت ہے "وَ لِلّٰہِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی فَادۡعُوۡہُ بِہَا" (اعراف۔۱۸۰) امامؑ نے فرمایا کہ امام جعفر صادقؑ کا قول ہے نحن واللہ الاسماء الحسنیٰ الذی لا یقبل من احد طاعۃ الا بمعرفتنا قال "فادعوہ بھا" [۳]

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۲۴۹ (۲) الکافی ج ۱ ص ۱۱۳ ح ۳ (۳) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۴۲ ح ۱۱۹

خدا کی قسم ہم وہ اسمائے حسنیٰ ہیں کہ کسی کی اطاعت قبول نہیں کی جائے گی جب تک ہماری معرفت نہ ہو لہٰذا ان اسماء کے واسطے سے دعا کرو۔

اسم کے مفہوم کی تحقیق سورۂ بقرہ کے آغاز آیت ۳۱ کے ذیل میں بیان کی جا چکی ہے۔

وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۔

اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں کج روی اختیار کرتے ہیں

وہ اس کے نام پر بتوں کا نام رکھ لیتے ہیں یا اللہ کے وہ اوصاف بیان کرتے ہیں جو اس کے لیے مناسب نہیں ہیں اور اس کے ایسے نام رکھ لیتے ہیں جن کا رکھنا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔

کتابِ کافی میں امام رضاؑ سے مروی ہے کہ خالق کی توصیف نہیں کی جا سکتی ہے مگر وہی جو اس نے خود اپنے لئے بیان کی ہے اور بھلا اس کا وصف کیسے بیان ہوسکتا ہے حواس جس کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں اور اوھام کی جہان تک رسائی ممکن نہیں اور خیالات جس کی حد بندی نہیں کر سکتے اور آنکھیں جس کا احاطہ کرنے سے درماندہ ہیں۔ توصیف کرنے والوں کی توصیف سے وہ بلند و بالا ہے اور تعریف کرنے والوں کی تعریف سے وہ ماورا ہے۔ [1]

کتابِ توحید میں امام صادقؑ سے ایک طولانی حدیث میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے اسمائے حسنیٰ ہیں کہ جس نے اپنے غیر کو ان ناموں سے موسوم نہیں کیا اور اسی بات کو کتابِ حکیم میں بیان فرمایا ہے "فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ" (اعراف۔ ۱۸۰) تم انھی ناموں سے اللہ کو پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو جہالت کے سبب اور لاعلمی کی بنیاد پر اس کے ناموں میں کج روی اختیار کرتے ہیں پس جو بغیرِ علم اس کے اسماء میں الحاد کرتا ہے وہ شرک کرتا ہے اور اسے اس کا علم نہیں ہے اور وہ کفر کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ وہ اچھا کام کر رہا ہے اور اسی لیے فرمایا ہے وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ (یوسف۔ ۱۰۶) (اور اُن میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ وہ اس کے ساتھ شرک کرتے ہیں)۔ یہ وہی لوگ ہیں جو اس کے اسماء میں الحاد کرتے ہیں جس کا انھیں علم نہیں ہے انھیں غیر مناسب جگہ پر رکھ دیتے ہیں جو اس کے لئے مناسب نہیں ہے۔ [2]

سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۔

اور وہ جو کچھ کر رہے ہیں عنقریب اس کی جزا پائیں گے

۱۸۱ ۔ وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۔

اور ہماری مخلوقات میں سے ایک ایسی امت بھی ہے جو حق کی راہ دکھاتی ہے اور اسی کے مطابق عدل سے کام لیتی ہے۔

---

(۱) الکافی ج ۱ ص ۱۳۸ ح ۳ (۲) التوحید ص ۵۸ ح ۱۶ باب ۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

اصول کافی جلد اوّل

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

نے اللہ کے رسول کی اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ النَّخَّاسِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: نَحْنُ الْمَثَانِي الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ نَبِيَّنَا مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَنَحْنُ وَجْهُ اللهِ نَتَقَلَّبُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ وَنَحْنُ عَيْنُ اللهِ فِي خَلْقِهِ وَيَدُهُ الْمَبْسُوطَةُ بِالرَّحْمَةِ عَلَىٰ عِبَادِهِ؛ عَرَفَنَا مَنْ عَرَفَنَا وَجَهِلَنَا مَنْ جَهِلَنَا وَإِمَامَةَ الْمُتَّقِينَ.

٣ ـ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے ہم ہیں وہ مثانی (دو بار نازل ہونے والی سورت (حمد)) جو اللہ نے اپنے نبی کو دی۔ ہم وجہ اللہ ہیں یعنی جن سے اللہ کی طرف توجہ کی جاتی ہے ہم تمہارے روبرو روئے زمین پر آمدورفت رکھتے ہیں اور عین اللہ ہیں خدا کی مخلوق پر ہم، بندوں پر رحمت کے لئے خدا کا کھلا ہوا ہاتھ ہیں جس نے پہچانا اس نے ہمیں پہچانا۔ جو ہم سے جاہل رہا وہ جاہل رہا۔ ہم متقیوں کے امام ہیں۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ؛ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ؛ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا» قَالَ: نَحْنُ وَاللهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى الَّتِي لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنَ الْعِبَادِ عَمَلاً إِلَّا بِمَعْرِفَتِنَا.

٤ ـ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ وللہ الاسماء الحسنیٰ کے متعلق فرمایا۔ ہم ہیں اللہ کے اسماء الحسنیٰ بغیر ہماری معرفت کے بندوں کا کوئی عمل مقبول نہ ہوگا۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ صَبَّاحٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ خَلَقَنَا فَأَحْسَنَ خَلْقَنَا وَصَوَّرَنَا فَأَحْسَنَ صُوَرَنَا وَجَعَلَنَا عَيْنَهُ فِي عِبَادِهِ وَلِسَانَهُ النَّاطِقَ فِي خَلْقِهِ وَيَدَهُ الْمَبْسُوطَةَ عَلَىٰ عِبَادِهِ بِالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَوَجْهَهُ الَّذِي يُؤْتَىٰ مِنْهُ وَبَابَهُ الَّذِي يَدُلُّ عَلَيْهِ وَخُزَّانَهُ فِي سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ؛ بِنَا أَثْمَرَتِ الْأَشْجَارُ وَأَيْنَعَتِ الثِّمَارُ، وَجَرَتِ الْأَنْهَارُ وَبِنَا يَنْزِلُ غَيْثُ السَّمَاءِ، وَيَنْبُتُ عُشْبُ الْأَرْضِ

دو ہی راستے ہیں تمہارے پاس یا

ان تمام احادیث کا انکار کر دو جہاں اللہ کی صفات کے ساتھ جلاجلالہ لکھا ہے یہ آل محمد کو اللہ کی صفات اور اسماء مان کر جلاجلالہ کہنا شروع کر دو۔۔۔

علیؑ اللہ کا مظہر

مولاؑ فرماتے ہیں

فنحن معانيه ومظاهره فيكم

ہم تم میں اللہ کے معنیٰ اور مظہر ہیں۔

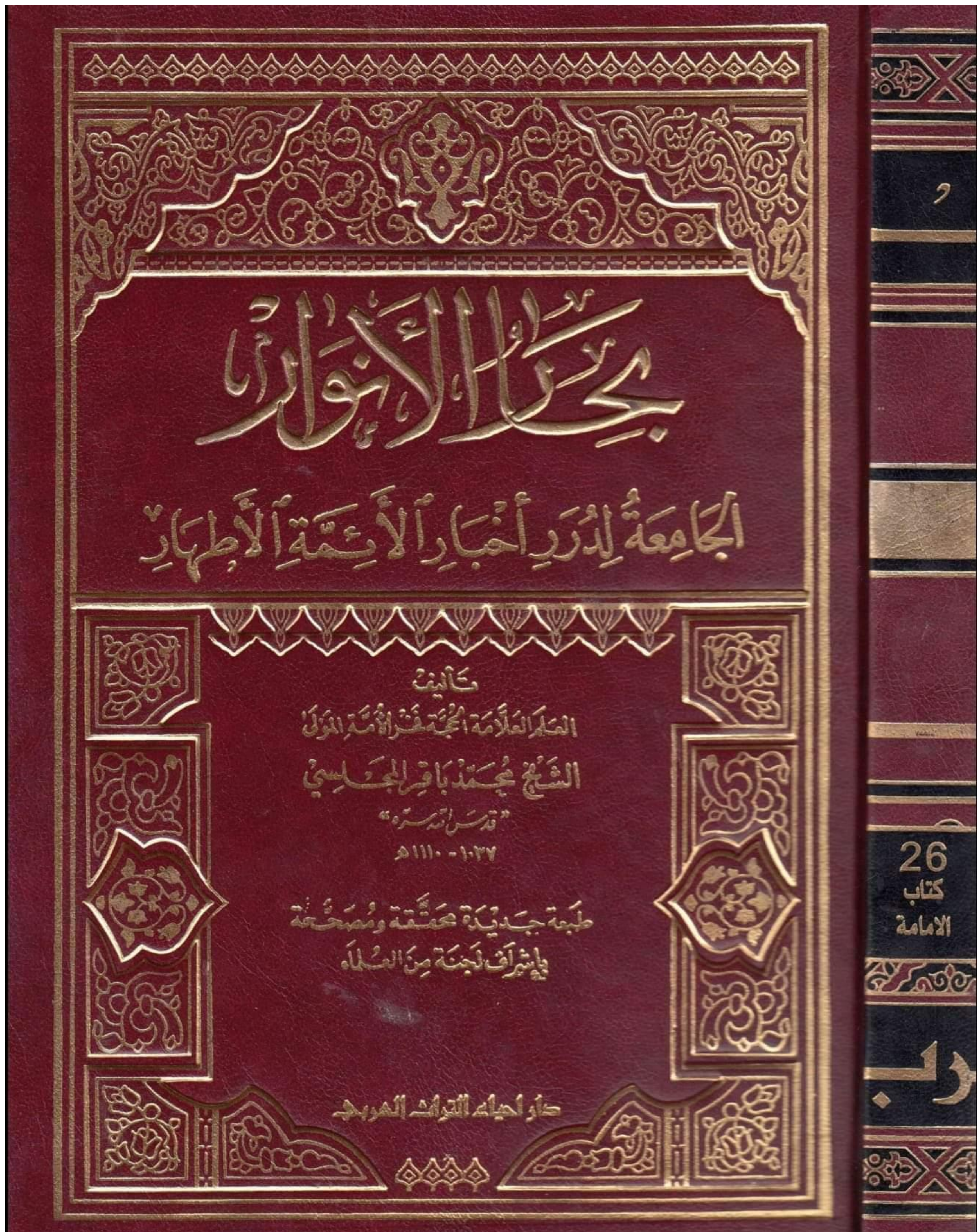
یعنی جو جو اللہ ہے وہ وہ اللہ اپنے مظہر سے ظاہر کرتا ہے۔

جیسے سورج کا مظہر اسکی شعاع ہے اور سورج کی تپش اسکی شعاع سے ظاہر ہوتی ہے۔

جیسے اللہ خالق ہے تو اللہ اپنے مظاہر سے خلق کرواتا ہے اور انکا خلق کرنا اللہ کا خلق کرنا ہوتا ہے۔

اللہ رازق ہے تو اللہ اپنے مظاہر سے رزق تقسیم کرواتا ہے انکا تقسیم رزق کرنا اللہ کا تقسیم رزق کرنا ہوتا ہے۔

اللہ جلا جلالہ ہے تو ضروری ہے کہ اللہ اپنی اس صفت کا ظہور بھی اپنے مظاہر سے کروائے گا تب ہی اس کے مظاہر کا جلا جلالہ ہونا اللہ کا جلا جلالہ ہونا کہلوائے گا۔


بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار
تأليف
العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي
"قدس الله سره"
١٠٣٧ - ١١١٠هـ
طبعة جديدة محققة ومصححة
بإشراف لجنة من العلماء
دار احياء التراث العربي
26
كتاب
الامامة

وتلا أيضاً : « ولو أنّ ما في الأرض من شجرة أقلام والبحر يمدّه من بعده سبعة أبحر ما نفدت كلمات الله إنّ الله عزيز حكيم » (١) .

يا جابر إثبات التوحيد و معرفة المعاني : أمّا إثبات التوحيد معرفة الله القديم الغائب الّذي لاتدركه الأبصار وهو يدرك الأبصار وهو اللطيف الخبير ، وهو غيب باطن ستدركه كما وصف به نفسه .

و أمّا المعاني فنحن معانيه و مظاهره فيكم ، اخترعنا من نور ذاته وفوّض إلينا اُمور عباده ، فنحن نفعل باذنه مانشاء ، و نحن إذا شئنا شاء الله ، و إذا أردنا أراد الله ونحن أحلّنا الله عزّ وجلّ هذا المحلّ واصطفانا من بين عباده و جعلنا حجّته في بلاده.

فمن أنكر شيئاً وردّه فقد ردّ على الله جلّ اسمه وكفر بآياته و أنبيآئه ورسله يا جابر من عرف الله تعالى بهذه الصفة فقد أثبت التوحيد لأنّ هذه الصفة موافقة لما في الكتاب المنزل وذلك قوله تعالى : « لاتدركه الأبصار وهو يدرك الأبصار ليس كمثله شيء وهو السّميع العليم » (٢) وقوله تعالى : « لا يسأل عمّا يفعل وهم يسألون» (٣) .

قال جابر : يا سيّدي ما أقلّ أصحابي ؟ قال عليه السلام : هيهات هيهات أتدري كم على وجه الأرض من أصحابك ؟ قلت : يابن رسول الله كنت أظنّ في كلّ بلدة ما بين المائة إلى المائتين و في كلّ ما بين الألف إلى الالفين (٤) بل كنت أظنّ أكثر من مائة ألف في أطراف الأرض و نواحيها ، قال عليه السلام : يا جابر خالف ظنّك و قصر رأيك اُولئك المقصّرون وليسوا لك بأصحاب .

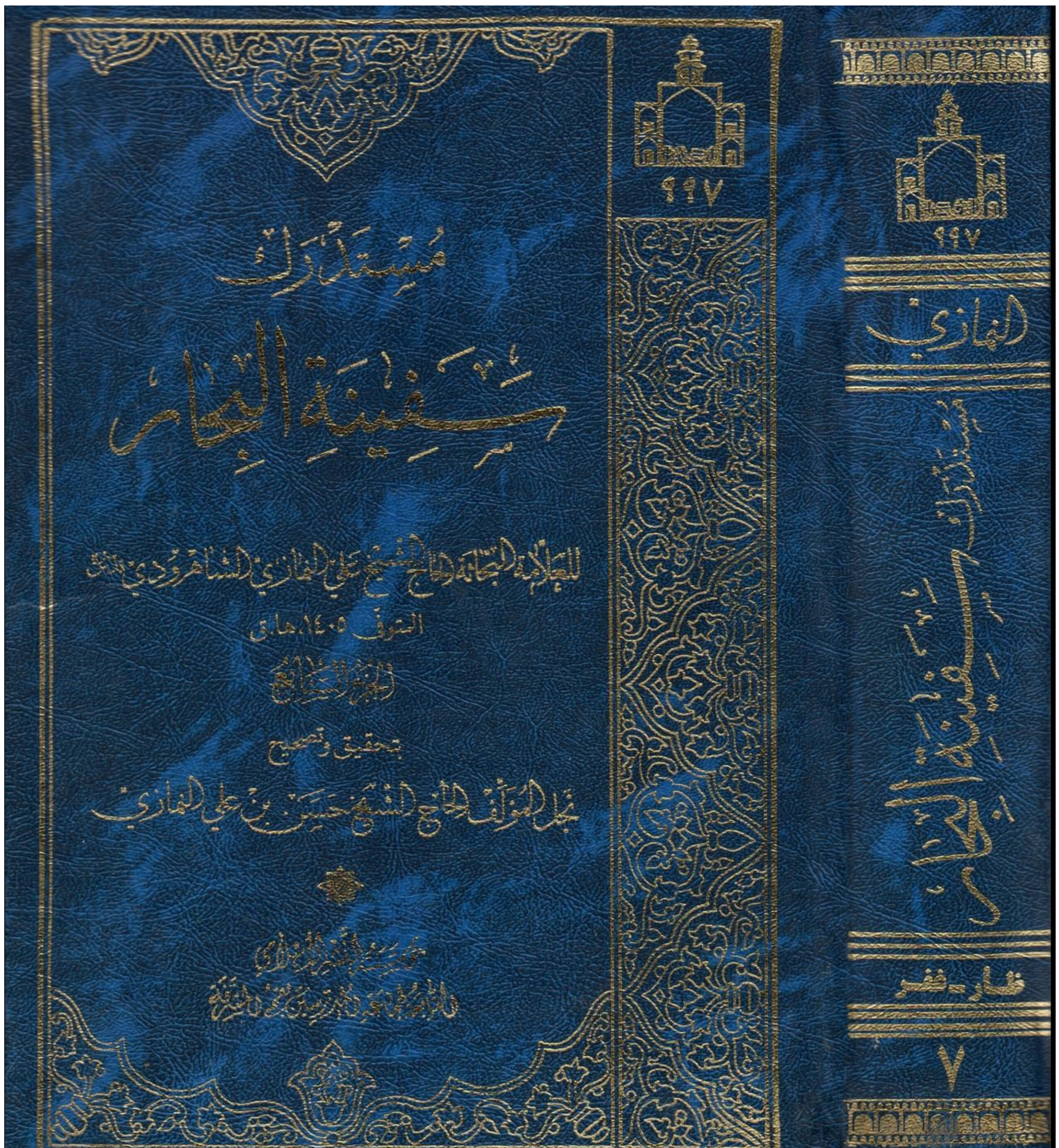
قلت : يابن رسول الله و من المقصّر ؟ قال : الّذين قصّروا في معرفة الأئمّة وعن معرفة ما فرض الله عليهم من أمره و روحه ، قلت : يا سيّدي و ما معرفة روحه ؟ قال عليه السلام : أن يعرف كلّ من خصّه الله تعالى بالروح فقد فوّض إليه أمره يخلق باذنه

(١) لقمان : ٢٧ .

(٢) الانعام : ١٠٣ . والشورى : ١١ وفيها : وهوالسميع البصير .

(٣) الانبياء : ٢٣ .

(٤) في نسخة : و الالفين .


٩٩٧
مستدرك
سفينة البحار
للعلامة الحاج الشيخ علي النمازي الشاهرودي
المتوفى ١٤٠٥ هـ ق
الجزء السابع
بتحقيق وتصحيح
نجل المؤلف الحاج الشيخ حسن بن علي النمازي
النمازي
مستدرك سفينة البحار
٧

دلالة على المسمّى(١).

وفي الرواية الرّضويّة المفصّلة في إطلاق الأسماء والصفات على الخالق والمخلوق كالسميع والبصير وغيرهما، قال: قد جمعنا الاسم واختلف المعنى(٢).

باب نفي التركيب واختلاف المعاني والصفات(٣).

التوحيد، الإحتجاج: عن محمّد بن مسلم، عن أبي جعفر عليه السلام أنّه قال في صفة القديم: إنّه واحد أحد صمد أحديّ المعنى، ليس بمعانٍ كثيرة مختلفة. قال: قلت: جعلت فداك يزعم قوم من أهل العراق أنّه يسمع بغير الّذي يبصر ويبصر بغير الّذي يسمع. قال: فقال: كذبوا، وألحدوا وشبّهوا، تعالى الله عن ذلك، إنّه سميع بصير، يسمع بما يبصر ويبصر بما يسمع ـ الخ(٤).

في المجمع والمعاني الّتي أثبتها الأشاعرة للباري تعالى عن ذلك، هي الصفات الّتي زعموها له من أنّه قادر بقدرة، وعالم بعلم، وحيّ بحياة إلى غير ذلك، وزعموا أنّها قديمة حالّة في ذاته، فهي زائدة على ذاته ـ الخ.

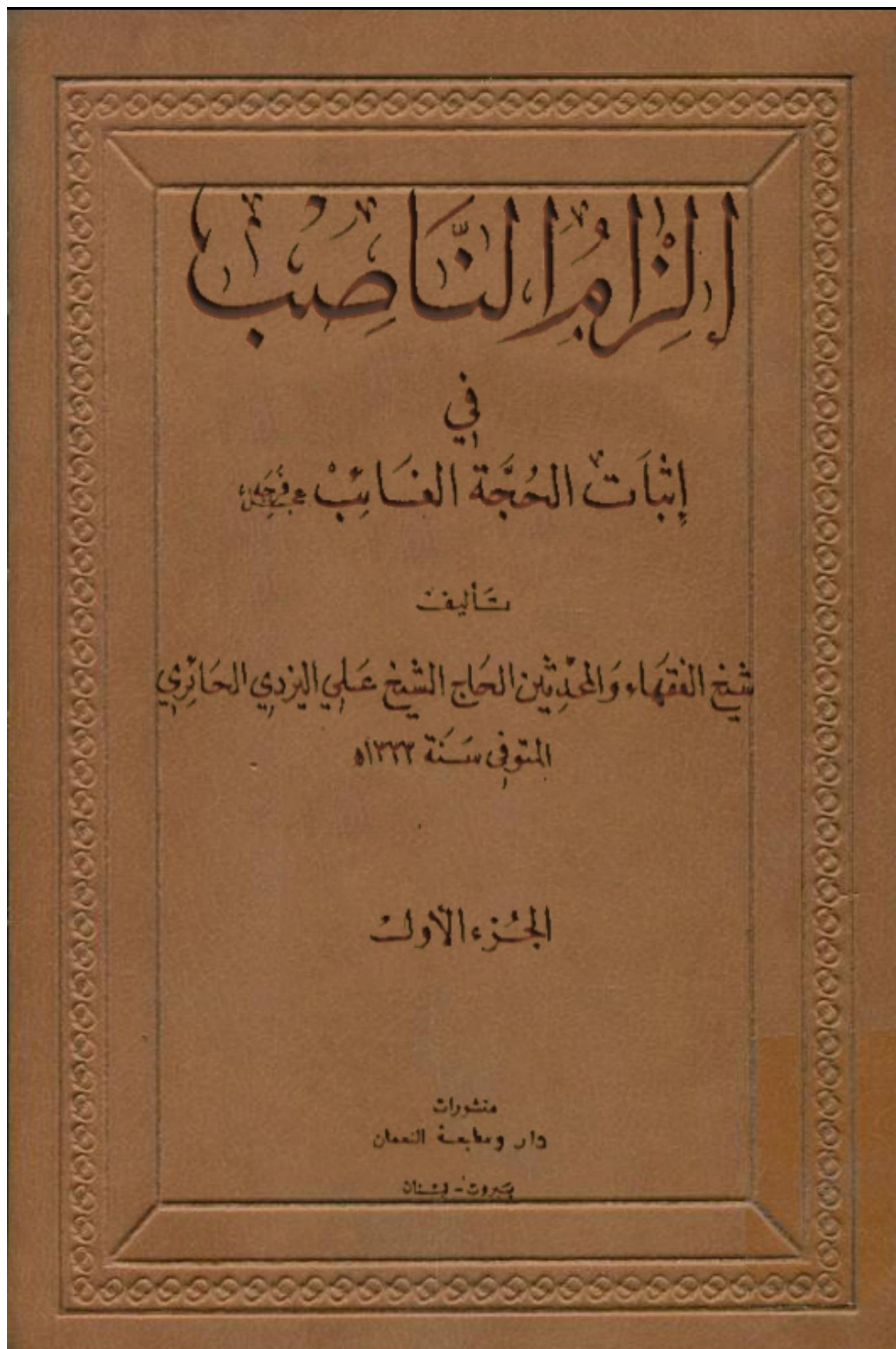
وفي الحديث السجّادي عليه السلام قال: ياجابر أتدري ما المعرفة؟ المعرفة إثبات التوحيد أوّلاً ثمّ معرفة المعاني ثانياً ـ إلى أن قال: ـ وأمّا المعاني فنحن معانيه ومظاهره فيكم، اخترعنا من نور ذاته ـ الخ(٥).

أقول: المعاني يعني مقاصده ومراده في خلقه.

عوج قصّة عوج بن عناق(٦).

قصص الأنبياء: بالإسناد إلى وهب قال: إنّ عوج بن عناق كان جبّاراً عدوّاً لله تعالى وللإسلام، وله بسطة في الجسم والخلق، وكان يضرب يده فيأخذ الحوت من أسفل البحر، ثمّ يرفع إلى السماء فيشويه في حرّ الشمس فيأكله، وكان عمره

(١ و٢) ط كمباني ج ٢/١٥٤، وجديد ج ٤/١٧٣، وص ١٧٧.
(٣) ط كمباني ج ٢/١٢٢، وجديد ج ٤/٦٢.
(٤) جديد ج ٤/٦٩.
(٥) ط كمباني ج ٧/٢٧٧، وجديد ج ٢٦/١٤.
(٦) ط كمباني ج ٥/٢٦٢ و٢٦٧، وجديد ج ١٣/١٧٠ و١٨٦ و١٨٧.

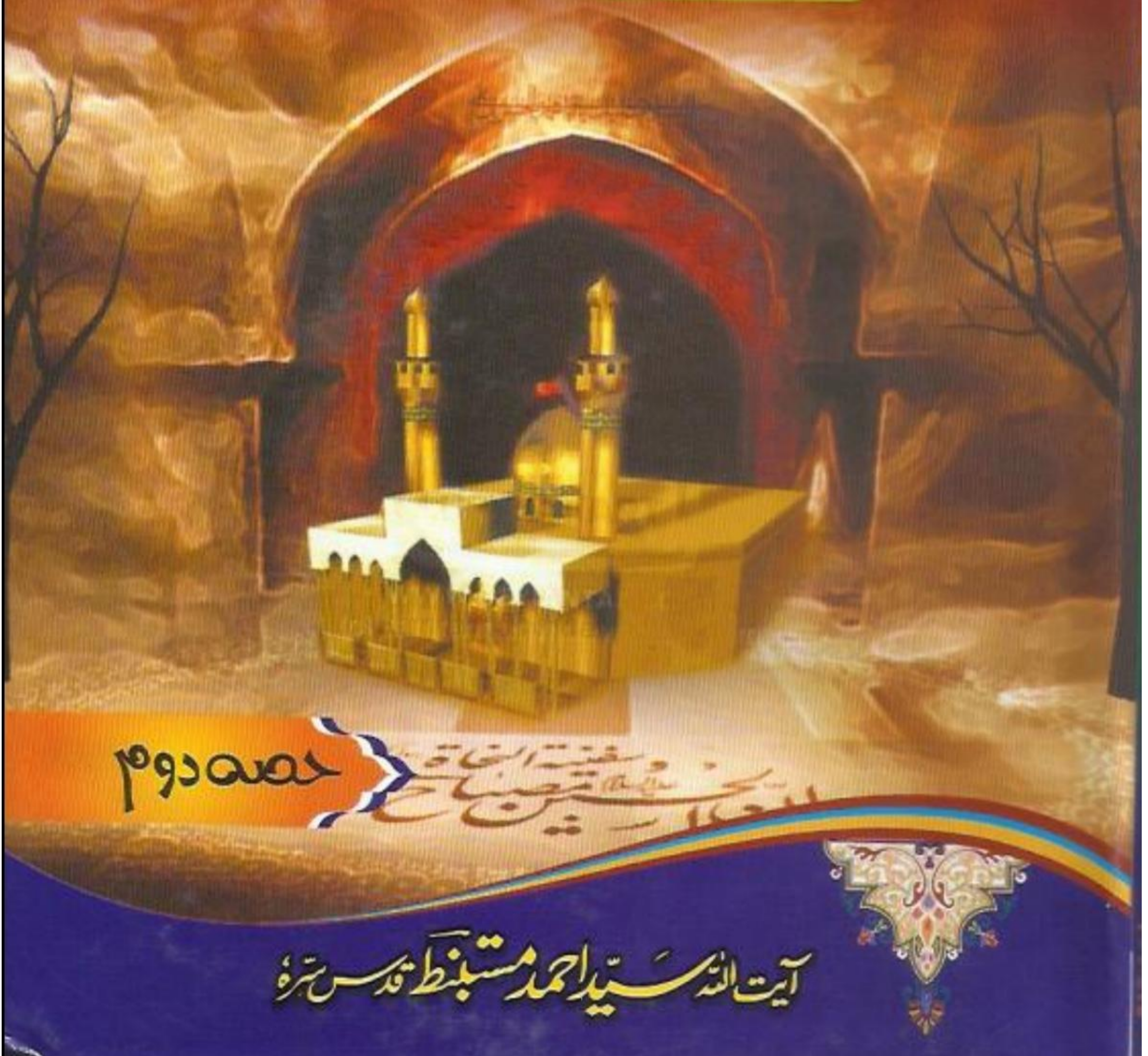

إلزام الناصب
في
إثبات الحجة الغائب عجل
تأليف
شيخ الفقهاء والمحدثين الحاج الشيخ علي اليزدي الحائري
المتوفى سنة ١٣٣٣ه
الجزء الأول
منشورات
دار ومطبعة النعمان
بيروت - لبنان

الابصار وهو يدرك الابصار وهو اللطيف الخبير وهو غيب باطن ستدركه كما وصف به نفسه اما المعاني فنحن معانيه ومظاهره فيكم اخترعنا من نور ذاته وفوض الينا أمور عباده فنحن نفعل باذنه ما نشاء ونحن اذا شئنا شاء الله واذا أردنا أراد الله ونحن احلنا الله هذا المحل واصطفانا من بين عباده وجعلنا حجة في بلاده فمن أنكر شيئاً من ذلك ورده فقد رد على الله جل اسمه وكفر بأنبيائه ورسله يا جابر من عرف الله تعالى بهذه الصفات فقد اثبت التوحيد لان هذه الصفة موافقة لما في الكتاب المنزل وذلك قوله تعالى لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار ليس كمثله شيء وهو السميع العليم وقوله تعالى لا يسأل عما يفعل وهم يسألون قال جابر يا سيدي ما أقل أصحابي قال (ع) هيهات هيهات أتدري كم على وجه الارض من اصحابك قلت يا ابن رسول الله كنت اظن في كل بلدة ما بين المائة الى المائتين وفي كل اقليم منهم ما بين الالف الى الفين بل كنت اظن أكثر من مائة الف في اطراف الارض ونواحيها قال (ع) يا جابر خالفك ظنك وقصر رأيك اولئك المقصرون وليسوا لك بأصحاب قلت يا ابن رسول الله (ص) ومن المقصر قال الذين قصروا في معرفة الائمة وعن معرفة ما فرض الله عليهم من أمره وروحه قلت يا سيدي وما معرفة روحه قال (ع) ان يعرف كل من خصه الله تعالى بالروح فقد فوض اليه أمره يخلق باذنه ويحيي باذنه ويعلم ما في الضمائر ويعلم ما كان وما يكون الى يوم القيامة ذلك ان هذا الروح من أمر الله تعالى فمن خصه الله تعالى بهذا الروح فهو كامل غير ناقص يفعل ما يشاء باذن الله يسير من المشرق الى المغرب باذن الله في لحظة واحدة يعرج به السماء وينزل به الى الارض يفعل ما شاء وأراد قلت يا سيدي اوجدني بيان هذا الروح من كتاب الله تعالى وانه من أمر خصه

مناقبِ اہلِ بیتؑ

اَلقَطرۃُ

مِن بحارِ مناقبِ النبی والعترۃ کا ترجمہ



26

نہیں دیکھ سکتیں جبکہ وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے۔ وہ اشیاء کا خالق اور ہر چیز سے واقف ہے وہ ازل سے پوشیدہ ہے جیسے کہ خود اس نے اپنی توصیف کی ہے۔

شناخت معانی: تم جان لو کہ ہم تمہارے درمیان توحید کے مظاہر اور معانی ہیں۔ خدا نے ہمیں اپنی ذات کے نور سے پیدا کیا، اور لوگوں کے معاملات ہمارے سپرد کر دیئے، اور ہم اس کی اجازت اور فرمان سے جو چاہیں انجام دیتے ہیں۔ جو ہم چاہتے ہیں وہ بھی وہی ہے جو وہ چاہتا ہے، ہمارا ارادہ وہی خدا کا ارادہ ہے، اور اس نے ہمیں یہ مقام اور مرتبہ عطا کیا ہے اور ہمیں اپنے بندوں کے درمیان سے فضیلت دی ہے، اور اپنی مملکت میں حجت قرار دیا ہے۔

فَمَنْ انكر شَيْئًا وَرَدَّهُ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللّٰهِ جَلَّ اسْمُهُ وَكَفَرَ بِآيَاتِهِ وَأَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ

"اگر کوئی ہمارے فضائل یا ہماری بات کا انکار کرے تو در حقیقت اس نے خدا کا اور خدا کی آیات اور اس کے انبیاء اور رسولوں کا انکار کیا ہے"

اے جابر! جس نے بھی خدا کو ان اوصاف کے ساتھ پہچان لیا، اس نے توحید کا اثبات کیا ہے، کیونکہ یہ اوصاف اس کے مطابق اور موافق ہیں جو قرآن میں ذکر ہوا ہے، اور وہ خدا کا یہ فرمان ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (سورہ شوریٰ: آیت ۱۱)

"کوئی چیز اس کی طرح نہیں ہے وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے"

وہ فرماتا ہے:

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ. (سورہ انبیاء: آیت ۲۳)

"وہ جو کرتا ہے اس کے بارے میں اس سے سوال نہ کیا جائے گا، لوگوں سے ان کے افعال کے بارے میں سوال کیا جائے گا"

جابر نے کہا: اے میرے آقا! میرے ساتھی اور وہ لوگ جو میرے ہم فکر ہیں کتنے کم ہیں۔

حضرت نے فرمایا: دور ہے دور ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس وسیع زمین پر تمہارے کتنے دوست

مولاؑ کے اس فرمان پر ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے لیکن کیونکہ میرا موضوع جلا جلالہ ہے اسی لیے اسپر استدلال کیا۔۔۔

علی ممسوس فی ذات اللہ

جو لوگ کہتے ہیں کہ جلاجلالہ صرف اللہ کی ذات کیلیے مخصوص ہے انکے لیے مولا جلاجلالہ کا یہ فرمان پیش کرنا بہتر سمجھوں گا۔

رسولؐ کا فرمان ہے:-

لا تسبوا علياً فإنه ممسوس في ذات اللّٰه تعالى

علیؑ کو برا مت کہو علیؑ اللہ کی ذات میں مس کیا ہوا ہے۔

ذات میں مس ہونا اور ہوتا ہے۔

ذات سے مس ہونا اور ہوتا ہے۔

جیسے سورج کی شعاع سورج میں مس ہوئی وی ہے

شعاع سورج سے الگ نہیں سورج سے ہے۔

علیؑ اللہ سے الگ نہیں اللہ سے ہے۔۔۔۔۔

تو جو اللہ سے ہو وہ غیر اللہ نہیں جب علیؑ غیر اللہ نہیں تو علیؑ کے ساتھ جلاجلالہ کیوں نہیں لگایا جا سکتا۔۔۔

مزید دلائل کیلیے

اسپر میں نے کتاب لکھی ہے مومنین اسے پڑھ سکتے ہیں۔آل محمد اللہ کا غیر نہیں

حلية الأولياء
وطبقات الأصفياء

للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصفهاني
المتوفى سنة ٤٣٠ هـ

الجزء الأول

فيم أنزلت ، وأين أنزلت ، إن ربي وهب لي قلبا عقولا ، ولسانا سؤولا . حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن ثنا بشر بن موسى ثنا خلاد ثنا مسعر عن عمرو ابن مرة عن أبي البختري قال سئل علي عن نفسه . فقال : كنت إذا سئلت أعطيت ، وإذا سكت ابتديت . حدثنا أحمد بن يعقوب بن المهرجان المعدل ثنا محمد بن الحسين بن حميد ثنا محمد بن تسنيم ثنا علي بن الحسين بن عيسى بن زيد عن جده عيسى بن زيد عن اسماعيل بن أبي خالد عن عمرو بن قيس عن المنهال ابن عمر عن ذر عن علي . قال : أنا فقأت عين الفتنة ، ولو لم أكن فيكم ماقوتل فلان وفلان * حدثنا أبو بكر بن خلاد ثنا أحمد بن علي الخراز ثنا عبد الرحمن ابن حفص الطنافسي ثنا زياد بن عبد الله عن أبي اسحاق عن عبد الله بن عبد الرحمن بن معمر عن سليمان — يعني ابن محمد بن كعب بن عجرة — عن عمته زينب بنت كعب وكانت عند أبي سعيد عن أبي سعيد الخدري . قال شكى الناس علياً . فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيباً فقال : « يأيها الناس لا تشكوا علياً ، فوالله إنه لأخيشن في ذات الله عز وجل » * حدثنا سليمان ابن أحمد ثنا هارون بن سليمان المصري ثنا سعد بن بشر الكوفي ثنا عبد الرحيم بن سليمان عن يزيد بن أبي زياد عن اسحاق بن كعب بن عجرة عن أبيه . قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « لا تسبوا علياً فإنه ممسوس في ذات الله تعالى » * حدثنا عبد الله بن محمد بن جعفر ثنا أحمد بن محمد الجمال ثنا أبو مسعود ثنا سهل بن عبد ربه ثنا عمرو بن أبي قيس عن مطرف عن المنهال بن عمرو عن التميمي عن ابن عباس . قال : كنا نتحدث أن النبي صلى الله عليه وسلم عهد إلى علي سبعين عهداً ، لم يعهد إلى غيره .

كان عليه السلام: الاستسلام والانقياد شأنه، والتبرأ من الحول والقوة مكانه .

وقد قيل : إن التصوف إسلام الغيوب ، إلى مقلب القلوب * حدثنا محمد بن أحمد بن حمدان ثنا الحسن بن سفيان ثنا قتيبة بن سعيد ثنا الليث بن سعد عن عقيل . وحدثنا محمد بن أحمد بن الحسن ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل ثنا اسماعيل بن أبي كريمة ثنا محمد بن سلمة عن أبي عبد الرحيم عن زيد بن

سنن الأصفهاني

السنن الواردة في رواية الحافظ
الإمام الجليل أبي نعيم صاحب الحلية

لراجي الرحمات
أبي عبد الله عبد السلام بن محمد
بن عمر علوش

المجلد الثاني

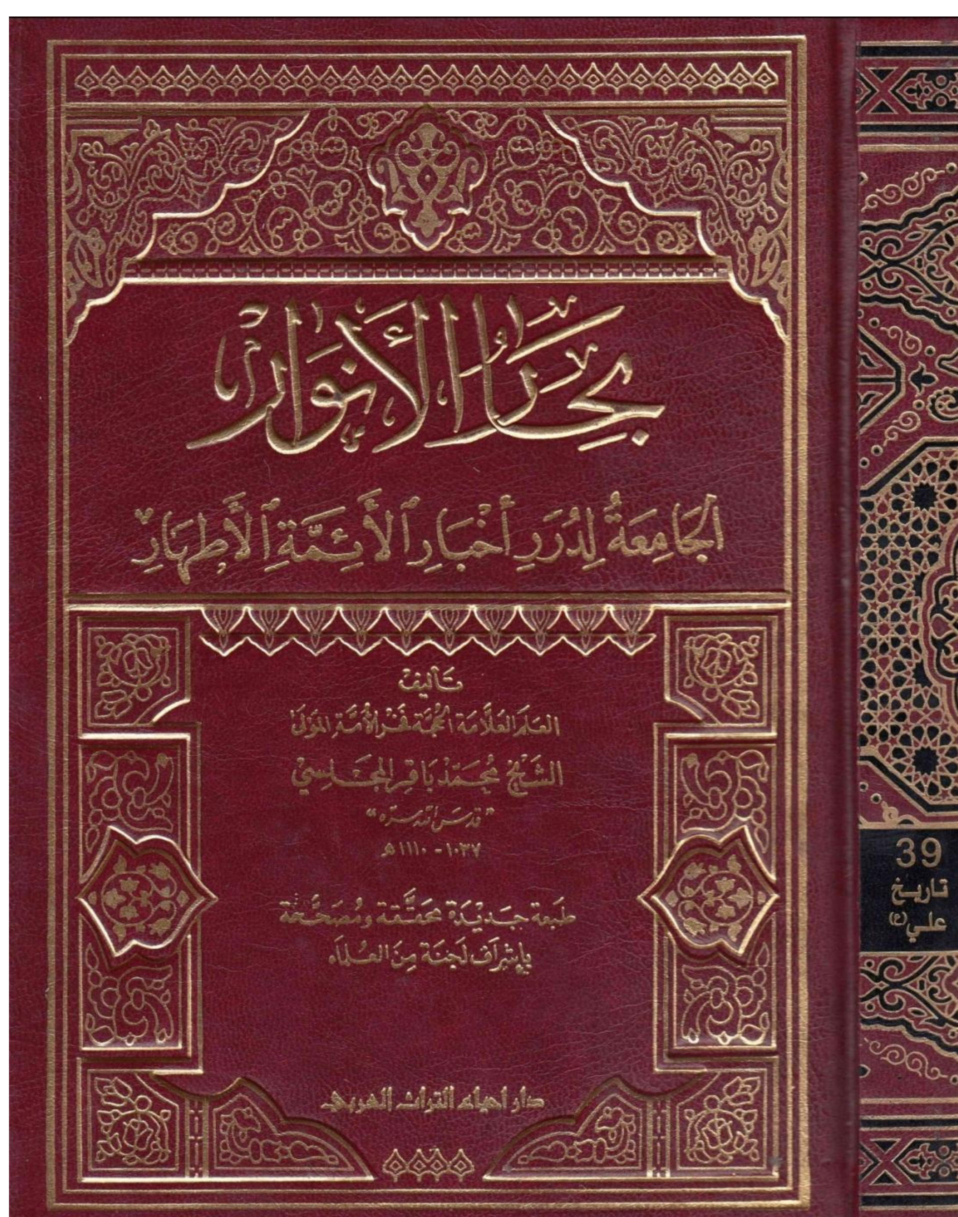
مكتبة الرشد
ناشرون

[٣٤٧٩ ـ (٦٨/١)] حدثنا سليمان بن أحمد ثنا هارون بن سليمان المصري ثنا سعد بن بشر الكوفي ثنا عبد الرحيم بن سليمان عن يزيد بن أبي زياد عن إسحاق بن كعب بن عجرة عن أبيه قال قال رسول الله ﷺ: «لا تسبوا

٥٦٢

علياً فإنه ممسوس في ذات الله تعالى».

[٣٤٨٠ ـ (٦٨/١)] حدثنا عبد الله بن محمد بن جعفر ثنا أحمد بن محمد الحمّال ثنا أبو مسعود ثنا سهل بن عبد ربه ثنا عمرو بن أبي قيس عن مطرف عن المنهال بن عمرو عن التميمي عن ابن عباس قال: كنا نتحدث أن النبيّ ﷺ عهد إلى عليّ سبعين عهداً، لم يعهدها إلى غيره.



فكنتم على أعقابكم تنكصون ✿ مستكبرين به سامراً تهجرون[(۱)] » أي تهذون ـ من الهذيان ـ في ملإ من قريش سبّوا عليّ بن أبي طالب عليه السلام وسبّوا النبيّ صلى الله عليه وآله وقالوا في المسلمين هجراً .

الحلية: كعب بن عجرة عن أبيه قال النبيّ صلى الله عليه وآله : لاتسبّوا عليّاً فإنّه ممسوس في ذات الله[(۲)].

بيان : أي يمسّه الأذى والشدّة في رضاء الله تعالى وقربه ، أو هو لشدّة حبّه لله واتّباعه لرضاه كأنّه ممسوس أي مجنون ، كما ورد في صفات المؤمن « يحسبهم القوم أنّهم قد خولطوا » ويحتمل أن يكون المراد بالممسوس المخلوط والممزوج مجازاً ، أي خالط حبّه تعالى لحمه ودمه .

٦ ـ **قب** : مسند الموصليّ : قالت أُمّ سلمة : أيسبّ رسول الله صلى الله عليه وآله و أنتم أحياء ؟ قلت : و أنّى ذلك ؟ قالت : أليس يسبّ عليّ و من يحبّ عليّاً ؟ وقد كان رسول الله صلى الله عليه وآله يحبّه[(۳)].

۷ـ **جا** : عليّ بن محمّد، عن أحمد بن إبراهيم ، عن عليّ بن الحسن ، عن الحسين ابن نصر بن مزاحم ، عن أبيه ، عن عبد الله بن عبد الملك ، عن يحيى بن سلمة بن كهيل ، عن أبيه ، عن أبي صادق قال : سمعت أمير المؤمنين عليّ بن أبي طالب عليه السلام يقول : ديني دين رسول الله وحسبي حسب رسول الله ، فمن تناول ديني و حسبي فقد تناول دين رسول الله وحسبه[(٤)].

۸ـ **ما** : جماعة ، عن أبي المفضّل ، عن المفضّل بن محمّد بن حارث اللّيثيّ ، عن أبيه ، عن عبد الجبّار بن سعيد ، عن أبيه ، عن صالح بن كيسان قال : سمع عامر بن عبد الله بن الزبير ـ وكان من عقلاء قريش ـ ابناً له ينتقص عليّ بن أبي طالب عليه السلام

---

(۱) سورة المؤمنون : ٦٦و٦٧ .

(۲) مناقب آل أبي طالب ۲ : ۱۸ و۱۹ .

(۳) » » » » ۲ : ۱۹.

(٤) أمالي المفيد : ٥۲ .

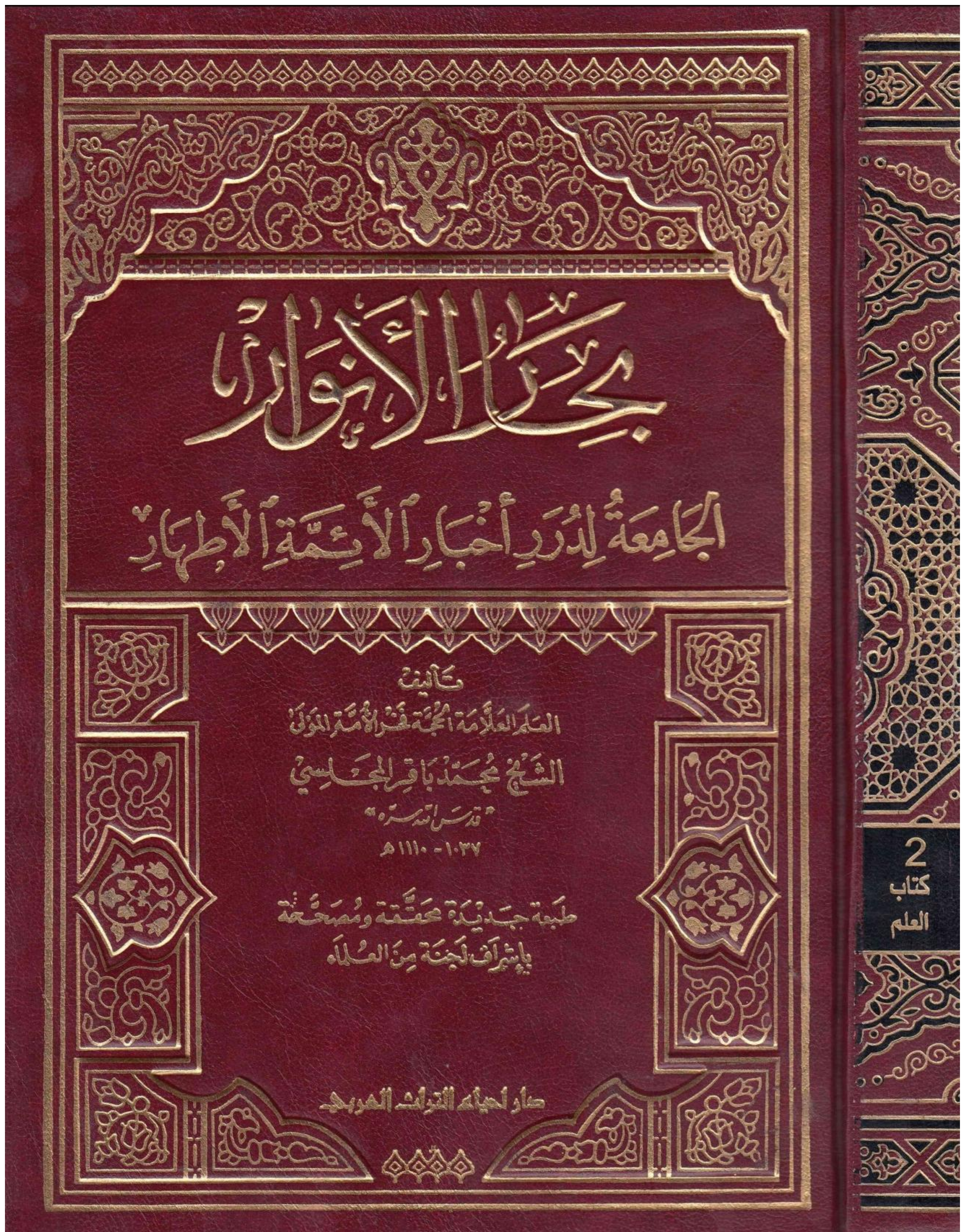
کل شيء مطلق

مولا فرماتے ہیں:-

کل شيء مطلق حتی یرد فیه نهی

ہر شے جائز ہے جب تک کہ اسکے منع کا کوئی حکم نا آیا ہو۔

میں چیلنج کرتا ہوں ان لوگوں کو کہ جو کہتے کہ جلا جلالہ صرف اللہ ہے۔ وہ لوگ مجھے صرف ایک حدیث دکھادیں جہاں مولا جلا جلالہ نے فرمایا ہو کہ ہمیں جلا جلالہ مت کہو۔ جب تک وہ ایسی حدیث نہیں لائیں گیں تب تک مولا کے جلا جلالہ ہونے پر کوئی انکار نہیں کر سکتا۔


بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار
تأليف
العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي
"قدس الله سره"
١٠٣٧ - ١١١٠ هـ
طبعة جديدة محققة ومصححة
بإشراف لجنة من العلماء
دار إحياء التراث العربي
2
كتاب
العلم

ممّا قال الله تعالى : ماجعل عليكم في الدين من حرج .

١٥ ـ كا ، يب : بالإسناد ، عن الحسين ، عن ابن أبي عمير ، عن ابن اُذينة ، عن الفضيل ، قال : سئل أبوعبدالله عليه السلام عن الجنب يغتسل فينتضح الماء من الأرض في الإناء ، فقال : لابأس ، هذا ممّا قال الله تعالى : ماجعل عليكم في الدين من حرج .

١٦ ـ يب ، كا : علي ، عن أبيه ، ومحمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان جميعاً ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة قال : قال أبوجعفر عليه السلام : تابع بين الوضوء ـ كما قال الله عزّ وجلّ ـ ابدأ بالوجه ، ثمّ باليدين ، ثمّ امسح الرأس والرجلين ، ولاتقدّمنّ شيئاً بين يدي شيء تخالف ماأمرت به ـ وساق الحديث إلى أن قال ـ : ابدأ بما بدأ الله عزّ وجلّ به .

١٧ ـ يب : الحسين بن سعيد ، عن حمّاد ، عن حريز ، عن زرارة قال : قلت له : الرجل ينام وإن حرّك إلى جنبه شيء لم يعلم به ؟ قال : لا حتّى يستيقن أنّه قدنام ، فإنّه على يقين من وضوئه ، ولاينقض اليقين أبداً بالشكّ ولكن ينقضه بيقين آخر . والحديث مختصر .

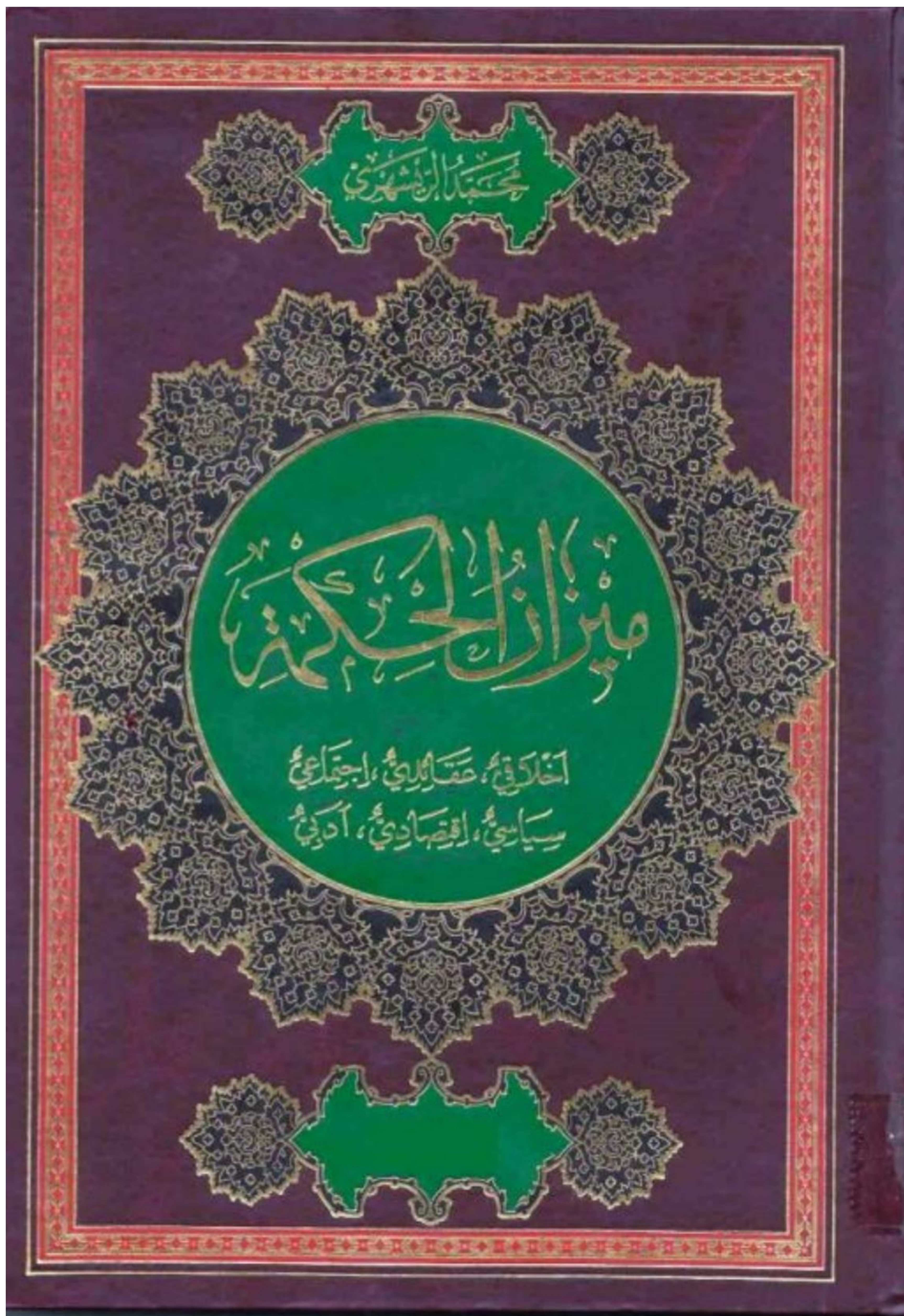
١٨ ـ ختص : قال أبوعبدالله عليه السلام : رفع عن هذه الاُمّة ستّ : الخطأ ، و النسيان ، وما استكرهوا عليه ، ومالايعلمون ، ومالايطيقون ، وما اضطرّوا إليه .

١٩ ـ ما : الحسين بن إبراهيم القزوينيّ ، عن محمد بن وهبان ، عن عليّ بن حبشيّ ، عن العبّاس بن محمد بن الحسين ، عن أبيه ، عن صفوان بن يحيى ، عن الحسين بن أبي غندر[1] عن أبيه ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : الأشياء مطلقة مالم يرد عليك أمر و نهي ، وكلّ شيء يكون فيه حلال وحرام فهو لك حلال أبداً مالم تعرف الحرام منه فتدعه .

٢٠ ـ يه : روي عن الصادق عليه السلام أنّه قال : كلّ شيء مطلق حتّى يرد فيه نهي .

٢١ ـ كا : العدّة ، عن سهل ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبدالعزيز العبديّ ، عن عبيد بن زرارة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : قوله عزّ وجلّ : فمن شهد منكم الشهر فليصمه . قال : ما أبينها ! من شهد فليصمه ، ومن سافر فلايصمه .

(١) غندر كقنفذ . اورده النجاشي في رجاله وقال : كوفي يروى عن أبيه عن أبي عبدالله عليه السلام و يقال : هو عن موسى بن جعفر عليه السلام . له كتاب اه .


محمد الری شهری
میزان الحکمة
اخلاقی، عقائدی، اجتماعی
سیاسی، اقتصادی، ادبی

٩١ ـ كلُّ شيءٍ مُطلَقٌ

٤٩١ـ الإمامُ الصّادقُ عليه السلام : كلُّ شيءٍ مُطْلَقٌ حتّى يَرِدَ فيه نَصٌّ(١).

٤٩٢ـ عنه عليه السلام : كلُّ شيءٍ مُطلَقٌ حتّى يرِدَ فيه نَهْيٌ(٢).

٤٩٣ـ عنه عليه السلام : كلُّ شيءٍ هو لَكَ حَلالٌ حتّى تَعلمَ أنّه حَرامٌ بعينِه فتدَعهُ... والأشياءُ كلُّها علىٰ هذا حتّىٰ يستبينَ لكَ غيرُ ذلك أو تَقومَ به البيِّنةُ(٣).

٤٩٤ـ عنه عليه السلام : الأشياءُ مطلَقةٌ ما لم يَرِدْ عليكَ أمرٌ ونَهْيٌ، وكلُّ شيءٍ يكونُ فيه حَلالٌ وحَرامٌ فَهُوَ لكَ حلالٌ أبداً، ما لم تَعرِفِ الحرامَ منه فتَدَعَهُ(٤).

٤٩٥ـ عنه عليه السلام : كلُّ شيءٍ يكونُ فيه حَرامٌ وحلالٌ فهو لك حَلالٌ أبداً حتّى تَعرِفَ الحرامَ منه بعينِهِ فتَدعَهُ(٥).

٩٢ ـ كلُّ شيءٍ طاهرٌ

٤٩٦ـ الإمامُ الصّادقُ عليه السلام : كلُّ شيءٍ نَظيفٌ حتّىٰ تَعلَم أنّه قَذِرٌ، فإذا علِمتَ فَقَد قَذُرَ، وما لم تَعلمْ فليسَ عليكَ(٦).

(انظر) وسائل الشيعة : ٢ / ١٠٥٣ / باب ٣٧.

٩٣ ـ لا يُنقَضُ اليقينُ بالشَّكِّ

٤٩٧ـ الإمامُ عليٌّ عليه السلام : مَن كان علىٰ يقينٍ فأصابَهُ شَكٌّ فلْيَمْضِ علىٰ يقينِهِ، فإنّ اليقينَ لا يُدْفَعُ بالشَّكِّ(٧).

---

(١) البحار : ٢ / ٢٧٢ / ٣.
(٢) وسائل الشيعة : ١٨ / ١٢٧ / ٦٠.
أقول : انظر بيان صاحب الوسائل في توضيح الحديث.
(٣) الكافي : ٥ / ٣١٣ / ٤٠.
(٤ ـ ٥) البحار : ٢ / ٢٧٤ / ١٩ وص ٢٨٢ / ٥٨.
(٦) وسائل الشيعة : ٢ / ١٠٥٤ / ٤.
(٧) البحار : ٢ / ٢٧٢ / ٢.


١٦٦
من لا يحضره الفقيه
تأليف
للشيخ الجليل الأقدم
أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي
الشيخ الصدوق
المتوفى سنة ٣٨١
الجزء الأول
تحقيق
صححه وعلق عليه
علي أكبر الغفاري
مؤسسة النشر الإسلامي
التابعة لجماعة المدرسين بقم المشرفة

ولولم يرد هذا الخبر لكنت اُجيزه بالخبر الّذي روي :

٩٣٧ ٢٣ ـ عن الصادق عليه السلام أنّه قال : « كلّ شيء مطلق حتّى يردفيه نهي » .[١]

والنهي عن الدّعاء بالفارسيّة في الصلاة غير موجود ، والحمدلله ربّ العالمين .

٩٣٨ ٢٤ ـ وقال الحلبيّ له : « اُسمّي الأئمّة عليهم السلام في الصلاة ؟ قال : أجملهم »[٢].

٩٣٩ ٢٥ ـ وقال الصادق عليه السلام : « كلّ ما ناجيت به ربّك في الصلاة فليس بكلام »[٣].

٩٤٠ ٢٦ ـ وسأله منصور بن يونس بزرج « عن الرّجل يتباكى في الصلاة المفروضة حتّى يبكي ، فقال : قرّة عين والله ، وقال عليه السلام : إذا كان ذلك فاذكرني عنده »[٤].

٩٤١ ٢٧ ـ وروي « أنّ البكاء على الميّت يقطع الصلاة ، والبكاء لذكر الجنّة والنار من أفضل الأعمال في الصلاة ».

وروي أنّه مامن شيء إلاّ وله كيل أو وزن إلاّ البكاء من خشية الله عزّوجلّ فانّ القطرة منه تطفي بحاراً من النيران ، ولو أنّ باكياً بكى في أمّة لرحموا .[٥]

---

(١) هذا الخبر يدل على أن الاصل فى الاشياء الاباحة و ينافى القول بأن الاصل فى الصلاة الحرمة .

(٢) ظاهره أنى أسميهم بأساميهم فى الصلاة عليهم فى التشهد كما اسمى النبى (ص) و معنى « أجملهم » أى اذكرهم بأمرشامل لهم مثل « آل محمد » ، فيمكن أن يفهم منه وجوب الصلاة على آل محمد (ع) . (مراد) .

(٣) اى فليس بكلام مخلّ بالصلاة . (مراد) .

(٤) « قرة عين » كناية عن السرور والفرح أى يوجبهما فى الاخرة ، و يمكن أن يكون ذلك اشارة الى قول النبى صلى‌الله عليه وآله « قرة عينى فى الصلاة » أى التباكى الذى يترتب عليه البكاء ينبغى أن يكون فى الصلاة فيفهم منه معنى آخر لقول النبى (ص) غيرما هو المشهور (مراد) أقول: الطريق صحيح ، وهو منصور بن يونس القرشى مولاهم يكنى أبا يحيى من أصحاب الكاظم عليه السلام واقفى .

(٥) مضمون مأخوذ من الخبر الذى رواه فى ثواب الاعمال ص ٢٠٠ باسناده عن محمد ابن مروان عن أبى عبدالله عليه السلام قال : « مامن شىء الاوله كيل و وزن الا الدموع فان القطرة منها تطفىء بحاراً من نار ، واذا اغرورقت العين بمائها لم يرهق وجهه قتر ولاذلة فاذا فاضت حرمه الله على النار ، و لو أن باكياً بكى فى امة لرحموا » .

تشکر

میں شکر گزار ہوں جناب فیضان حسنی صاحب مدثر بھائیٔ اور علامہ سلیم حیدر ترابی کا اوران مومنین کا جنھوں نے ہر موڑ پے میری حوصلہ افظائیٔ کی ہے۔

سید علی اصغر عباس زیدی

مزید کچھ کتابیں میں نے بنائی ہے مومنین سے گزارش ہے کہ اسکا بھی مطالعہ کریں۔لنک دے رہا ہوں کتاب کے وہاں سے ڈاونلوڈ کرلیں۔تمام کتب سکین پیجز کے ساتھ بنائی گئی ہیں۔

1۔علیؑ رب

http://www.mediafire.com/file/unsc73zixeobe9t/%25D8%25B9%25D9%2584%25DB%258C_%25D8%25B1%25D8%25A8.pdf/file

https://jafrilibrary.com/books/33076

2۔اناصلاۃالمومنین(تشہدپر سکین پیجز کے ساتھ مفصل کتاب)

http://www.mediafire.com/file/d89l14wp0n137pv/%25D8%25A7%25D9%2586%25D8%25A7_%25D8%25B5%25D9%2584%25D8%25A7%25D8%25A9_%25D8%25A7%25D9%2584%25D9%2585%25D9%2588%25D9%2585%25D9%2586%25DB%258C%25D9%2586%25D8%258C%25D8%25AA%25D8%25B4%25DB%2581%25D8%25AF.pdf/file

https://jafrilibrary.com/books/33075

3۔دروازہ سیدہؑ

http://www.mediafire.com/file/9bu0hljt3zzqu55/%25D8%25AF%25D8%25B1%25D9%2588%25D8%25A7%25D8%25B2%25DB%2581_%25D8%25B3%25DB%258C%25D8%25AF%25DB%2581_%25D8%25B5.pdf/file

4۔فدک

http://www.mediafire.com/file/vd6pnmqls9g7tzx/fidaq.pdf/file

5۔ شیخین کافرار

http://www.mediafire.com/file/6z4l715heyajgy5/sheikhan_ka_faraar%2528Ali%2529.pdf/file

6۔آل اللہ

http://www.mediafire.com/file/8t859pmhb8zme7x/%25D8%25A2%25D9%2584_%25D8%25A7%25D9%2584%25D9%2584%25DB%2581.pdf/file

7۔ حقیقت شرک

http://www.mediafire.com/file/3iitjy6u12y25ff/%25D8%25AD%25D9%2582%25DB%258C%25D9%2582%25D8%25AA_%25D8%25B4%25D8%25B1%25DA%25A9.pdf/file

https://jafrilibrary.com/books/33077